Aawami News
Urdu Daily Ranchi-Kolkata-Patna
Website : www.live7tv.com
Group Editor : Aziz Burney
अवामी न्यूज़
روزنامہ
عوامی نیوز
کوئی بھی مشورہ یا شکایت کیلئے رابطہ کریں
directoraawaminews@gmail.com
بے باک صحافت کا علمبردار
₹5/- only
کوئی بھی خبر، تصویر، اطلاع، اعلان ہمیں اس واٹس ایپ نمبر پر ارسال کریں
9102122786
شادی، سالگرہ اور بچوں کی سالگرہ کی تصویر ہمیں Email کریں

Pages-08 ● 227 :شمارہ ● 13 :جلد ● KOLKATA ● Monday, 24th August 2026 ● RNI No. WBURD/2014/56804 ● E-mail- News: aawaminewskolkata@gmail.com, Advt : kolkataadvt@gmail.com, Ph. 033-46034477 / 40651166, Fax : 033-4062-8332 ● ۱۴۴۸ھ ● بمطابق ۱۰ ربیع الاول ● سوموار ۲۴ اگست ۲۰۲۶ء ● کلکتہ

کسی قبرستان کے باہر لکھا تھا۔ !
منزل تو تیری یہی تھی بس ،
زندگی گزر گئی آتے آتے
کیا ملا تجھے اس دنیا سے ،،،
اپنوں نے ہی دفنا دیا تجھے جاتے جاتے

صنعتیں بند ہو جاتی تھیں، اب بنگال میں صرف سرمایہ کاری کی خبریں ہیں —" راجناتھ نے سوئیندو کی تعریف کی

"پہلے، کسی نے ریاست میں صنعتوں کے بند ہونے کی خبریں سنی تھیں۔ اب بنگال سے سرمایہ کاری کی خبریں آ رہی ہیں۔" مرکزی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے گارڈن ریچ شپ بلڈرز میں ایک تقریب میں شرکت کرتے ہوئے یہ اہم پیغام دیا۔ انہوں نے بنگال کی پہلی بی جے پی حکومت کے وزیر اعلی سوئیندو ادھیکاری کے بارے میں بھی خوب بات کی۔ انہوں نے کہا کہ موجودہ مغربی بنگال حکومت صنعتی ترقی اور ترقی کو فعال طور پر فروغ دے رہی ہے۔
اتوار کو، گارڈن ریچ شپ بلڈرز میں جنگی جہاز کی تعمیر کے لیے پانچ نئے پروجیکٹوں کا سنگ بنیاد رکھا گیا، جس میں 3,400? کروڑ کی سرمایہ کاری شامل تھی۔ مرکزی وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ ان پروجیکٹوں کی *بھومی پوجن* (سنگ بنیاد رکھنے کی تقریب) کے لیے کولکتہ پہنچے۔ اس تقریب میں ریاست کے وزیر اعلی سوئیندو ادھیکاری بھی موجود تھے۔ مبصرین اسے ہندوستان کے جہاز سازی اور دفاعی مینوفیکچرنگ کے شعبوں میں ایک اہم سنگ میل کے طور پر دیکھتے ہیں۔
اجتماع سے خطاب کرتے ہوئے راج ناتھ سنگھ نے وزیر اعلی سوئیندو ادھیکاری کی خوب تعریف کی۔ انہوں نے تبصرہ کیا، "بنگال کی ہوا میں ایک نئی خوشبو ہے، یہ محض تبدیلی نہیں ہے۔ میں کہہ سکتا ہوں کہ یہاں سوئیندو ادھیکاری کی قیادت میں جو حکومت قائم ہوئی ہے، وہ ترقی کی جانب ایک تبدیلی کی نمائندگی کرتی ہے۔" انہوں نے مزید کہا، "اتنے عرصے سے بنگال میں صنعتوں کے بند ہونے کے بارے میں سنا تھا، اب صرف سرمایہ کاری کی خبریں ہیں۔ نئی حکومت اس وقت صنعتی ترقی اور ترقی کو آگے بڑھا رہی ہے۔"
وزیر دفاع نے کہا، "سب کچھ خوش آئند ہے۔ بنگال میں اب سرمایہ کاری کی خبریں آ رہی ہیں۔ مغربی بنگال حکومت ترقی کے ہدف کے ساتھ آگے بڑھ رہی ہے۔ اگر نیتیں دیانتدار ہوں تو کوئی بھی چیز ترقی کو نہیں روک سکتی۔ بنگال کی ہوا میں ایک نئی خوشبو ہے؛ صحت، تعلیم اور معیشت میں تبدیلیاں آئی ہیں۔" انہوں نے یہ بھی بتایا کہ حکومت کی تبدیلی کے بعد ریاست نے سرحدی حفاظت کے لیے 1,100 ایکڑ زمین فراہم کی۔ راج ناتھ نے تبصرہ کیا، "یہ پروجیکٹ نئی ذیلی صنعتوں کو جنم دے گا۔ بنگال نے 'وندے ماترم' کا منتر دیا اور نشا? ثانیہ کا مشاہدہ کیا۔ بنگال نے دفاعی شعبے میں بھی اپنا کردار ادا کیا ہے۔ یہ صنعتی نشا? ثانیہ کے راستے پر چل رہا ہے۔ مغربی بنگال میں سرمایہ کاری کے اثرات دور رس ہوں گے۔"

اروناچل میں بڑھتی ہوئی چینی جارحیت! ڈوول سرحدی مسائل کو حل کرنے کے لیے پیر کو بیجنگ روانہ ہوں گے

نئی دہلی 23 اگست: قومی سلامتی کے مشیر اجیت ڈوول چین کے دورے پر ہیں۔ وہ پیر کو بیجنگ روانہ ہو رہے ہیں جس کا مقصد سرحدی تنازعہ اور دونوں ممالک کے درمیان لائن آف ایکچوئل کنٹرول (ایل اے سی) سے متعلق مسائل کا مستقل حل تلاش کرنا ہے۔ منگل کو وہ چینی وزیر خارجہ وانگ یی کے ساتھ دوطرفہ ملاقات میں شرکت کریں گے۔ خاص طور پر، ڈوول کا دورہ ایک ایسے وقت میں آیا ہے جب مقامی باشندوں نے اروناچل میں چینی جارحیت کا الزام لگایا ہے، اور دہلی نے ایک نیا نقشہ جاری کرنے کے بعد ایل اے سی کے قریب 27 مقامات کا نام تبدیل کر دیا ہے۔
چین کی بھارت کے ساتھ 3,488 کلومیٹر لمبی سرحد ہے اور دونوں ممالک کے درمیان اس سرحد پر دیرینہ تنازعات ہیں۔ سرحدی مسائل کے حل کے لیے 2003 میں ایک 'خصوصی نمائندہ' میکانزم قائم کیا گیا تھا۔ تاہم، وسیع بات چیت کے باوجود، سرحدی تنازعہ کا کوئی مستقل حل ابھی تک نہیں پہنچا ہے۔ ڈوبھال اس فریم ورک کے تحت بات چیت کے 25 ویں دور میں حصہ لے رہے ہیں۔ بیجنگ میں ہونے والی اس اعلیٰ سطحی دوطرفہ میٹنگ کا مقصد کشیدگی کو کم کرنا اور دونوں ممالک کے درمیان مواصلاتی ذرائع کو کھلا رکھنا ہے۔
دریں اثنا، یہ ملاقات مقامی لوگوں کے ان الزامات کے درمیان ہو رہی ہے کہ چین نے اروناچل پردیش کے بعض علاقوں پر قبضہ کر رکھا ہے۔ وہ اس معاملے پر انتظامی مداخلت کا مطالبہ کرتے رہے ہیں۔ مزید برآں، اس ماہ کے شروع میں، نئی دہلی نے چین کے زیر قبضہ تبت میں 27 مقامات کا نام تبدیل کر دیا - جو اروناچل میں LAC کے ساتھ واقع ہیں - چین کو مؤثر طریقے سے چیلنج کرتے ہوئے۔ اس ماہ مرکزی وزارت داخلہ کی طرف سے جاری کردہ ایک بیان میں کہا گیا ہے، "حکومت ہند کے تحت سروے آف انڈیا نے یہ نقشہ اروناچل پردیش حکومت کی مشاورت سے شائع کیا ہے۔ ایک مخصوص طریقہ کار کے بعد کل 27 مقامات اور ان کی خصوصیات کی نشاندہی کی گئی ہے۔" یہ بڑھتی ہوئی کشیدگی کے پس منظر میں ہے کہ ڈوول پیر کو بیجنگ کا سفر کر رہے ہیں۔
غور طلب ہے کہ برکس چوٹی کانفرنس 12 اور 13 ستمبر کو دہلی میں ہونے والی ہے۔ اس تقریب میں چینی صدر شی جن پنگ کی شرکت متوقع ہے۔ اگرچہ ابھی تک کوئی باضابطہ اعلان نہیں ہوا ہے، لیکن سفارتی حلقے ان کے دہلی کے دورے کی توقع کر رہے ہیں، جہاں وزیر اعظم مودی کے ساتھ دوطرفہ ملاقات ہو سکتی ہے۔ ڈوول سربراہی اجلاس سے قبل بیجنگ کے اپنے دورے کے دوران ان مصروفیات کے لیے سفارتی بنیاد ڈال رہے ہیں۔

میں ہی ہوں جس نے اسے مارا" — گولڈی برار نے نجار کے قتل کے حوالے سے سنسنی خیز اعتراف کر لیا! آڈیو لیک ہو گیا

لندن 23 اگست: خالصتانی جنگجو ہردیپ سنگھ نجر کے قتل کے معاملے میں سنسنی خیز موڑ سامنے آیا ہے۔ بدنام زمانہ گینگسٹر گولڈی برار نے قتل کی ذمہ داری قبول کر لی! مزید برآں، ایک آڈیو کلپ منظر عام پر آیا ہے جس میں ان کی خاصیت ہے جس نے ایک بڑی ہلچل مچا دی ہے (حالانکہ Pratidin *Sangbad Digital* نے آزادانہ طور پر آڈیو کی صداقت کی تصدیق نہیں کی ہے)۔
بتایا گیا ہے کہ گولڈی نے خالصتانی جنگجو پرمجیت سنگھ پما کے ساتھ بات چیت کے دوران نجار کو قتل کرنے کا اعتراف کیا۔ وائرل ہونے والی آڈیو میں، وہ یہ کہتے ہوئے سنا جاتا ہے، "نجار ایسے افراد کی حمایت کرتا تھا جو 16 - 17 سال کے نوجوانوں کو منشیات فروخت کرنے پر اکساتے تھے اور نوجوانوں کو منشیات کی فروخت پر بلیک میل کرتے تھے۔ وہ ان کے ہاتھ مضبوط کرتا تھا تاکہ ضرورت پڑنے پر وہ ان کا استعمال کر سکے۔" بدنام زمانہ گینگسٹر کا مزید کہنا تھا کہ "اسی وجہ سے مجھے نجار کو قتل کرنا پڑا۔ کیونکہ وہ نوجوانوں کو منشیات فروخت کرنے کے لیے استعمال کر رہے تھے۔ ہر کسی کو ان کی بداعمالیوں کا خمیازہ بھگتنا پڑتا ہے۔"
خالصتانی رہنما نجار کو 18 جون 2023 کو سرے، برٹش کولمبیا، کینیڈا میں ایک گوردوارے کے باہر قتل کر دیا گیا۔ اس قتل سے ہندوستان اور کینیڈا کے تعلقات کشیدہ ہو گئے۔ اس واقعے کے تقریباً تین ماہ بعد اس وقت کے وزیر اعظم جسٹن ٹروڈو نے کینیڈا کی پارلیمنٹ میں دعویٰ کیا کہ اس قتل کے پیچھے بھارت کا ہاتھ ہے۔ نئی دہلی نے اس دھماکہ خیز بیان پر شدید احتجاج کیا۔ اس صورتحال کے درمیان، کینیڈا کی پولیس نے مئی 2024 میں چار ہندوستانی شہریوں اور ہندوستانی نژاد افراد کو نجار کے قتل سے متعلق الزامات کے تحت گرفتار کیا تھا، حالانکہ اس کے فوراً بعد انہیں ضمانت مل گئی تھی۔ بعد ازاں کینیڈا کے ایک کمیشن کی رپورٹ میں واضح طور پر کہا گیا کہ اس قتل میں بھارت کا کوئی کردار نہیں تھا۔ گزشتہ ماہ ایف بی آئی نے نجار قتل کیس میں گینگسٹر لارنس بشنوئی اور گولڈی کو ملزم نامزد کیا تھا۔ اب گولڈی نے خود خالصتانی عسکریت پسند کے قتل کی ذمہ داری قبول کی ہے۔

'ہم اب تجارتی جنگ کی حالت میں ہیں'، کناڈا کا امریکہ پر 'ڈالر ٹو ڈالر' جوابی ٹیرف کا اعلان، 8 ستمبر سے ہو گا نافذ

کناڈا 23 اگست: کناڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے امریکہ پر 'ڈالر ٹو ڈالر' جوابی ٹیرف عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کارنی نے ہفتے کے روز اوٹاوا میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نئے کینیڈین ٹیرف امریکی اسٹیل، ڈیری، الیکٹرانکس اور دیگر صنعتوں پر 8 ستمبر سے نافذ ہوں گے۔ کارنی نے صحافیوں سے گفتگو کے دوران کہا کہ کناڈا اپنے مزدوروں، کسانوں، خاندانوں اور کاروباروں کے تحفظ کے لیے امریکہ کی جانب سے عائد کیے گئے نئے ٹیرف کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گا۔ کناڈا کی جانب سے یہ ٹیرف امریکہ کی طرف سے عائد کیے گئے 50 فیصد ٹیرف کے بعد لگایا گیا ہے۔ کناڈا اور امریکہ کے درمیان 3 روز تک جاری رہنے والی گہری بات چیت کے بعد جب دونوں ممالک کے درمیان تجارت کے معاملے پر اتفاق رائے نہیں ہو سکا تو امریکہ نے 50 فیصد ٹیرف عائد کر دیا، جس کے جواب میں کناڈا نے بھی ٹیرف عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ دونوں ممالک کی جانب سے ٹیرف عائد کیے جانے کے بعد تجارتی جنگ شروع ہو چکی ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے عائد کیے گئے نئے ٹیرف سے شراب، فرنیچر، ڈیری مصنوعات، سیمنٹ، کپڑے، مچھلی پکڑنے کی چھڑیاں اور ہاکی کے سامان سمیت کئی شعبے متاثر ہوئے ہیں۔ یہ تقریباً 20 ارب ڈالر مالیت کی اشیاء یا امریکہ کو کناڈا کی برآمدات کے 5.5 فیصد حصے کا احاطہ کرتے ہیں۔ کناڈا کے وزیر اعظم نے کہا کہ ٹرمپ کی جانب سے ایسی شرائط پیش کی گئیں جو ماننے کے قابل نہیں تھیں۔ یہ اقتصادی طور پر غیر منصفانہ تھیں، کناڈا کے لیے مجموعی فوائد کو کم کرتی تھیں اور کسی بھی معاہدے کی قابل اعتماد حیثیت پر سوال اٹھاتی تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ شرائط کناڈا کی نئے تجارتی معاہدے کرنے کی صلاحیت کو محدود کر رہی تھیں۔

شمشیر گنج تشدد سے جڑا نام! ترنمول لیڈر انضمام ادھیر کی قیادت میں کانگریس میں شامل ہوئے

شمشیر گنج 23 اگست: پچھلے سال جنگی پور کے شمشیر گنج، سوتی اور دھولیان جیسے علاقوں میں ترمیم شدہ وقف ایکٹ کے خلاف مظاہروں کے ارد گرد بدامنی پھیلی ہوئی تھی۔ ترنمول لیڈر انضمام الاسلام راجہ کو تشدد بھڑکانے کے الزامات کا سامنا کرنا پڑا۔ اب وہ ترنمول چھوڑ کر کانگریس میں شامل ہو گئے ہیں۔ انضمام نے اس اتوار کو ریاستی کانگریس کے سابق صدر اور سابق ایم پی ادھیر رنجن چودھری کی قیادت میں پارٹی میں شمولیت اختیار کی، جس نے ایک گرما گرم بحث چھیڑ دی۔ بی جے پی نے اس اقدام پر طنز کیا ہے، اور دعویٰ کیا ہے کہ یہ بدعنوانی کی جانچ سے بچنے کی کوشش ہے، جبکہ انضمام الاسلام راجہ کا کہنا ہے کہ انہیں جھوٹے مقدمات میں پھنسایا گیا ہے۔
ریاست میں گارڈز کی تبدیلی کے بعد سے، ممتا بنرجی کی پارٹی کو کافی ٹوٹ پھوٹ کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ ایک طرف 'کالی گھاٹ ترنمول' کھڑا ہے، اور دوسری طرف، ریتابرت بنرجی کی قیادت میں 'حقیقی ترنمول' جو بنگال کی سیاست میں ایک بے مثال صورتحال ہے۔ اس کے درمیان شمشیر گنج اور فرکا بلاکس میں ترنمول کانگریس کو بڑی تقسیم کا سامنا کرنا پڑا ہے۔ یہ تبدیلی اتوار کو دھولیان کے کنچنلا گھاٹ میں شمولیتی تقریب کے دوران ہوئی۔ دھولیان میونسپلٹی کے چیئرمین انضمام الاسلام راجہ، وائس چیئرمین خیر العالم، اور کونسلر جیسے شریف شیخ اور فرحانہ خاتون - کے ساتھ کئی دیگر کونسلروں اور پارٹی کارکنوں نے ترنمول چھوڑ کر کانگریس میں شمولیت اختیار کی۔
اس کے ساتھ ہی مرشد آباد ضلع پریشد کے سابقہ *??سہکاری-سبھادھی پتی* (ڈپٹی چیف) عبید الرحمن نے بھی کانگریس میں شمولیت اختیار کر لی۔ یہ بات قابل غور ہے کہ شمشیر گنج میں تقریباً دو سال قبل وقف کے نئے ترمیمی قانون کو منسوخ کرنے کے مطالبات پر بدامنی پھوٹ پڑی تھی۔ دھولیان میونسپلٹی کے چیئرمین انضمام الاسلام راجہ کا نام اس بدامنی میں ملوث تھا۔ اسے تشدد پر اکسانے کے الزامات کا سامنا کرنا پڑا، اور اس کے خلاف ایک مقدمہ فی الحال جاری ہے۔
بی جے پی نے اس پیش رفت کو لے کر سخت حملہ کیا ہے۔ جنوبی مالدہ بی جے پی کے تنظیمی نائب صدر ملن گھوش نے تبصرہ کیا، "جو لوگ ترنمول میں تھے وہ اب کانگریس کی کشتی میں سوار ہو رہے ہیں۔ پارٹی کی یہ تبدیلی ترنمول کی بدعنوانی سے بچنے کی کوشش ہے۔" بی جے پی لیڈر کے مطابق، "ہمیں یقین ہے کہ شمشیر گنج میں تشدد میں ملوث افراد نے خود کو بچانے کے لیے پارٹیاں بدلی ہیں، تاہم پارٹیاں بدل کر بھی وہ خود کو نہیں بچا پائیں گے۔" تاہم انضمام الاسلام راجہ نے واضح طور پر تشدد میں ملوث ہونے کی تردید کی ہے۔ وہ جواب دیتے ہیں، "میں کسی بھی طرح سے بدامنی میں ملوث نہیں تھا۔ بعد میں سیاسی وجوہات کی بنا پر میرے خلاف جھوٹا مقدمہ درج کیا گیا، اور میں اس کا قانونی مقابلہ کر رہا ہوں۔"

پاکستان نے مقبوضہ کشمیر کو 'جہنم' بنا دیا ہے۔ برطانوی ارکان پارلیمنٹ نے اقوام متحدہ کو خط لکھ کر مداخلت کی درخواست کی ہے

اسلام آباد 23 اگست: پاکستان مقبوضہ کشمیر میں ہولناک مظالم ڈھا رہا ہے۔ وہاں بغاوت کو دبانے کی آڑ میں نسل کشی ہو رہی ہے۔ اس سنگین صورتحال کے درمیان 70 سے زائد برطانوی ارکان پارلیمنٹ نے اقوام متحدہ کو خط لکھ کر مداخلت کی درخواست کی ہے۔ اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل انتونیو گوتیرس کو لکھے گئے خط میں مقبوضہ کشمیر میں پاکستانی فوج کی جانب سے نسل کشی کو روکنے کے لیے فوری کارروائی پر زور دیا گیا ہے اور مقامی آبادی کے تحفظ کو یقینی بنانے کے لیے اقدامات پر زور دیا گیا ہے۔
اقوام متحدہ کے سیکرٹری جنرل کو لکھے گئے اپنے خط میں برطانوی ارکان پارلیمنٹ نے کہا کہ حالیہ مہینوں میں مقبوضہ کشمیر میں ریاستی ملی بھگت سے متعدد افراد کو قتل کیا گیا ہے۔ انٹرنیٹ خدمات اور مواصلاتی نیٹ ورک منقطع کر دیے گئے ہیں، اور اندھا دھند گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔ مزید برآں، خطے میں اشیائے ضروریہ کی سپلائی میں خلل پڑا ہے۔ لوگوں کے پرامن سیاسی اظہار کے حق پر کریک ڈاؤن گہری تشویش کا باعث ہے۔ ممبران پارلیمنٹ نے لکھا، "ہم خطے سے تعلق رکھنے والے برطانوی کشمیریوں کی طرف سے مسلسل ظلم وستم کے واقعات سن رہے ہیں۔ بہت سے لوگ وہاں اپنے رشتہ داروں اور پیاروں کی حفاظت کے بارے میں سخت پریشان ہیں۔" ان حالات کے پیش نظر برطانوی ارکان پارلیمنٹ نے مقبوضہ کشمیر میں امن کے قیام کے لیے سخت اقدامات پر زور دیا ہے۔
برطانوی ارکان پارلیمنٹ کے خط میں کہا گیا ہے کہ حالیہ مہینوں میں مقبوضہ کشمیر میں ریاستی ملی بھگت سے متعدد افراد ہلاک ہوئے ہیں۔ انٹرنیٹ خدمات اور مواصلاتی نیٹ ورک منقطع کر دیے گئے ہیں، اور اندھا دھند گرفتاریاں ہو رہی ہیں۔
تین مرحلوں میں ہونے والے انتخابات کے ارد گرد مقبوضہ کشمیر میں ایک غیر مستحکم صورتحال پیدا ہو گئی ہے۔ وسیع پیمانے پر تشدد کے ساتھ ساتھ کئی مقامات پر بیلٹ جلانے کے واقعات بھی پیش آئے۔ راولاکوٹ اور کوٹلی جیسے علاقے مؤثر طریقے سے میدان جنگ میں تبدیل ہو گئے۔ جوائنٹ عوامی ایکشن کمیٹی تقریباً دو ماہ سے راولاکوٹ میں احتجاج کر رہی تھی۔ سیکورٹی فورسز پر ان مظاہروں کو دبانے کے لیے اندھا دھند فائرنگ کا الزام لگایا گیا ہے۔ مظاہرین کا الزام ہے کہ پولیس نے پرامن جلوس پر اچانک فائرنگ کی۔ رپورٹس سے پتہ چلتا ہے کہ اس حملے میں کم از کم 30 افراد ہلاک ہو چکے ہیں، جب کہ بہت سے لوگ گولی لگنے کے بعد اپنی جانوں کی جنگ لڑ رہے ہیں۔ مزید برآں، یہ دعویٰ کیا جاتا ہے کہ حالیہ مہینوں میں مقبوضہ کشمیر میں فوج کی فائرنگ سے سو سے زائد افراد ہلاک ہو چکے ہیں۔
اقوام متحدہ کے انسانی حقوق کمیشن نے پہلے ہی پاکستان کے زیر انتظام کشمیر کی سنگین صورتحال پر تشویش کا اظہار کیا ہے۔ ہائی کمشنر TürkVolker نے مظاہرین کی ہلاکتوں کے ساتھ ساتھ پاکستان کی جانب سے مشترکہ عوامی ایکشن کمیٹی پر عائد پابندی اور اس کے رہنماؤں کی گرفتاری کی غیر جانبدارانہ اور مکمل تحقیقات کا مطالبہ کیا ہے۔ انہوں نے انٹرنیٹ کے استعمال اور عوامی اجتماعات پر پابندیوں کے ساتھ ساتھ اظہار رائے کی آزادی کے حق کی خلاف ورزی پر تشویش کا اظہار کیا۔ برطانیہ نے اب خطے میں پاکستان رینجرز کے مظالم کے خلاف آواز اٹھائی ہے۔

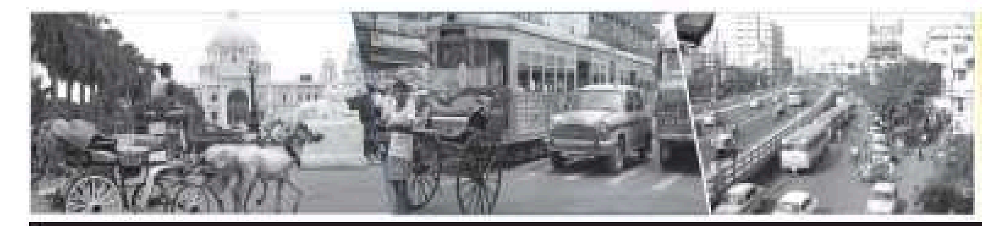

Aawami news Kolkata
Monday, 24th August 2026
Also published from Ranchi & Patna

Kolkata & Suburb
کولکاتا و مضافات

روزنامہ عوامی نیوز کولکاتا
سوموار، ۲۴ / اگست ۲۰۲۶ء

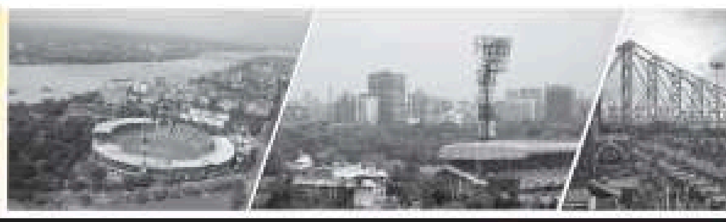

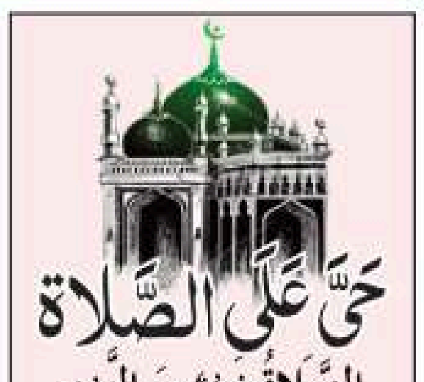

حیَّ علَی الصَّلاۃ
الصَّلاۃُ خیرٌ مِنَ النَّوم
(اول وقت)
برائے کولکاتا و مضافات
24 / اگست 2026

فجر	3 بج کر 52 منٹ
طلوع آفتاب	5 بج کر 16 منٹ
ظہر	11 بج کر 38 منٹ
عصر	4 بج کر 11 منٹ
مغرب	6 بج کر 07 منٹ
عشاء	7 بج کر 25 منٹ

مندرجہ ذیل شہروں میں اضافہ کریں:
بردوان 2 منٹ، رانی گنج 5 منٹ، آسنسول 5 منٹ، دھنباد 8 منٹ، پرولیا 8 منٹ۔

دو سہیلیاں نہانے کے دوران غرق آب مگر ہاتھ نہیں چھوٹا

ناگراکاٹا، 23 / اگست: وہ دونوں سہیلی ایک ساتھ اسکول جاتی تھی۔ اور اسکول میں ٹفن بھی ایک دوسرے کے ساتھ بانٹ کر کھاتی تھی۔ کلاس روم میں ایک دوسرے کے ساتھ والی سیٹ ہمیشہ ان کے دوستوں کے لیے مخصوص ہوتی تھی۔ انہوں نے انجانے میں ایک دوسرے کا ہاتھ کبھی نہیں چھوڑنے کا 'وعدہ' کیا تھا۔ دونوں نوعمر لڑکیوں نے موت میں بھی یہ وعدہ نبھایا۔ وہ ایک ساتھ موت کی گود میں چلی گئی۔ خاندان اور مقامی لوگ جنہوں نے ہمیشہ ان دونوں کو ایک ساتھ دیکھا تھا وہ اب ان کی موت کو قبول کرنے سے قاصر ہیں۔ سنیچر کی دوپہر ناگراکاٹا میں ایک افسوسناک واقعہ دیکھنے میں آیا ہے۔ دو سہیلی نہاتے ہوئے گٹھیا ندی میں ڈوب گئی۔ اس واقعہ سے علاقے میں سوگ کی فضا چھا گئی ہے۔ ان کی عمر صرف 14 سال تھی۔ دونوں متوفی نوعمر لڑکیوں کے نام سوسائی منڈا اور پوجا منڈا ہے۔ دونوں گراس موڑی گارڈن کے رہائشی ہیں۔ وہ چمپا گوڑی ہائی اسکول کی نویں جماعت کے طالبہ تھیں۔ وہ دونوں ہمیشہ ساتھ رہتی تھیں۔ وہ علاقے میں اچھے دوست کے طور پر جانی جاتی تھی۔ مقامی ذرائع کے مطابق سنیچر کے روز دونوں دوست اپنے گھر کے قریب دریائے گٹھیا کے ریلوے پل سے متصل علاقے میں نہانے گئی تھی۔ بارش کے موسم میں اس پہاڑی دریا میں پانی کا بہاؤ بہت زیادہ ہوتا ہے۔ نہاتے ہوئے دونوں اچانک پانی کے تیز بہاؤ کو نہ سنبھال سکی اور گہرے پانی میں ڈوب گئی۔ اطلاع ملتے ہی علاقہ مکین موقع پر پہنچ گئے اور ندی میں تلاشی مہم شروع کر دیا۔ بعد ازاں دونوں لڑکیوں کی لاشیں نکال لی گئیں۔ تب تک وہ دونوں مر چکی تھیں۔ واقعہ کی اطلاع ملتے ہی ناگراکاٹا تھانے کی پولس اور ریلوے پولس موقع پر پہنچ گئی۔ پولس نے دونوں لاشیں برآمد کر لیں۔ اسکول کی دو طالبات کی اچانک موت سے گراس موڑی گارڈن علاقہ میں غم کا سایہ چھایا ہوا ہے۔ ابتدائی طور پر خیال کیا جا رہا ہے کہ یہ المناک حادثہ اس لیے پیش آیا کیونکہ وہ نہاتے ہوئے دریا کے گہرے حصے میں جا گری تھیں۔ اتوار کو دونوں مرنے والوں کی لاشوں کو پوسٹ مارٹم کے لیے جلپائی گوڑی بھیج دیا گیا۔

کام کی تلاش میں نئی نسل کی بنگلورو، گروگرام نوئیڈا یا بیرون ملک ترجیحات: وزیر خزانہ

کولکاتا، 23 / اگست: (عوامی نیوز سروس) نوجوان نسل کام کی تلاش میں بنگلورو، گروگرام، نوئیڈا یا بیرون ملک جا رہی ہے۔ کولکاتا اب بوڑھے، ریٹائرڈ لوگوں کا شہر بن گیا ہے۔ یہ بات وزیر خزانہ سوپن داس گپتا نے کہی۔ یہی نہیں بلکہ انہوں نے یہ بھی تجزیہ کیا کہ اس مسلسل برین ڈرین کی وجہ سے ریاست میں ہنر مند کارکنوں کی تعداد کم ہو رہی ہے۔ جس کے نتیجے میں وزیر خزانہ نے کہا کہ اس سے معیشت میں مسائل پیدا ہو رہے ہیں۔ واضح رہے کہ بزنس ٹوڈے کے انڈیا 100@ پروگرام کے اسٹیج پر سوپن داس گپتا نے بنگال کی معیشت کے بارے میں کئی اہم تبصرے کیے۔ انہوں نے کہا کہ ریاست کئی دہائیوں سے معاشی تنزلی کا شکار ہے۔ اس کے نتیجے میں مغربی بنگال اب مہارت کی کمی کا شکار ہے، یعنی ہنر مند کارکنوں کی کمی ہے۔ وزیر خزانہ نے کہا کہ جنوبی کولکاتا میں اپنی مہم کے دوران انہوں نے بہت سے ایسے خاندانوں سے بات کی جن کے بچے اب ریاست میں نہیں رہتے۔ انہوں نے کہا کہ جب آپ والدین سے ان کے بچوں کے بارے میں پوچھتے ہیں، تو وہ کہتے ہیں کہ کچھ کے بیٹے بنگلورو میں ہیں، کسی کے گروگرام میں، کسی کے نوئیڈا میں، اور کچھ کے بیرون ملک چلے گئے ہیں۔

طلبہ کی حب الوطنی پر کوئی سوال نہیں اٹھا سکتا: ایس ایف آئی

کولکاتا، 23 / اگست: (عوامی نیوز سروس) ہندوستانی کمیونسٹ پارٹی (مارکسسٹ) سے وابستہ اسٹوڈنٹس فیڈریشن آف انڈیا (ایس ایف آئی) کی جادب پور یونیورسٹی یونٹ نے اتوار کو مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری کے کیمپس کے متعلق ریمارکس کا جواب دیتے ہوئے کہا کہ کوئی بھی طلبہ کی حب الوطنی پر سوال نہیں اٹھا سکتا۔ واضح ہو کہ سنیچر کو اپنے بھوانی پور حلقہ میں اناپورنا بھنڈار اسکیم کے استفادہ کنندگان سے خطاب کرتے ہوئے شوبھندو ادھیکاری نے الزام لگایا تھا کہ جادب پور یونیورسٹی کیمپس میں وندے ماترم نہیں گایا گیا، قومی پرچم نہیں لہرایا گیا، محکمہ تعلیم کے افسران کو داخلے سے روکا گیا، اور سی سی ٹی وی کیمرے لگانے کی اجازت نہیں دی گئی۔ خیال رہے کہ کیمپس میں بائیں بازو کے طلبہ اور راشٹریہ سویم سیوک سنگھ (آر ایس ایس) سے وابستہ اکھل بھارتیہ ودیارتھی پریشد (اے بی وی پی) کے کارکنوں کے درمیان حالیہ جھڑپوں کے پس منظر میں، وزیر اعلیٰ نے کہا تھا کہ ان کی حکومت جادب پور یونیورسٹی (جے یو) کیمپس اور اس سے باہر قوم پرستی کو فروغ دے گی، اور یہ کہ اگر کوئی مغربی بنگال میں قومیت کا نعرہ لگانا چاہتا ہے تو وہ قوم پرستی کو فروغ دے گا۔ وزیر اعلیٰ کو لکھے ایک کھلے خط میں ایس ایف آئی کی جے یو یونٹ نے کہا کہ ہم اس تصور کی سختی سے مخالفت کرتے ہیں۔ آپ (وزیر اعلیٰ) نے کہا کہ جادب پور یونیورسٹی میں قومی پرچم نہیں لہرایا جاتا ہے۔ ایسا لگتا ہے کہ آپ کو غلط اطلاع دی جا رہی ہے۔ خط میں کہا گیا کہ آپ نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ وہاں کوئی سی سی ٹی وی کیمرے نصب نہیں تھے... لیکن 19 اگست کی رات کے واقعات (اے بی وی پی اور بائیں بازو کے کارکنوں کے درمیان تصادم)، جب باہر کے لوگ کیمپس میں داخل ہوئے، توڑ پھوڑ اور آگ لگا دی، سی سی ٹی وی کیمروں میں ریکارڈ کیے گئے تھے۔ کیا آپ اب بھی یہ دعویٰ کرنا چاہتے ہیں کہ یہ سب جھوٹ ہے؟ ہمیں امید ہے کہ آپ جواب دیں گے۔ کیمپس میں 'ملک دشمن عناصر' کی موجودگی کے وزیر اعلیٰ کے دعوے کے بارے میں، ایس ایف آئی نے کہا کہ مختلف طلبہ تنظیموں کے درمیان نظریاتی اختلافات ہو سکتے ہیں، لیکن جب ملک سے محبت کی بات آتی ہے تو اس میں کوئی اختلاف یا اختلاف نہیں ہوتا۔

دن میں ماسٹر، رات کو منشیات فروشی، ٹیچر گرفتار

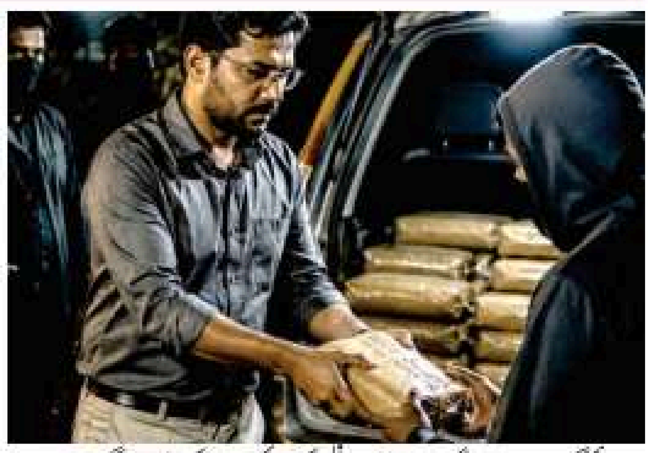

جلپائی گوڑی، 23 / اگست: یہ ایک فلم کی اسکرپٹ کی طرح لگتا ہے۔ وہ دن کے وقت اسکول میں طلباء کو باقاعدگی سے پڑھاتا ہے۔ دریں اثنا، وہ رات کو منشیات کا اسمگلر ہے۔ پولس اور ایس ایس بی کی کارروائی میں معروف اسکول کا ٹیچر گرفتار ہوا ہے۔ یہ سنسنی خیز واقعہ جلپائی گوڑی ضلع کے ناگراکاٹا میں پیش آیا ہے۔ جس ٹیچر کو گرفتار کیا گیا اس کا نام رنجیت کمار سکدر ہے۔ اس کے گھر سے ممنوعہ منشیات اور لاکھوں روپے برآمد ہوئے ہیں۔ ایک استاد منشیات کی اسمگلنگ میں کیسے ملوث ہو سکتا ہے؟ یہ چرچا مقامی سطح پر شروع ہو چکا ہے۔ معاملے کا علم ہوتے ہی علاقے میں کہرام مچ گیا ہے۔ ریاست میں تبدیلی کے بعد پولس اور انتظامیہ منشیات کی اسمگلنگ کو روکنے کے لیے سخت آپریشن کر رہی ہے۔ شمالی بنگال کے سرحدی علاقوں میں مختلف اوقات میں منشیات کی اسمگلنگ کے الزامات بھی لگتے رہے ہیں۔ ضلعی پولس نے منشیات فروشوں کی گرفتاری کے لیے کارروائی شروع کر دی ہے۔ ایک خفیہ ذرائع سے اطلاع ملنے پر پولس اور بارڈر سیکورٹی فورس (SSB) کے افسران نے مالبازار سب ڈویژن کے ناگراکاٹا کے نندو موڑ علاقے میں چھاپہ مارا۔ انہوں نے آدھی رات کو ایک گھر پر چھاپہ مارا۔ کافی دیر تک گھر کی تلاشی کے بعد ٹیچر کو گرفتار کر لیا گیا۔ پولس ذرائع کے مطابق رنجیت کمار سکدر ناگراکاٹا علاقہ کے ایک اسکول میں پڑھاتا ہے۔ وہ علاقے میں استاد کے طور پر معروف ہے۔ اس نے اسکولوں میں بھی پڑھانے کے لیے کافی نام کمایا ہے۔ دریں اثنا، وہ اس کام کے پس پردہ منشیات کے کاروبار میں بھی ملوث ہے۔ آپریشن کی قیادت ایڈیشنل سپرنٹنڈنٹ آف پولس ایم سری نواسن نے کی۔ گھر سے 67 گرام براؤن شوگر برآمد ہوئی۔ اس کے علاوہ 8.49 لاکھ روپے نقد بھی ملے ہوئے ہیں۔ اس گھر سے گرفتار استاد کا ایک ساتھی بیراج مہتو نام کا نوجوان ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ ٹیچر پہلے کسی دوسرے ضلع میں کام کر رہا تھا۔ بیراج مہتو کا گھر کوچ بہار ضلع کے پنڈی باڑی علاقے میں ہے۔ تفتیش کاروں نے گرفتار افراد کو اپنی تحویل میں لے کر عدالت میں پیش کر دیا ہے۔ گینگ میں اور کون کون شامل ہے؟ گینگ کا نیٹ ورک کہاں تک پھیلا ہوا ہے؟ تفتیش کاران معاملات کو دیکھ رہے ہیں۔

تارکیشور تھانہ کیس میں اتم کنڈو گرفتار، 14 روزہ پولس حراست

ہگلی / 23 اگست (محمد شعیب عالم) تارکیشور تھانہ کیس نمبر 463 / 2026، مورخہ 22 اگست 2026، کے سلسلے میں پولیس نے اتم کنڈو کو گرفتار کیا ہے۔ پولیس کے مطابق ملزم کے خلاف بھارتیہ نیائے سنہتا (BNS) کی مختلف دفعات سمیت آرمس ایکٹ کی دفعات 25 اور 27 کے تحت مقدمہ درج کیا گیا ہے۔ پولیس کے مطابق معاملے میں تمام ضروری قانونی کارروائیاں مکمل کرنے کے بعد گرفتار ملزم کو چندن نگر عدالت میں پیش کیا گیا، جہاں پولیس نے ملزم کی پولیس حراست (PC) کی درخواست کی۔ چندن نگر کے معزز ACJM عدالت نے پولیس کی درخواست منظور کرتے ہوئے گرفتار ملزم اتم کنڈو کی 14 روزہ پولیس حراست منظور کر دی ہے۔ معاملے میں مزید تفتیش جاری ہے۔

گرین پارک چوری معاملہ: بیلگھریا پولس کی بڑی کارروائی، 4 گرفتار

شمالی چوبیس پرگنہ 23 اگست: (نور عالم) گرین پارک میں چوری کے ایک معاملے کو حل کرتے ہوئے بیلگھریا تھانہ پولیس نے ایک بڑی کامیابی حاصل کی ہے۔ پولیس نے کارروائی کرتے ہوئے ایک خاتون سمیت چار افراد کو گرفتار کیا ہے اور ان کے قبضے سے مبینہ طور پر 65 ہزار روپے نقد اور سونے کے زیورات برآمد کیے ہیں۔ پولیس کے مطابق، ملزمان مختلف علاقوں میں گھروں کی ریکی کرتے تھے اور خاص طور پر ان مکانوں کو نشانہ بناتے تھے جہاں اہل خانہ کچھ دنوں کے لیے موجود نہیں ہوتے تھے۔ اس کے بعد موقع دیکھ کر گھر میں داخل ہو کر چوری کی واردات کو انجام دیا جاتا تھا۔ پولیس کو شبہ ہے کہ گرفتار افراد کا یہ گروہ تقریباً دس برس سے چوری کی وارداتوں میں ملوث رہا ہے۔ فی الحال پولیس معاملے کی مزید تفتیش کر رہی ہے۔ چاروں ملزمان کو عدالت میں پیش کرنے کے بعد پولیس ریمانڈ کی درخواست کرے گی، تاکہ گروہ کے دیگر ارکان، سابقہ وارداتوں اور چوری کے مزید مال کے بارے میں معلومات حاصل کی جا سکیں۔ بیلگھریا پولیس کی اس کارروائی سے علاقے میں چوری کی وارداتوں پر قابو پانے اور جرائم پیشہ گروہوں کے خلاف کارروائی کی امید پیدا ہوئی ہے۔

چینی کی قیمتوں میں اضافے سے شکتی گڑھ لنگچہ کے تاجروں میں تشویش

شکتی گڑھ، 23 / اگست: اس بار مٹھائی کے لیے بھی متوسط طبقے کو پریشانی کا سامنا کرنا پڑ سکتا ہے کیونکہ چینی مہنگی ہو گئی ہے۔ گزشتہ 20 دنوں میں چینی کی قیمت میں 20 روپے فی کلو سے زیادہ کا اضافہ ہوا ہے۔ اور اس وجہ سے، شکتی گڑھ لنگچہ کے تاجر عملی طور پر بحران کا سامنا کر رہے ہیں۔ شکتی گڑھ میں لنگچہ بنانے کی ایک خاص روایت ہے، اور وہاں بھی پیداواری لاگت زیادہ ہونے کی وجہ سے کساد بازاری کا سامنا کرنے کا اندیشہ ہے۔ اس صورتحال میں لنگچہ کے تاجر اس مخمصے کا شکار ہیں کہ مٹھائی کی قیمت میں اضافہ کیا جائے یا مٹھائی کا سائز کم کیا جائے۔ مشرق وسطیٰ میں جنگی صورتحال کے باعث بین الاقوامی مارکیٹ ایندھن کے لیے دباؤ کا شکار ہے۔ اس مانگ کو پورا کرنے کے لیے مرکزی حکومت نے ایتھنول کو پیٹرول میں ملانے کی اجازت دے دی ہے۔ دریں اثنا، ایتھنول بنانے کے لئے گنے کی ضرورت ہے۔ دوسری طرف ریاست میں چینی اس طرح پیدا نہیں ہوتی۔ مانگ کو پورا کرنے کے لیے اسے دوسری ریاستوں سے درآمد کرنا پڑتا ہے۔ حالانکہ مرکز نے ایک بیان جاری کرتے ہوئے دعویٰ کیا ہے کہ ایتھنول کی پیداوار کا چینی کی قیمتوں میں اضافے سے کوئی تعلق نہیں ہے۔ مبینہ طور پر کم سپلائی کی وجہ سے چینی کی قیمت تیزی سے بڑھ رہی ہے۔ تاجروں کا کہنا ہے کہ ایک ہفتہ قبل بھی اوپن مارکیٹ میں چینی 48 سے 50 روپے فی کلو کے حساب سے فروخت کی جا رہی تھی۔ یہ بڑھ کر 72 روپے ہو گیا ہے۔ جس کی وجہ سے مٹھائی کے تاجروں کو دھچکا لگا ہے۔ شکتی گڑھ کے لنگچہ تاجر بھی پریشان ہیں۔ کیونکہ مٹھائیاں بنانے کا بنیادی جزو چینی ہے۔ معلوم ہوا ہے کہ شکتی گڑھ میں لنگچے کی قیمت کم از کم سات روپے سے شروع ہوتی ہے۔ رفتہ رفتہ لنگچہ بھی دس، پندرہ، بیس روپے فی پیس میں فروخت ہوتا ہے۔ قدرتی طور پر چینی کی قیمت بڑھنے سے نقصانات کا سامنا کرنے کا خطرہ بڑھتا جا رہا ہے۔ اس صورتحال میں تاجر عملی طور پر مخمصے کا شکار ہیں کہ لنگچہ کی قیمت میں اضافہ کریں یا مٹھائی کا سائز کم کریں۔ اس حوالے سے شکتی گڑھ کے ایک لنگچہ تاجر کا کہنا ہے کہ چینی کی قیمتوں میں اضافے کی وجہ سے لنگچے بنانے کی لاگت بھی بڑھ گئی ہے۔ مجھے سمجھ نہیں آ رہا کہ قیمت میں اضافہ کیا جائے یا مٹھائی کا سائز کم کیا جائے۔ خریداروں کے مطابق 'قیمت اسی طرح بڑھتی رہی تو عام لوگوں کی جیبوں پر دباؤ بڑھے گا'۔

ہوٹل کی چھتوں پر بارش کے پانی کے تحفظ پر زور

دیگھا، 23 / اگست: اس ہفتے کے شروع میں یعنی سوموار کو تاراپیٹھ کے ایک ہوٹل میں آگ لگ گئی تھی۔ ٹھیک دو دن بعد نیو مارکیٹ کے ایک ہوٹل میں ایسا ہی واقعہ پیش آیا۔ دونوں واقعات میں کل 18 افراد ہلاک ہوئے تھے۔ ایک کے بعد ایک آگ لگنے کے بعد ہوٹلوں کا فائر سیفٹی سسٹم سوالوں کی زد میں ہے۔ سیاحوں کی حفاظت پر بھی سوالیہ نشان لگا ہوا ہے۔ حالانکہ لگاتار دو آتشزدگی کے بعد پولس انتظامیہ حرکت میں آ گئی ہے۔ سیاحتی مراکز میں ہوٹلوں کی حفاظت پر زور دیا جا رہا ہے۔ آڈٹ شروع ہو گیا ہے۔ اس بار دیگھا کے ہوٹلوں کی سیکورٹی ضلع انتظامیہ کی توجہ میں ہے۔ اور اس مقصد کے لیے، انتظامی حکام نے سنیچر کو دیگھا۔ شنکر پور ڈیولپمنٹ بورڈ میں ہوٹل والوں کے ساتھ میٹنگ کی۔ یہ معلوم ہوتا ہے کہ دیگھا کے ساحلی شہر میں آنے والے سیاحوں کی سیکورٹی کو زیادہ اہمیت دی جائے گی۔ سنیچر ہو یا اتوار، لمبی چھٹی، دیگھا یا مندارمنی ہمیشہ بنگالیوں کے دیکھنے کے لیے جگہوں کی فہرست میں ہوتا ہے۔ وہاں نہ صرف ریاست بلکہ ملک کے مختلف حصوں سے سیاح آتے ہیں۔ نتیجتاً انتظامیہ کے لیے سیاحوں کی حفاظت بہت ضروری ہے۔ اس صورتحال کی وجہ سے ہوٹل والوں کی ضلعی انتظامیہ کے افسران کے ساتھ میٹنگ ہوئی۔ معلوم ہوا ہے کہ اجلاس میں ہوٹل مالکان کو ہوٹل کے آگ بجھانے کے نظام، لفٹوں کی مرمت اور بجلی کی لائنوں کی باقاعدہ نگرانی کے حوالے سے ہدایات دی گئیں۔ اتنا ہی نہیں تمام ہوٹلوں کے پاس فائر لائسنس ہے یا نہیں اس بارے میں بھی انکوائری کی گئی۔ اس کے ساتھ ہوٹل کی چھت پر بارش کے پانی کے تحفظ کو اہمیت دینے کا حکم دیا گیا۔ ضلعی انتظامیہ نے یہ فیصلہ اس لیے لیا تاکہ اگر اچانک آگ لگ جائے تو اسے جلد بجھایا جا سکے۔ سنیچر کو ہونے والی میٹنگ میں کانتھی کے ایم پی سومیندو ادھیکاری، ضلع مجسٹریٹ نرنجن کمار، ایم ایل اے ڈاکٹر چندر شیکھر منڈل اور دیگر موجود تھے۔

ہوڑہ ڈسٹرکٹ پریس کلب کی سالانہ جنرل میٹنگ میں اہمیت و وقار بنائے رکھنے کی اپیل

ہگلی / 23 اگست (محمد شعیب عالم) گزشتہ 7 اگست 2025 کو ہوڑہ ڈسٹرکٹ پریس کلب کی سالانہ جنرل میٹنگ منعقد ہوئی تھی۔ آج 23 اگست 2026 کو ہم ایک بار پھر سالانہ جنرل میٹنگ کے لئے جمع ہوئے ہیں۔ اس موقع پر ہم ان تمام بہادر فوجیوں کو گہری عقیدت اور احترام کے ساتھ یاد کرتے ہیں، جنہوں نے ملک و قوم کی عزت و وقار کی حفاظت کے لئے اپنی جانیں قربان کر دیں۔ اسی کے ساتھ ہم ملک و بیرون ملک صحافت کے شعبے سے وابستہ ان تمام ساتھی صحافیوں کو بھی خراج عقیدت پیش کرتے ہیں، جو ہمیں چھوڑ کر ہمیشہ کے لیے اس دنیا سے رخصت ہو گئے۔ آج کی یہ میٹنگ نہایت احترام کے ساتھ ان تمام مرحومین کو یاد کرتی ہے اور ان کے اہل خانہ کے ساتھ دلی تعزیت کا اظہار کرتی ہے۔ بہت سی مشکلات اور کٹھن راستوں سے گزرنے کے بعد آج ہمارا کلب اس مقام تک پہنچا ہے۔ ماضی میں ہم انتہائی محدود وسائل کے ساتھ ایک چھوٹے سے کمرے میں بیٹھ کر ایک دوسرے کا ہاتھ تھام کر کام کیا کرتے تھے۔ اس چھوٹی سی جگہ میں بھی اراکین کے درمیان ایک خاص طرح کی خوشی، اپنائیت اور باہمی تعلق کا احساس موجود تھا۔ ہم ایک دوسرے کی خوشی اور غم میں، مشکل اور مصیبت کے وقت ایک دوسرے کے ساتھ کھڑے ہوتے اور ہر ممکن تعاون کا ہاتھ بڑھاتے تھے۔ آج بھی اگر کسی ساتھی کے مشکل میں مبتلا ہونے کی اطلاع ملتی ہے تو اس کے ساتھ کھڑے ہونے اور اس کی مدد کرنے کی کوشش کی جاتی ہے۔ تاہم کام کی مصروفیات کے باعث ہم میں سے بہت سے لوگ باقاعدگی سے کلب نہیں آ پا رہے ہیں۔ اس وقت چند اراکین کو چھوڑ کر زیادہ تر اراکان باقاعدگی سے کلب نہیں آتے۔ کلب میں جدید سہولیات موجود ہونے کے باوجود اراکین کی غیر حاضری کے باعث کلب کی کرسیاں گویا اپنے اراکین کی منتظر رہتی ہیں۔ اراکین کی عدم موجودگی مختلف پروگراموں کے انعقاد اور انہیں کامیابی سے انجام دینے میں بھی رکاوٹ بن رہی ہے۔ اس لیے آنے والے دنوں میں ہم سب کو زیادہ سے زیادہ کلب سے وابستہ ہونا اور کلب کا رخ کرنا ہوگا۔ گزشتہ سالانہ جنرل میٹنگ کے بعد نئی گورننگ باڈی تشکیل دی گئی۔ نائب صدر کے عہدے کے لیے کوئی نامزدگی موصول نہ ہونے کے باعث اس عہدے پر انتخاب نہیں ہو سکا۔ بعد ازاں منتخب گورننگ باڈی کی میٹنگ میں کلب کے رکن جناب اشجیت بینرجی کو نائب صدر کے طور پر نامزد کیا گیا جس کی بعد میں جنرل میٹنگ کے ذریعے منظوری دی گئی۔ گزشتہ سالانہ جنرل میٹنگ کے بعد سے گورننگ باڈی کی کل چھ میٹنگیں منعقد ہوئی ہیں۔ تاہم میری رائے میں ہر ماہ کم از کم ایک گورننگ باڈی کی میٹنگ ہونی چاہئے تھی۔ اس سلسلے میں جو کمی یا کمزوری رہی ہے، اسے آئندہ ضرور دور کرنا ہوگا۔ اس عرصے کے دوران ریاست کے مختلف اضلاع سے صحافیوں کو شامل کر کے ایک انڈور کرکٹ ٹورنامنٹ کا انعقاد کیا گیا۔ اس ٹورنامنٹ کے حوالے سے ریاست کے مختلف علاقوں سے تعلق رکھنے والے صحافیوں میں کافی جوش و خروش دیکھنے کو ملا۔ ٹورنامنٹ کامیابی کے ساتھ منعقد کیا گیا، تاہم بعض معاملات میں ہماری کچھ خامیاں اور کمزوریاں بھی سامنے آئیں۔ آئندہ ہمیں ان خامیوں کو دور کرنے کی کوشش کرنی ہوگی۔ تاہم اس ٹورنامنٹ کے موقع پر کلب کے اراکین کی شرکت میں بھی کچھ کمی دیکھی گئی۔ کسی بھی تنظیم کے پروگرام کو کامیاب بنانے کے لئے اراکین کی فعال شرکت انتہائی اہم ہوتی ہے۔ لہٰذا مستقبل میں اس طرح کے پروگراموں میں تمام اراکین کے تعاون اور شرکت کی ہم توقع کرتے ہیں۔ اس عرصے کے دوران کلب کی جانب سے ہوڑہ میں ایک خون عطیہ کرنے کے کیمپ کا بھی انعقاد کیا گیا۔ تمام اراکین سے کیمپ میں موجود رہنے کی اپیل کی گئی تھی لیکن افسوس کے ساتھ کہنا پڑتا ہے کہ زیادہ تر اراکین اس اپیل پر عمل نہیں کر سکے۔ مستقبل میں سماجی اور انسانی خدمت سے متعلق پروگراموں میں ہم سب کو زیادہ فعال طور پر حصہ لینا ہوگا۔ اسی عرصے کے دوران ضلعی انتظامیہ کی جانب سے ایک کمپیوٹر اور ایک پرنٹر بھی حاصل ہوا ہے۔ فی الحال ان دونوں کا استعمال کلب کے کاموں کے لیے کیا جا رہا ہے۔ ہمیں اس بات پر بھی غور کرنا ہوگا کہ کلب کو حاصل ہونے والی ان سہولیات کو مزید مؤثر طریقے سے استعمال کرتے ہوئے اراکین اور صحافیوں کے کام میں کس طرح مدد فراہم کی جا سکتی ہے۔ ہوڑہ ڈسٹرکٹ پریس کلب جیسے اہم ادارے کو اس کے وقار اور مقام کے مطابق چلانا ہم سب کی ذمہ داری ہے۔ یہ کلب محض ایک تنظیم نہیں بلکہ ہوڑہ کے صحافیوں کے اتحاد، باہمی تعاون اور آپسی تعلقات کا ایک اہم پلیٹ فارم ہے۔ لہٰذا تمام اراکین سے میری دلی اپیل ہے کہ آپ باقاعدگی سے کلب آئیں، کلب کے پروگراموں میں شرکت کریں اور اپنی رائے و تعاون کے ذریعے اس ادارے کو مزید مضبوط بنائیں۔ ہوڑہ ڈسٹرکٹ پریس کلب اپنے وقار کے مطابق تمام اراکین کے مفاد اور صحافیوں کی فلاح و بہبود کے لئے مزید مضبوط اور مؤثر انداز میں کام کرے — اسی امید اور توقع کے ساتھ میں تمام اراکین کو دلی مبارکباد اور نیک خواہشات پیش کرتے ہوئے آج کی اس سالانہ رپورٹ کو اختتام تک پہنچاتا ہوں۔

☆☆

بنگلہ دیشی خوف کے عالم میں کولکاتا چھوڑنے کو مجبور

کولکاتا، 23 / اگست: (عوامی نیوز سروس) مغربی بنگال کے شہر کولکاتا کے علاقے نیو مارکیٹ کے ایک ہوٹل میں آگ لگنے سے 9 افراد کی موت کے بعد بنگلہ دیشی سیاحوں میں خوف و ہراس پھیل گیا ہے۔ اس صورتحال کے درمیان کئی بنگلہ دیشی سیاح تیزی سے کولکاتا چھوڑنے کی تیاری کر رہے ہیں۔ اس کے ساتھ ہی، علاج کے لیے کولکاتا آنے والے سیاح اور مریض پریشانی کا شکار ہیں کیونکہ انتظامیہ کی مہم میں حفاظتی خامیوں کی وجہ سے 11 سے زیادہ ہوٹل بند کر دیے گئے ہیں۔ اس کے نتیجے میں، کولکاتا میں مقیم بنگلہ دیشیوں میں سے کچھ اپنے گھروں کو لوٹنے کی تیاری کر رہے ہیں، جب کہ دیگر رہنے کے لیے متبادل ہوٹلوں کی تلاش میں ایک علاقے سے دوسرے علاقے میں جا رہے ہیں۔ خیال رہے کہ مرزا غالب اسٹریٹ پر واقع شیکھا ان ہوٹل میں بدھ (19 اگست) کی صبح سے پہلے خوفناک آگ بھڑک اٹھی۔ مرنے والوں میں سات بنگلہ دیشی شہری تھے۔ اس واقعے کے بعد کولکاتا انتظامیہ نے شہر کے مختلف ہوٹلوں اور گیسٹ ہاؤسز میں فائر سیفٹی کے اقدامات کو جانچنے کے لیے مہم شروع کر دی ہے۔ معائنہ کے دوران جن ہوٹلوں میں حفاظتی اقدامات میں کوتاہی پائی گئی انہیں بند کرنے کا حکم دیا جا رہا ہے۔ یہ بنگلہ دیشی سیاحوں اور کولکاتا میں مقیم مریضوں کے لیے نئی مصیبت کا باعث بن رہا ہے۔ نیو مارکیٹ، مارکوئس اسٹریٹ، صدر اسٹریٹ اور مرزا غالب اسٹریٹ طویل عرصے سے بنگلہ دیشی سیاحوں کے لیے مانوس علاقے رہے ہیں۔ علاج کے لیے کولکاتا آنے والے مریض اور ان کے رشتہ دار عموماً ان علاقوں میں نسبتاً کم قیمت والے ہوٹلوں میں ٹھہرتے ہیں۔ لیکن اب وہ علاقہ خوف و ہراس کا باعث بن گیا ہے۔ پبنا کے رہائشی محمد خورشید عالم نے آگ لگنے کے بعد ہوٹل تبدیل کر دیا، جب وہ کاروبار کے سلسلے میں کولکاتا آئے تھے۔ انہوں نے کہا کہ بنگلہ دیش میں ان کی اہلیہ اور والدین نے آگ کی خبر سنتے ہی انہیں فوراً گھر واپس آنے کو کہا۔ ہوٹلوں کی بندش سے نئے مسائل بھی پیدا ہو گئے ہیں۔ بہت سے سیاحوں سے کہا جا رہا ہے کہ وہ اچانک اپنے ہوٹل چھوڑ دیں۔ اس کے بعد متبادل ہوٹلوں میں جا کر پہلے کے مقابلے میں ڈیڑھ سے دوگنا کرایہ مانگنے کے الزامات سامنے آئے ہیں۔ اس کے نتیجے میں علاج کے لیے آنے والے بنگلہ دیشی خاندانوں کو بھی اضافی اخراجات کا سامنا کرنا پڑ رہا ہے۔ بنگلہ دیشی سیاحوں میں سے کچھ نے اپنے واپسی کے ٹکٹ پہلے سے ہی بک کرائے ہیں۔ ڈھاکہ کے رہائشی اسماعیل سرکار نے میڈیا کو بتایا کہ وہ انتظامی کارروائی میں نہیں پھنسنا چاہتے۔ انہوں نے کہا کہ حالات معمول پر آنے پر وہ دوبارہ کولکاتا آئیں گے۔ کولکاتا کے ان علاقوں میں کاروبار کا زیادہ تر انحصار بنگلہ دیشی سیاحوں پر ہے۔ ہوٹلوں کی بندش کے علاوہ سیاحوں کی تعداد کم ہونے کی صورت میں کھانے پینے کی دکانیں، ٹرانسپورٹیشن، خریداری اور دیگر کاروبار بھی متاثر ہونے کا خطرہ ہے۔ انتظامیہ کا کہنا ہے کہ پبلک سیفٹی کے مفاد میں فائر سیفٹی قوانین کی خلاف ورزی کرنے والے ہوٹلوں کے خلاف کارروائی کی جا رہی ہے۔ تاہم بنگلہ دیشی سیاح توقع کرتے ہیں کہ حفاظت کو یقینی بنانے کے ساتھ ساتھ متبادل رہائش فراہم کی جانی چاہیے۔

☆☆

جی آر ایس ای: ہندستان میں عالمی جہاز سازی کا مرکز بننے کی صلاحیت: راج ناتھ سنگھ

کولکاتا، 23/اگست: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا میں وزیر دفاع راج ناتھ سنگھ نے اتوار کو پانچ بڑے توسیعی پروجیکٹوں گارڈن ریچ شپ بلڈرز اینڈ انجینئرز (GRSE) اور ینترا انڈیا لمیٹڈ (YIL) میں 3,500 کروڑ کا سنگ بنیاد رکھا۔ اس موقع پر مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری بھی موجود تھے۔ تقریب سے خطاب کرتے ہوئے وزیر دفاع نے کہا کہ جہاز سازی کے عالمی شعبے میں ایک نئی تبدیلی آ رہی ہے۔ ہندستان میں جہاز سازی کا عالمی مرکز بننے کی بے پناہ صلاحیت ہے۔ رائے چک: دریائے ہگلی کے کنارے رائے چک میں 32 ایکڑ اراضی پر ایک بڑا شپ یارڈ کمپلیکس تعمیر کیا جائے گا، جس سے بڑے تجارتی جہازوں اور جنگی جہازوں کی تعمیر کی صلاحیت کو بڑھایا جائے گا۔ شالیمار اور خضر پور کی بحالی: شیاما پرساد مکھرجی پورٹ، کولکاتا (SMPK) کے ساتھ لیز کے معاہدے کے تحت، شالیمار میں ٹمبر پول اور خضر پور ڈاکس میں دامودر سہولت کو جدید بنایا جائے گا۔ ینترا انڈیا (اچھاپور) میں دفاعی مینوفیکچرنگ: ینترا انڈیا لمیٹڈ کے تحت فورجنگ پریس اور ریڈیل فورجنگ پلانٹس قائم کیے جائیں گے، جو آرٹلری بیرل، اسلحہ سازی، اور ایرو اسپیس اجزاء کی پیداوار کو تیز کریں گے۔ MSME اور روزگار کو بڑھانا: یہ پروجیکٹ مغربی بنگال کے صنعتی ماحولیاتی نظام کو مضبوط کریں گے اور مقامی MSME یونٹوں کے لیے نئے معاہدوں کے ساتھ براہ راست اور بالواسطہ روزگار پیدا کریں گے۔ وزیر دفاع نے کہا کہ مغربی بنگال میں فیکٹریوں کی بندش اور لاک ڈاؤن کی مدت اب ختم ہو چکی ہے۔ اب نئے صنعتی منصوبے شروع کیے جا رہے ہیں۔ مغربی بنگال کے وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے کہا کہ مرکزی اور ریاستی حکومتوں کے درمیان 50 سال سے جاری تعطل ختم ہو گیا ہے۔ اب، ڈبل انجن والی حکومت ریاست کی مجموعی ترقی کو یقینی بنا رہی ہے۔

حکمراں جماعت کے اراکین اسمبلی کالج گورننگ باڈیز کے صدر مقرر، اپوزیشن کا احتجاج

کولکاتا، 23/اگست: (عوامی نیوز سروس) ریاست کے 247 کالجوں کی گورننگ باڈیز کے صدور کی تقرری کو لے کر سیاسی بحث شروع ہو گئی ہے۔ جمعہ کو محکمہ ہائر ایجوکیشن کی طرف سے جاری کردہ نوٹیفکیشن کے مطابق ریاست کے 247 کالجوں کی گورننگ باڈیز کے صدور کا تقرر کیا گیا ہے۔ الزام ہے کہ ان کالجوں میں سے تقریباً 99 فیصد میں حکمراں پارٹی کے مقامی لیڈروں، ایم ایل اے یا ایم پی کو صدر کی ذمہ داری دی گئی ہے۔ اپوزیشن کا دعویٰ ہے کہ کئی کالجوں میں وزراء کو بھی یہ ذمہ داری دی گئی ہے۔ اس فیصلے پر اپوزیشن سیاسی جماعتوں اور مختلف طلبہ تنظیموں نے آواز اٹھائی ہے۔ ان کا الزام ہے کہ کالج گورننگ باڈیز کے اعلیٰ عہدوں پر حکمراں جماعت کے لیڈروں، وزراء، ایم ایل ایز اور ایم پیز کو تعینات کر کے تعلیمی اداروں میں سیاسی غلبہ قائم کرنے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ اپوزیشن کا دعویٰ ہے کہ تعلیمی اداروں کے انتظامی نظام میں سیاسی شخصیات کے بجائے ماہرین تعلیم اور تعلیم کا شوق رکھنے والے نامور افراد کو اہمیت دی جانی چاہیے۔ ایس ایف آئی کولکاتا کے ضلع صدر محمد حسیب حسین نے محکمہ اعلیٰ تعلیم کے فیصلے پر سخت نکتہ چینی کی ہے۔ انہوں نے الزام لگایا کہ اس فیصلے کے ذریعے حکومت تعلیمی اداروں کو جمہوری طریقے سے چلانے کے بجائے پارٹی غلبہ قائم کرنے کے راستے پر چل رہی ہے۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بی جے پی حکومت کسی بھی طرح سے انتخابات نہیں چاہتی۔ وہ کسی بھی ادارے کو جمہوری ماحول میں چلانے کے حق میں نہیں ہے۔ وہ مسلسل تسلط قائم کرنے کیلئے انتظامی کمیٹیوں کو اپنی پارٹی کے اداروں میں تبدیل کرنا چاہتے ہیں۔ انہوں نے طلبہ یونین کے انتخابات پر بھی سوالات اٹھائے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ طلبہ یونین کے انتخابات کے بارے میں ابھی تک کوئی واضح اعلان نہیں ہوا ہے۔ جس کے نتیجے میں انہوں نے الزام لگایا کہ انتظامی کمیٹی کے ذریعے تعلیمی اداروں میں اپنا اثر و رسوخ پھیلانے کی کوشش کی جا رہی ہے۔ کانگریس لیڈر آشوتوش چٹرجی نے بھی اس فیصلے کی تنقید کی ہے۔ انہوں نے کہا کہ اگرچہ کالجوں اور یونیورسٹیوں کو سیاسی غلبہ سے پاک کرنے کے وعدے کیے گئے لیکن حقیقت میں سابقہ حکومت کی پیروی کی جا رہی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ترنمول جو بھی ہے، وہ بی جے پی ہے۔ تب بھی قبضہ تھا، اب بھی قبضہ ہے۔ تبدیلی صرف نام کی ہے۔ نئی بوتل میں پرانی شراب۔ AIDSO مغربی بنگال ریاستی کمیٹی کے سکریٹری بسواجیت رائے نے بھی کالج مینجمنٹ کمیٹی میں حکمراں پارٹی کے لیڈروں کی تقرری کی سخت مذمت کی۔ انہوں نے الزام لگایا کہ سیاسی تبدیلیوں کے باوجود موجودہ حکومت اعلیٰ تعلیمی اداروں میں جماعتی تسلط قائم کرنے کے لیے پرانے راستے پر چل رہی ہے۔ انہوں نے دعویٰ کیا کہ تعلیمی ادارے کسی سیاسی جماعت کے برانچ آفس نہیں ہو سکتے۔ ان کے مطابق تعلیمی اداروں کو جماعتی تسلط اور قبضے کی سیاست سے پاک رکھا جائے اور گورننگ باڈی کو دانشمند ماہرین تعلیم، تعلیم کے شوقین اور نامور افراد سے چلایا جائے۔ انہوں نے مزید الزام لگایا کہ حکومت کی موجودہ منصوبہ بندی کے نتیجے میں اعلیٰ تعلیمی اداروں میں ہندوتوا کی سیاست کی بالادستی قائم ہونے کا خطرہ ہے۔ انہوں نے یہ دعویٰ بھی کیا کہ اس سے آزاد فکر اور سیکولر نظریہ کے ماحول کو نقصان پہنچ سکتا ہے۔ دوسری طرف اے بی وی پی حکومت کو فیصلے پر غور کرنے کا وقت دینے کے حق میں ہے۔ تنظیم کے کولکاتا ضلع سکریٹری سوادھین ہلدار نے کہا کہ یہ معاملہ مکمل طور پر حکومت کا فیصلہ ہے۔ اے بی وی پی، ایک آزاد طلبہ تنظیم کے طور پر، حکومت کو چند ماہ کا وقت دینا چاہتی ہے۔ ان کا کہنا تھا کہ صرف لیڈر اور وزراء ہی نہیں بلکہ معاشرے کی اہم شخصیات بھی ہوں گی، اس کے نتیجے میں اگر وہ کالج کو ٹھیک سے نہیں چلا سکتے اور تعلیم کا معیار برقرار نہیں رکھا گیا تو ہم تحریک پر جائیں گے۔

آنند پور: بھاجپا کے دو دھڑوں کے درمیان تصادم

کولکاتا، 23/اگست: (عوامی نیوز سروس) پارٹی کو ریاست میں اقتدار میں آئے ہوئے 100 دنوں سے کچھ زیادہ ہو گیا ہے۔ اس ماحول میں بی جے پی کی دھڑے بندی اور کشمکش دیکھی گئی۔ انٹالی کے بعد آنند پور میں بی جے پی کے دو دھڑوں کے درمیان تصادم ہوا۔ پہلے علاقے میں تصادم شروع ہوا، پھر تھانے کے سامنے دونوں فریقوں میں لڑائی اور ہاتھا پائی شروع ہو گئی۔ ان میں سے ایک کا سر پھٹ گیا۔ دوسرے دھڑے نے بی جے پی کے مقامی صدر پر حملہ کرنے کا الزام لگایا۔ الزام ہے کہ وہاں بھتہ کی رقم سے پارٹی کا اہتمام کیا گیا اور مٹن پیش کیا گیا۔ تاہم یہ صرف وہی واقعہ نہیں ہے، کہا جاتا ہے کہ علاقے کے کنٹرول کو لے کر دونوں دھڑوں کے درمیان تصادم ہوا۔ اور اب ریتابرتا ترنمول کے ایم ایل اے سندیپن ساہا نے اس بارے میں اپنا منہ کھول دیا ہے۔ واضح ہو کہ اتوار کو اے بی پی آنند نے اس بارے میں بات کی۔ انہوں نے کہا کہ حکومت کوشش کر رہی ہے۔ عزت مآب وزیر اعلیٰ ایسا کہتے ہیں، مغربی بنگال میں بی جے پی کے صدر بھی ایسا کہتے ہیں۔ اس کے باوجود حالات قابو میں نہیں آ رہے ہیں۔ کیا یہ موقع پرست ہیں جو اکٹھا کرنے کے موقع کا فائدہ اٹھانے کی کوشش کر رہے ہیں۔ اگر انتظامیہ کا استعمال کر کے ان پر فوری طور پر قابو نہ پایا گیا تو بنگال کی شان و شوکت برباد ہو جائے گی۔ ترنمول کے دور میں دھڑے بندی کی خبریں منظر عام پر آتی تھیں۔ سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اقتدار میں آنے کے بعد بی جے پی میں ایسی صورتحال کیوں پیدا ہوئی؟ بی جے پی کے ایک طبقے کا دعویٰ ہے کہ تمام بدامنی ان لوگوں کی وجہ سے ہو رہی ہے جو 4 مئی کے بعد بی جے پی میں شامل ہوئے تھے۔ تاہم سندیپن نے اس دعوے کو مسترد کر دیا ہے۔ انہوں نے کہا کہ ہماری حکومت کے اختتام پر، ہماری پارٹی ان تمام الزامات سے دوچار تھی، تاکہ ان الزامات کی تردید کی جائے، تاکہ لوگوں کو راحت ملے، اسی لیے نئی حکومت، بی جے پی کی حکومت بنی ہے۔ اب ذمہ داری، جوابدہی ان کی ہے، اب یہ کہنا ٹھیک نہیں ہے کہ ترنمول والے یہ کام کر رہے ہیں، یہ بی جے پی کی حکومت کی ذمہ داری ہے، ہم سب بی جے پی کی انتظامیہ کی ذمہ داری ہے۔ چاہتے ہیں کہ اسے فوری طور پر کنٹرول کیا جائے۔ حالانکہ آنند پور واقعہ کے بارے میں ریاستی وزیر اور بی جے پی لیڈر دلیپ گھوش نے کہا کہ کس کی پارٹی، کیسی پارٹی، کسی پارٹی میں نہیں جاتا۔ اگر امن و امان کا مسئلہ ہے تو پولس موجود ہے، آپ دیکھیں گے۔ حال ہی میں بی جے پی قیادت نے اس بارے میں بارہا پیغام دیا ہے۔ لیکن اس کے بعد بھی بی جے پی کے اندر کشمکش نہیں رک رہی ہے۔ پارٹی کے مختلف گروپس آپس میں مشکل میں پڑ رہے ہیں اور کولکتہ ہی میں ایک دوسرے سے تصادم ہو رہا ہے۔ شہر میں درگا پوجا پر قبضہ کو لے کر نہ صرف جھگڑا بلکہ بی جے پی میں بھی تنازع شروع ہو گیا ہے۔ بی جے پی کے دو دھڑوں کے درمیان تنازع اس حد تک بڑھ گیا ہے کہ انٹالی میں میونسپل کے پدما پوکر پارک کو حال ہی میں تالہ لگا دیا گیا تھا۔ بی جے پی کے دو دھڑوں کے درمیان اس بات پر جھگڑا ہوا کہ پوجا پر کون کنٹرول کرے گا۔ ایک طرف نے کھمبہ لگایا تو دوسری طرف نے جا کر کھمبے کو اکھاڑ دیا۔

ترنمول دور کی تمام تقرریوں پر عقابی نظر
کولکاتا کارپوریشن میں خصوصی تحقیقاتی کمیٹی تشکیل

کولکاتا، 23/اگست: (عوامی نیوز سروس) عملے اور تنخواہوں پر خرچ ہونے والی رقم میں کوئی مطابقت نہیں۔ حال ہی میں کولکاتا میونسپل کارپوریشن کے حکام کو معلوم ہوا کہ ملازمین کی تعداد کے مقابلے ہر ماہ تنخواہ اور اجرت پر زیادہ رقم خرچ کی گئی ہے۔ اس صورتحال میں، ترنمول کے زیر انتظام کارپوریشن (KMC) کی گزشتہ 16 برسوں سے کی گئی تقرریوں کا جائزہ لینے کے لیے ایک پانچ رکنی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔ کے ایم سی ذرائع کے مطابق کارپوریشن کے اسپیشل کمشنر سومیا بھٹاچاریہ نے یہ خصوصی تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی ہے۔ میونسپلٹی کے وارڈ آفس، مختلف محکمہ جاتی دفاتر، بورو آفس، مین بلڈنگ کے ملازمین اور کارپوریشن کے ماتحت اداروں سے متعلق تمام معلومات کو زیر تفتیش لایا گیا ہے۔ کتنے ملازمین ہیں، کتنے مستقل اور عارضی، کتنے کی ایجنسیوں کے ذریعے تقرری ہوئی، کتنے ڈائریکٹ کنٹریکٹ ملازمین ہیں، کتنے مختلف پراجیکٹس پر کام کر رہے ہیں، سب کی چھان بین کی جائے گی۔ تحقیقاتی کمیٹی بائیو میٹرک حاضری کا بھی جائزہ لے گی۔ اس بات کا جائزہ لیا جائے گا کہ آیا ملازمین صرف حاضری کتاب پر دستخط کرتے ہیں یا اصل میں کام پر آتے ہیں اور باقاعدگی سے کام کرتے ہیں۔ اس کے ساتھ ایک اور فہرست تیار کی جا رہی ہے کہ کس کو تنخواہ ملتی ہے، کس کو یومیہ اجرت ملتی ہے اور کس کو مختلف قسم کے الاؤنس ملتے ہیں۔ اس سلسلے میں، واضح رہے کہ کولکاتا کارپوریشن میں اس وقت 14,000 مستقل ملازمین اور 16,000 سے کچھ زیادہ عارضی ملازمین ہیں۔ اس کے ساتھ ساتھ 100 دن کے پراجیکٹس میں بہت زیادہ ملازمین ہیں۔ حال ہی میں کھاتوں کی جانچ کے دوران مالیاتی تضادات کا معاملہ میونسپل حکام کی توجہ میں آیا۔ میونسپل حکام کو معلوم ہوا کہ عارضی ملازمین کے کام کے لیے جتنی تنخواہ یا اجرت دی جانی چاہیے، اس سے زیادہ رقم خزانے سے نکل گئی ہے۔ میونسپل انتظامیہ کے ایک حصے کے خیال کے مطابق اس تضاد کا ایک بڑا حصہ عملہ سپلائی ایجنسیوں کے ذریعے بھرتی کے عمل سے منسلک ہو سکتا ہے۔ اس حوالے سے میونسپل اہلکار نے بتایا کہ ملازمین کی تعداد اور تنخواہوں پر خرچ ہونے والی رقم میں کوئی مطابقت نہیں ہے۔ اس لیے پہلے عارضی ملازمین کی فہرست تیار کی جائے گی۔ اس کے بعد ملازمین کی مکمل تصدیق کی جائے گی۔ انہوں نے کہا کہ بلدیہ پانچ رکنی تحقیقاتی کمیٹی کی جانب سے دی گئی ابتدائی رپورٹ کی بنیاد پر اگلا قدم اٹھائے گی۔ ذہن نشین رہے کہ بی جے پی 2026 میں ریاست میں برسر اقتدار آئی ہے 15 سالہ ترنمول حکمرانی کا خاتمہ کر کے۔ اس کے بعد کولکاتا کارپوریشن کے ملازمین کی تعداد اور تنخواہوں میں تضاد کے الزامات سامنے آئے۔ ترنمول دور میں کی گئی تقرریوں کی جانچ کے لیے پہلے ہی ایک خصوصی تحقیقاتی کمیٹی تشکیل دی گئی ہے۔

کولکاتا میں دو دن تک موسلا دھار بارش کی پیش گوئی، جنوبی بنگال میں ریڈ الرٹ

کولکاتا، 23/اگست: (عوامی نیوز سروس) محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ خلیج بنگال میں کم دباؤ کا نیا علاقہ بننے جا رہا ہے۔ اس لیے بارش میں اضافہ ہوگا۔ کولکاتا میں بھاری بارش (7 سے 11 سینٹی میٹر) کا امکان ہے۔ ساون کے آخر میں بھی مانسون کا وقفہ نہیں ہے۔ اس کے برعکس جنوبی بنگال میں اگلے چند دنوں میں مزید بارش کا امکان ہے۔ علی پور محکمہ موسمیات نے کئی اضلاع کے لیے ریڈ الرٹ جاری کیا ہے۔ اس سے متصل کئی اضلاع میں موسلا دھار سے بہت بھاری بارش ہو سکتی ہے۔ محکمہ موسمیات کا کہنا ہے کہ خلیج بنگال میں کم دباؤ کا نیا علاقہ بننے جا رہا ہے۔ اس لیے بارش میں اضافہ ہوگا۔ کم دباؤ کا علاقہ جھارکھنڈ کے اوپر طاقتور ہو گیا ہے۔ شمالی خلیج بنگال میں ایک اور طوفان آیا ہے۔ اس کے اثر و رسوخ کی وجہ سے اگلے 48 گھنٹوں میں ایک نیا کم دباؤ کا علاقہ دوبارہ بن سکتا ہے۔ اس کے ساتھ ہی مانسون کا محور پنجاب، اتر پردیش اور جھارکھنڈ کے کم دباؤ والے علاقے سے ہوتے ہوئے خلیج بنگال تک پھیلا ہوا ہے۔ اتوار کی رات سوموار کو کولکاتا میں بھاری بارش (7 سے 11 سینٹی میٹر) کا امکان ہے۔ منگل کو بھی بارش کا سلسلہ جاری رہے گا۔ بارش کے ساتھ ساتھ 30 سے 40 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے گرج چمک کے ساتھ طوفان بھی ہو سکتا ہے۔ بھاری بارش کی پیش گوئی ہوڑہ، ہگلی، شمالی 24 پرگنہ، مشرقی بردوان، مغربی بردوان، بیر بھوم، مرشد آباد اور ندیا کے لیے ہے۔ مغربی مدنا پور اور جھاڑ گرام میں بارش زیادہ ہوگی۔ سوموار کو ان دونوں اضلاع میں ریڈ الرٹ جاری کر دیا گیا ہے۔ پوربی مدنا پور میں طوفان کے ساتھ بھاری بارش (20 سینٹی میٹر سے زیادہ) ہو سکتی ہے۔ جنوبی 24 پرگنہ، مشرقی مدنا پور، پرولیا اور بانکوڑہ میں انتہائی بھاری بارش (7 سے 20 سینٹی میٹر) کے لیے اورنج الرٹ بھی ہے۔ منگل کو بھی جنوبی بنگال میں بارش کم ہو سکتی ہے۔ رفتار 35 سے 45 کلومیٹر فی گھنٹہ ہے۔ ماہی گیروں کو منگل تک سمندر میں جانے پر پابندی عائد کر دی گئی ہے۔ شمالی بنگال میں بھی تیز بارش کا امکان ہے۔ دارجلنگ، جلپائی گوڑی، کالمپونگ، علی پور دوار میں بدھ کے بعد سے تیز بارش ہو سکتی ہے۔ کوچ بہار میں جمعہ اور سنیچر کو موسلا دھار بارش کا امکان ہے۔ تب تک شمالی اضلاع میں بارش کا سلسلہ جاری رہے گا۔ یہی پیش گوئی مالدہ اور جنوبی و شمالی دیناج پور کے لیے ہے۔ اتوار کی صبح کولکاتا کا کم سے کم درجہ حرارت 27.6 ڈگری سیلسیس تھا جو معمول سے 1.1 ڈگری زیادہ تھا۔ سنیچر کو شہر میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 30.9 ڈگری سیلسیس رہا جو معمول سے ایک ڈگری کم ہے۔

آفات سے نمٹنے کیلئے ریاست میں ارجن باہنی کی تشکیل

کولکاتا، 23/اگست: (عوامی نیوز سروس) ارجن باہنی مغربی بنگال میں قدرتی آفات سے نمٹنے کے لیے NDRF کے ماڈل پر تشکیل دی جا رہی ہے۔ اس کی اطلاع خود وزیر اعلیٰ شوبھندو ادھیکاری نے دی۔ اس کے ساتھ ہی وزیر اعلیٰ نے دفاعی شعبے میں براہموس کے استعمال، آپریشن سندور اور ریاست میں ایم ایس ایم ای اور دفاعی صنعت کی صلاحیتوں پر بھی روشنی ڈالی۔ وزیر اعلیٰ نے الزام لگایا کہ پچھلی حکومت کے دور میں کولکاتا میں امفان کے دوران درختوں کو ہٹانے میں بھی مسئلہ تھا۔ اڈیشہ سے ڈیزاسٹر رسپانس ٹیمیں لانی پڑتی تھیں۔ وزیر اعلیٰ نے کہا کہ این ڈی آر ایف کی پیروی کرتے ہوئے آفات سے نمٹنے کے لیے ارجن باہنی کی تشکیل کی جا رہی ہے۔ ہنر مند اور غیر ہنر مند کاموں میں سہولیات میسر ہوں گی۔ ہندستان خود انحصار ہو رہا ہے۔ ہم نے آپریشن سندور میں براہموس کا استعمال دیکھا ہے۔ دفاعی شعبے میں مزید کام ہوگا۔ وزیر دفاع نے MSME کے 25 لوگوں سے بات کی۔ وزیر اعلیٰ نے مزید کہا کہ بھتہ خوری اور کٹ منی میں کمی آئی ہے۔ تاراتلا حادثہ کے بعد فائر فائٹرز کو ڈیزاسٹر مینجمنٹ میں لے جانے کا منصوبہ بنایا گیا تھا۔ تاہم چونکہ ہمیں فوری طور پر وہ نہیں مل رہے ہیں۔ اس لیے سینک بورڈ نے ارجن فورس بنانے کا فیصلہ کیا ہے۔ جس کے پاس جدید ترین انفراسٹرکچر ہوگا۔ میں اسے ستمبر میں شروع کروں گا۔ اس کے علاوہ 20 فیصد فائر فائٹرز کو ترجیح دی جائے گی۔

☆☆

اگنی مترا کی فٹ پاتھ صاف کرنے کی مہم پر کنال کی تنقید

کولکاتا، 23/اگست: (عوامی نیوز سروس) پارک اسٹریٹ پر فٹ پاتھ کو خالی کرانے کی مہم کے دوران اپنے بچے کیلئے دودھ گرم کرنے والی خاتون کو وزیر کے ذریعہ ڈانٹنے کی ویڈیو نے تنازعہ کو جنم دیا ہے۔ جہاں اگنی مترا پال نے فٹ پاتھوں کو آزاد کرنے کی وکالت کی ہے، وہیں کنال گھوش نے مطالبہ کیا ہے کہ اس واقعے کو انسانی نقطہ نظر سے دیکھا جائے۔ ریاست کے میونسپل اور شہری ترقی کے وزیر اگنی مترا پال نے کولکاتا کے پارک اسٹریٹ اور فری اسکول اسٹریٹ علاقوں میں فٹ پاتھوں کو آزاد کرنے کی مہم چلائی۔ فٹ پاتھ پر رہنے والی ایک خاتون کی اپنے بچے کے لیے چولہے پر دودھ گرم کرنے کی ویڈیو وائرل ہونے کے بعد سیاسی ردعمل شروع ہو گیا ہے۔ ترنمول لیڈر کنال گھوش نے خاتون سے ملاقات کی اور مطالبہ کیا کہ اس معاملے کو انسانی نقطہ نظر سے دیکھا جائے۔ اگنی مترا پال پارک اسٹریٹ علاقے میں فٹ پاتھ کا معائنہ کرنے گئی تھیں۔ اس وقت انہوں نے فٹ پاتھ پر ایک چولہا جلتا ہوا دیکھا اور ایک عورت سے پوچھا کہ کیا ہو رہا ہے؟ خاتون نے دعویٰ کیا کہ وہ کھانا نہیں بنا رہی تھی بلکہ بچے کے لیے دودھ گرم کر رہی تھی۔ جائے وقوعہ پر ایک بچہ بھی رینگتا ہوا دیکھا گیا۔ اس کے بعد وزیر کو اس طرح فٹ پاتھ پر رہنے اور کھانا پکانے والی خاتون سے سوال کرتے ہوئے دیکھا گیا۔ ان کے مطابق فٹ پاتھ لوگوں کے لیے محفوظ طریقے سے چلنے کے لیے بنایا گیا ہے۔ اگر لوگ وہاں رہنا شروع کر دیں تو کولکاتا کی مختلف سڑکوں اور فٹ پاتھوں پر آہستہ آہستہ قبضہ ہو سکتا ہے۔ انہوں نے یہ بھی تبصرہ کیا کہ فٹ پاتھ پر قبضہ کر کے زندگی گزارنا محفوظ نہیں ہے۔ مبینہ طور پر اس خاتون کی روزمرہ کی ضروریات میں سے کچھ کو ہٹا دیا گیا تھا۔ وزیر نے اس سے یہ بھی پوچھا کہ اس کا گھر کہاں ہے۔ بعد ازاں اگنی مترا پال نے اس پورے واقعے کی ویڈیو سوشل میڈیا پر شائع کی۔ اس واقعہ کے بعد ترنمول لیڈر کنال گھوش نے فٹ پاتھ پر رہنے والی خاتون سے ملاقات کی۔ انہوں نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ خاتون کا نام سیتا تھا تاہم وہ فی الحال رشیدہ کے نام سے جانی جاتی ہے۔ کنال کے مطابق خاتون پنجاب کی رہائشی ہے۔ اس کے شوہر نے ایک مسلمان سے شادی کرنے کے بعد اسے چھوڑ دیا۔ ان کا ایک بیٹا اور دو بیٹیاں ہیں۔ بیٹا مر چکا ہے اور ایک بیٹی کو بھی شوہر نے چھوڑ دیا ہے۔ وہ اس وقت اپنی بیٹی کے ساتھ فٹ پاتھ پر رہ رہی ہے۔ کنال گھوش کا دعویٰ ہے کہ اس خاندان کے پاس کوئی مخصوص مکان نہیں ہے۔ وہ عرصہ دراز سے اس علاقے میں مقیم ہیں اور قریبی دکانداروں کے ساتھ کوئی مسئلہ پیدا نہیں کرتے۔ خاتون نے بتایا کہ وہ فٹ پاتھ کو بھی صاف رکھتی ہے۔ اس نے الزام لگایا کہ اس دن وزیر کے چھاپے کے بعد پولس نے انہیں وہاں سے جانے کو کہا۔ لیکن وہ اس بارے میں بے یقینی کا شکار ہیں کہ وہ کہاں جائیں۔ کنال گھوش نے خاتون کی صورت حال پر سوال اٹھاتے ہوئے کہا کہ فٹ پاتھ کو تجاوزات سے پاک کرنا ضروری ہے، لیکن ایسا کرتے ہوئے انسانی ہمدردی کے پہلو کو نظر انداز نہیں کیا جانا چاہیے۔ اس کا دعویٰ ہے کہ اس نے پولس سے درخواست کی ہے کہ وہ خاندان کو زبردستی منتقل کرنے کے بجائے کسی گھر یا پناہ گاہ میں بھیجنے کا انتظام کرے۔ بعد میں کنال پارک اسٹریٹ تھانے گئے اور پولس سے معاملے کے بارے میں بات کی۔ ان کے ساتھ ورنا برمن اور شہر اجیت ہاجرہ بھی تھے۔ انہوں نے یہ بھی دعویٰ کیا کہ پولس نے انہیں تعاون کا یقین دلایا ہے۔ کنال گھوش کا سوال ہے کہ فٹ پاتھ کو صاف رکھنے کے ساتھ ساتھ انہیں اس مسئلے کے حل کے بارے میں بھی سوچنا چاہیے کہ عورت کو فٹ پاتھ پر کیوں رہنا پڑتا ہے۔ ان کے الفاظ میں ترقی کا مطلب صرف بے دخلی نہیں ہے۔ انہوں نے یہ سوال بھی اٹھایا کہ غریبوں کو متبادل پناہ گاہ فراہم کیے بغیر صرف پولس کارروائی کے ذریعے فٹ پاتھوں کو خالی کرنا کتنا انسانی عمل ہے۔

میڈیکل کالجوں سے ڈاکٹروں کے تبادلے پر احتجاج اور اظہار تشویش

کولکاتا، 23/اگست: (عوامی نیوز سروس) کولکاتا کے میڈیکل کالجوں سے تقریباً 100 ڈاکٹروں کی اضلاع میں منتقلی، اگرچہ کئی نے اپنی مدت پوری نہیں کی، سرکاری اداروں میں ڈاکٹروں میں ہنگامہ کھڑا کر دیا ہے۔ ڈاکٹروں نے الزام لگایا کہ یہ اقدام انتقامی تھا، چند ماہ قبل جاری ہونے والے محکمہ صحت کے ایک حکم کی طرف اشارہ کرتے ہوئے جس میں کہا گیا تھا کہ ڈاکٹروں کو تبادلے سے پہلے دو سال کے لیے ایک عہدے پر خدمات انجام دیں۔ ایک سینئر ڈاکٹر نے کہا کہ ہمیں لگتا ہے کہ ریاستی حکومت اور محکمہ صحت آپس میں تعاون نہیں کر رہے ہیں۔ پہلے کا حکم فوری ٹرانسفر آرڈر سے مختلف تھا۔ ایک اور سینئر ڈاکٹر نے الزام لگایا کہ حکومت کے خیالات کی حمایت نہ کرنے والے ڈاکٹروں کو نشانہ بنایا جا رہا ہے۔ انہوں نے ان ڈاکٹروں کی تعیناتی پر بھی سوال اٹھایا جنہوں نے ترنمول کانگریس کے دور حکومت میں اضلاع میں خدمات انجام دی تھیں۔ ایس ایس کے ایم ہاسپٹل کے سینئر سرجنوں نے کہا کہ کئی بہت سینئر ڈاکٹروں کا ان کی میعاد مکمل ہونے سے پہلے ہی تبادلہ کر دیا گیا تھا۔ یہ صحت کی دیکھ بھال کے نظام کو متاثر کرے گا۔ واضح رہے کہ جون میں، وزیر صحت ڈاکٹر شرادوت مکھرجی نے کہا تھا کہ کولکاتا کے رہائشی ڈاکٹروں کو جو دو سال سے ضلع اسپتالوں میں خدمات انجام دے رہے ہیں انہیں کولکاتا میں تعینات کیا جائے گا۔ اسی ماہ جاری ہونے والے ایک سرکاری حکم نامے میں یہ بھی کہا گیا تھا کہ ڈاکٹروں کو تبادلے سے قبل اپنے میڈیکل کالجوں میں دو سال خدمات انجام دینے کی ضرورت ہے۔ یہ پالیسی شمالی 24-پرگنہ میں باراسات اور جنوبی 24-پرگنہ میں ڈائمنڈ ہاربر کے ڈاکٹروں پر لاگو نہیں ہوتی ہے۔ مکھرجی نے بدھ کو کہا کہ کوچ بہار یا علی پور دوار میں دو سالوں سے تعینات غیر مقامی ڈاکٹروں کو ان کے آبائی شہروں میں منتقل کر دیا جائے گا۔ بی جے پی، جب اپوزیشن میں تھی، پچھلی ترنمول کانگریس حکومت پر شفاف ٹرانسفر پالیسی کا فقدان اور اقربا پروری کا الزام لگایا تھا۔ ریاستی پالیسی میڈیکل آفیسرز کے لیے تین سال کی گردش فراہم کرتی ہے اور مغربی بنگال میڈیکل ایجوکیشن سروسز کے تحت پڑھانے والے ڈاکٹروں کی ضرورت ہوتی ہے کہ وہ کولکاتا اور قریبی اضلاع سے باہر اپنی مدت ملازمت کا ایک اہم حصہ پیش کریں۔ محکمہ صحت وقتاً فوقتاً اصولوں کا جائزہ لیتا ہے۔ محکمہ نے کہا ہے کہ وہ معمول کے تبادلوں کو یقینی بنائے گا اور شکایات کو دور کرنے کے لیے پوسٹنگ کی جانچ پڑتال کرے گا۔

روزنامہ عوامی نیوز
کولکاتا | سوموار، ۲۴/ اگست ۲۰۲۶ء

کیا آصف علی زرداری اور بلاول بھٹو شہباز شریف حکومت کو الٹ دینا چاہتے ہیں؟

ابھی دو دن قبل ہی اس کی نشاندہی کی گئی تھی کہ پاکستان میں سیاست کے نام پر ڈرامہ بازی ہورہی ہے اور موجودہ حکمرانوں نے پاکستان کے سپریم کورٹ کے جج کو دو کوڑی کا بنا کر رکھ دیا ہے۔ سپریم کورٹ کے جج کچھ اور ارشاد فرماتے ہیں اور وہاں کے حکمراں ان کی ہدایتوں کو حقارت سے نظر انداز کرتے ہیں اور کوئی وہ پوچھے کہ سپریم کورٹ کے جج نے جو حکم سنایا تھا اس کے بالکل برخلاف کارروائی کیوں ہورہی ہے تو یہ پوچھنے والوں کو ٹکا سا جواب ملتا ہے کہ حکومت جو چاہے گی وہی ہوگا اور اس کی مرضی کے خلاف سپریم کورٹ بھی جائے تو اس کی رولنگ کو حقارت سے ٹھکرا دیا جائے گا۔ اگرچہ باہری دنیا کے لوگوں کو اس پر یقین نہیں آئے گا کہ پاکستان میں ایسا بھی ممکن ہے کہ حکمراں جماعت سپریم کورٹ کی رولنگ کو حقارت سے ٹھکرا دے لیکن ایسا ہوا ہے اور سپریم کورٹ کے تمام جج یہ سوچ رہے ہیں کہ وہ اپنے عہدوں پر قائم رہیں یا استعفیٰ دیدیں، لیکن کسی بھی جج کے اندر اس کی توفیق نہیں ہوئی کہ وہ حکمراں جماعت کی طرف سے ملی اس بے عزتی کے خلاف کارروائی کریں اور پھر وہ کوئی کارروائی کرتے ہیں تو ان کی رولنگ پر کون دھیان دے گا۔ پولس، انتظامیہ، حکومت سبھی ایک ہی تھیلی کے چٹے بٹے ہیں اور وہ سبھی اس پر مطمئن ہیں کہ ملک جو جہنم کی طرف گامزن ہوچکا ہے تو وہ جہنم رسید ہوجائے، انہیں صرف اپنے حلوے مانڈے سے مطلب، کون حکومت کے خلاف آواز اٹھانے کی کوشش کرے اور ایسی حماقت کرنے والا چاہے دودھ سے دھلا ہوا کیوں نہ ہو لیکن حکمراں جماعت میں بھرے ہوئے تمام گینگسٹر اس کا تیا پانچہ کرکے رکھ دیں گے اور کوئی الزام لگے نہ لگے منی لانڈرنگ سہی اور اسی الزام میں قصوروار ٹھہرا کر بدنام زمانہ اڈیالہ جیل کی کال کوٹھری میں بند کردیں گے جس کے بعد جب تک ان کی سانس چلے یا اگر رہا بھی کئے جائیں تو وہ اس لائق نہیں ہوں گے کہ اپنے پاؤں سے چل کر آگے بڑھ سکیں۔ جس طرح سے اس وقت سابق وزیر اعظم عمران خان کے ساتھ جیسا برا سلوک کیا گیا ہے کہ چار برسوں سے وہ اڈیالہ جیل کی کال کوٹھری میں بند ہیں اور ان کی سیل کے بغل میں خطرناک بیماریوں بشمول جنسی بیماریوں میں مبتلا مریضوں کو رکھا گیا ہے اور عمران خان کی ایک آنکھ کی بینائی جاتی رہی ہے اور دنیا کا عظیم اور ناقابل فراموش فاسٹ بالر اس وقت وہیل چیئر کی مدد سے چل سکتا ہے اپنے پیروں پر کھڑا نہیں ہوسکتا۔ جیل میں عمران خان کی انتہائی خراب حالت کے بارے میں معلوم کرنے کے بعد سپریم کورٹ نے حکومت کو رولنگ دی تھی کہ دو دنوں کے اندر عمران خان کو جیل سے اسپتال منتقل کیا جائے۔ تحریک انصاف پارٹی جس کے بانی بھی عمران خان ہیں، اور کروڑوں کی تعداد میں ان کے حامی ہیں جو عمران خان کی رہائی کی خبر سن کر خوشی سے پاگل ہورہے ہیں اور وہ اپنے محبوب لیڈر کی ایک جھلک دیکھنے کے لئے وہ بیتاب تھے اور عمران خان کو جیل سے باہر لایا گیا اور حکومت نے دیکھا کہ پورا ملک عمران خان کا دیوانہ ہے اور ان کی حکومت کے پہیئے برسٹ ہونے کے قریب پہنچ گئے ہیں اور اگر عمران خان جنہیں 2 ستمبر تک جیل سے نکال کر الشفا انٹرنیشنل اسپتال میں رکھنے کی تجویز رکھی گئی ہے تو ان دو ہفتوں میں تو پاکستان کا ایک ایک فرد عمران خان زندہ باد کے نعرے لگاتا نظر آئے گا لہذا جیل سے الشفاء اسپتال منتقل ہوئے مشکل سے چھ گھنٹے گزرے ہوں گے اور عمران خان کو پاکستانی فوج نے دوبارہ اڈیالہ جیل میں منتقل کردیا۔ لہذا سپریم کورٹ نے عمران خان کے سلسلے میں جو رولنگ دی تھی، اس کا مذاق حکمراں جماعت نے اڑا دیا اور سپریم کورٹ کے جس جج نے عمران خان کو اسپتال منتقل کرنے کا حکم سنایا تھا اس کو قبل از وقت استعفیٰ دے کر چلے جانے کو کہا گیا ہے۔ سابق وزیر اعظم میاں نواز شریف کے چھوٹے بھائی موجودہ وزیر اعظم شہباز شریف کا یہ الزام ہے کہ وزارت خارجہ کی ذمہ داری سنبھالنے والے بلاول بھٹو جو کہ سابق وزیر اعظم بے نظیر بھٹو کے فرزند ہیں اور موجودہ صدر آصف علی زرداری ہیں ان دونوں باپ بیٹے کے خلاف الزام عائد کیا ہے کہ وہ دونوں پاکستانی حکومت کا تختہ پلٹ دینے کی سازش کررہے ہیں۔ فوجی سربراہ عاصم منیر حد درجہ مکار ہے اس نے عمران خان کی زندگی ختم کرنے کی سازش تیار کی ہے اور یہ مشورہ بھی دنیا کے سامنے بڑے بگلا بھگت امریکی صدر ٹرمپ کا ہے جس نے 2025 میں عاصم منیر کو ایک ہفتے میں دو بار ڈنر پر بلایا تھا اور حرام کھانے والے ٹرمپ کے دسترخوان میں جو کچھ رہا ہوگا اسے حرام خور عاصم منیر نے چٹ کیا ہوگا کیونکہ وہ ٹرمپ کو اپنا گاڈ فادر سمجھتا ہے ممکن ہے اصلی فادر ہی سمجھتا ہو اور اسی کے اشارے پر عمران خان کی زندگی زندہ درگور کردی گئی ہے کیونکہ بطور وزیر اعظم کے عمران خان نے امریکی پالیسی کو زبردست تنقید کا نشانہ بنایا تھا۔ (خ الف ف)

رَبِیعُ الاوّل کی خوبیاں

رَبیعُ الاوّل کی خوبیاں

دُعائے عطّار: یااللہ پاک! جو کوئی 17 صفحات کا رسالہ ''ربیع الاوّل کی خوبیاں'' پڑھ یا سُن لے اُس کو اس بابرکت مہینے کی برکتوں سے مالا مال فرما اور اُس کو بے حساب بخش دے۔
اٰمین بِجاہِ النَّبیِّ الْاَمین صَلَّی اللّٰہ علیہ والہٖ وسلّم

دُرُود شریف کی فضیلت

اللہ پاک کیا آخری نبی محمدِ مَدَنی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم کا فرمانِ شفاعت نشان ہے: جو شخص صبح و شام مجھ پر دس دس بار دُرُود شریف پڑھے گا، بروزِ قیامت میری شفاعت اُسے پہنچ کر رہے گی۔
(اَلتَّرغِیب وَالتَّرہیب، ۱/۱۶۲، حدیث: ۹۲، دارالکتب العلمیۃ بیروت)

شفاعت کرے حشر میں جو رضا کی
سِوا تیرے کس کو یہ قُدرت ملی ہے
صَلُّوا عَلَی الحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رَبیعُ الاوّل کی شان

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ربیعُ الاوّل اسلامی سال کا تیسرا (3rd) مہینہ ہے۔ یہ مہینہ فضیلتوں اور سعادتوں کا مجموعہ ہے کیونکہ وہ ذاتِ پاک جن کو اللہ کریم نے تمام جہانوں کے لئے رحمت بنا کر بھیجا وہ عظمتوں والے نبی، خَاتَمُ النَّبِیِّین صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم اسی ماہِ مبارک میں دُنیا میں تشریف لائے اور یوں اِس مہینے کو سب فضیلتیں اور سعادتیں حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم کی ولادت (Birth) کے صدقے نصیب ہوئیں۔
حضرتِ سیِّدُنا امام زکریا بن محمد بن محمود قزوینی رَحمۃُ اللہِ عَلَیہ فرماتے ہیں: یہ وہ مبارک مہینا ہے جس میں اللہ پاک نے اپنے آخری نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم کے وجودِ مسعود (یعنی بابرکت ذات) کے صدقے دنیا والوں پر بھلائیوں اور سعادتوں کے دروازے کھول دیئے ہیں اسی مہینے کی بارہ تاریخ کو رسولُ اللہ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم کی وِلادت (Birth) ہوئی۔ (1)

ربیع پاک تجھ پر اہلسنّت کیوں نہ قرباں ہوں
کہ تیری بارہویں تاریخ وہ جانِ قمر آیا

(2) صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم ''ربیعُ الاوّل'' کہنے کی وجہ
پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ''ربیع'' موسمِ بہار یعنی سردی اور گرمی کے درمیان کے موسم کو کہتے ہیں۔ اہلِ عرب موسمِ بہار کے شروع کے زمانے کو'' ربیعُ الاوّل'' کہتے تھے اس میں کھمبی (Mushroom) (3) اور پھول پیدا ہوتے تھے اور جس وقت پھلوں کی پیداوار ہوتی تو ان دنوں کو ربیعُ الآخر کہتے تھے۔ جب مہینوں کے نام رکھے گئے تو صفر کے بعد والے دو مہینوں کو انہی دو موسموں کے ناموں پر ربیعُ الاوّل اور ربیعُ الآخر کا نام دیا گیا۔ (4)

ربیعُ الاوّل کی عظمتوں کی وجہ

ربیعُ الاوّل کی عظمتوں کے کیا کہنے! یقیناً حُضُورِ انور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم دُنیا میں تشریف نہ لاتے تو کوئی عید، عید ہوتی، نہ کوئی شب، شبِ بَرَاءَت۔ بلکہ کون ومکاں کی تمام تر رونق اور شان اس جانِ جہان، محبوبِ رَحمٰن صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم کے قدموں کی دُھول کا صدقہ ہے۔ اس مبارک مہینے کی بارہویں تاریخ بہت ہی سعادتوں اور عظمتوں والی ہے یہ تاریخ عاشقانِ رسول کے لئے عیدوں کی بھی عید ہے۔ (5)

سحابِ رحمتِ باری ہے بارہویں تاریخ
کرم کا چشمۂ جاری ہے بارہویں تاریخ
صَلُّوا عَلَی الحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

پیر کے دن کے بارے دلچسپ معلومات

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! ہم سب کے پیارے نبی صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم م کی ولادت کا دن پیر شریف (Monday) ہونے کے ساتھ ساتھ یہ دن اور بھی کئی وجوہات کی وجہ سے اہم ہے۔
چنانچہ صحابی ابنِ صحابی حضرت سیِّدُنا عبداللہ بن عباس رَضِیَ اللّٰہُ عَنْہُما بیان فرماتے ہیں کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم پیر کے دن پیدا ہوئے اور پیر کے دن ہی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم نے اعلانِ نبوت فرمایا، مکّہ پاک سے ہجرت کرتے ہوئے پیر کے دن روانہ ہوئے اور مدینہ منورہ میں پیر کے دن ہی داخل ہوئے، پیر کے دن اِنتقال شریف ہوا اور آپ نے حَجرِ اَسْوَد کو پیر کے دن ہی نصب فرمایا۔ (7) ایک روایت کے مطابق غزوہ؟ بدر میں فتح بھی پیر کے دن ملی۔ (8)

وقتِ ولادت

مشہور محدّث حافظ محمد بن عَبْدُاللہ المعروف ابنِ ناصر الدین دِمشقی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ لکھتے ہیں: صحیح یہ ہے کہ نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم کی ولادت طلوعِ فجر (صبحِ صادق) کے وقت ہوئی اور اسی کو محدثین نے صحیح قرار دیا ہے۔ (9)

قربان اے دوشنبہ تجھ پر ہزار جمعے
وہ فضل تو نے پایا صبحِ شبِ ولادت
پیارے ربیع الاول تیری جھلک کے صدقے
چمکا دیا نصیبا صبحِ شبِ ولادت
(10)

شبِ قدر سے افضل رات

علمائے کرام نے اس بات کو واضح الفاظ میں تحریر فرمایا ہے: کہ جس رات، ہمارے پیارے پیارے آقا، مکی مَدَنی مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم کی ولادتِ باسعادت ہوئی وہ شبِ قدر سے بھی افضل ہے۔ جیسا کہ حضرت سیِّدُنا شیخ عبدالحق محدّث دہلوی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ لکھتے ہیں: بیشک سَرورِ عالم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کی رات شبِ قدر سے بھی افضل ہے۔ (11)
حضرت سیِّدُنا علامہ ابوعبدُاللہ محمد بن احمد مَرزُوق تِلمسانی رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ نے شبِ ولادتِ مصطفےٰ کے شبِ قدر سے افضل ہونے پر ''جَنَی الجَنَّتَین فِی شَرَفِ اللَّیلَتَین'' کے نام سے ایک کتاب لکھی ہے جس میں دونوں راتوں کے فضائل اور شبِ ولادت کے افضل ہونے پر دلائل بیان فرمائے ہیں۔

وہ جو نہ تھے تو کچھ نہ تھا وہ جو نہ ہوں تو کچھ نہ ہو
جان ہیں وہ جہان کی جان ہے تو جہان ہے
صَلُّوا عَلَی الحَبِیب صَلَّی اللّٰہُ عَلٰی مُحَمَّد

رَبیعُ الاوّل کیسے گزاریں؟

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم کی محبت ایمان کی بنیاد ہے اور محبت کی ایک علامت یہ ہے کہ محبوب کا کثرت سے ذکر کیا جائے۔ روایت میں ہے: ''یعنی جو کسی سے محبت کرتا ہے اس کا کثرت سے ذکر کرتا ہے۔ (13) یوں تو سارا سال ہی ہمیں نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم کا ذکرِ خیر کرنا اور اپنے قول و فعل کے ذریعے آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم سے محبت کا اظہار کرنا چاہئے لیکن بالخصوص ربیعُ الاوّل میں اللہ کریم کی اس عظیم نعمت کے شکرانے کے طور پر ذکرِ حبیب کی کثرت کرنی چاہیاور اس ذکر کے کئی طریقے ہیں مثلاً نبی؟ پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم پر درودِ پاک پڑھنا، نعت شریف پڑھنا، آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم کی شان وعظمت بیان کرنا، (محلے داروں، راہ چلنے والوں وغیرہ حقوقِ عامہ کا خیال رکھتے ہوئے شریعت کے مطابق) محفلِ میلاد کرنا اور اس میں شریک ہونا وغیرہ ذکرِ رسول ہیں، لہٰذا ربیعُ الاوّل میں یہ تمام چیزیں ہمارے معمولات میں شامل ہونی چاہئیں۔

ربیع النور اُمّیدوں کی دنیا ساتھ لے آیا
دُعاوں کی قبولیّت کو ہاتھوں ہاتھ لے آیا
صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم

مکتوب عطار کی جھلکیاں

امیرِ اہلِ سنّت حضرت علامہ مولانا محمد الیاس عطار قادری رضوی ضیائی دامت برکاتہم العالیہ کے رسالے صبحِ بہاراں سے چند مدنی پھول پڑھئے: (1) جشنِ ولادت کی خوشی میں مسجدوں، گھروں، دکانوں اور سُواریوں پر نیز اپنے محلے میں بھی سبز سبز پرچم لہرائیے، خوب چراغاں کیجئے، اپنے گھر پر کم از کم بارہ بلب تو ضرور روشن کیجئے۔ (2) جشنِ ولادت کی خوشی میں بعض جگہ گانے باجے بجائے جاتے ہیں ایسا کرنا شرعاً گناہ ہے۔ (3) نعت پاک بے شک چلائیے مگر دھیمی آواز میں اور اس احتیاط کے ساتھ کہ کسی عبادت کرنے والے، سوتے ہوئے یا مریض وغیرہ کو تکلیف نہ ہو نیز اذان اور اوقاتِ نماز کی بھی رعایت کیجئے۔ (عورت کی آواز میں نعت کی کیسٹ مت چلایئے) (4) گلیاں سڑک وغیرہ کی زمین پر اس طرح سجاوٹ کرنا، پرچم گاڑنا جس سے راستہ چلنے اور گاڑی چلانے والے مسلمانوں کو تکلیف ہو، ناجائز ہے۔ (5) چراغاں (لائٹنگ) دیکھنے کیلئے عورتوں کا اَجنبی مردوں میں بے پردہ نکلنا حرام و شرمناک نیز باپردہ عورتوں کا بھی مُرَوَّجہ انداز میں مَردوں میں اختلاط (یعنی خلط ملط ہونا) انتہائی افسوس ناک ہے۔ (6) اپنیرَب سے ہم گنہگاروں کو بخشوانے والے پیارے پیارے آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یوم ولادت مناتے رہے۔ آپ بھی یادِ مصطفےٰ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم میں 12 ربیع الاول شریف کو روزہ رکھ لیجیے۔ (7) گیارہ کی شام کو ورنہ بارہویں شریف کی رات کو غسل کیجئے۔ ہوسکے تو اس عیدوں کی عید کی تعظیم کی نیت سے ضرورت کی تمام چیزیں نئی خرید لیجیے۔ (8) جشن ولادت کی خوشی میں کوئی بھی ایسا کام مت کیجیے جس سے حقوق العباد ضائع ہوں۔ (9) تمام اسلامی بھائی اور اسلامی بہنیں جشنِ ولادت کی خوشی میں سنّتوں کے مطابق زندگی گزارنے کی نیت کر لیجیے۔ (10) جشنِ ولادت کی خوشی میں لائٹنگ کیجئے لیکن بجلی فراہم کرنے والے ادارے سے رابطہ کر کے جائز ذرائع سے لائٹنگ کرنے کی ترکیب بنائیے۔ (11) جلوس میں حتی الامکان باوضو رہیے اور نماز باجماعت کی پابندی کا خیال رکھیے۔ (12) جلوس میں ''تقسیمِ رسائل'' کیجئے یعنی مکتبۃ؟ المدینہ کی کتب و رسائل نیز مختلف میموری کارڈز وغیرہ خوب تقسیم کیجئے۔ کھانے کی چیزیں پھل وغیرہ تقسیم کرنے میں پھینکنے کے بجائے لوگوں کے ہاتھوں میں دیجئے، زمین پر گرنے بکھرنے اور قدموں تلے کچلنے سے ان کی بے حرمتی ہوتی ہے۔ اشتعال انگیز نعرے بازی پُر وقار جلوسِ میلاد کو منتشر کرسکتی ہے، پُراَمن رہنے میں آپ کی اپنی بھلائی ہے۔ خدانخواستہ اگر کہیں ہاکا پُھلکا پتھراؤ ہو بھی جائے تب بھی جذبات میں آکر جوابی کاروائی پر نہ اتر آئیں کہ اس طرح آپ کا جلوسِ میلاد تتر بتر اور دشمن کی مُراد بار آور۔۔۔۔۔

ربیعُ الاوّل کے نوافل

پیارے پیارے اسلامی بھائیو! اللہ کریم کا قرب پانے اور اس کی رضا حاصل کرنیکا ایک بہترین ذریعہ نوافل بھی ہیں، بزرگانِ دین رَحمۃُ اللّٰہِ عَلَیہ فرائض وواجبات کے ساتھ ساتھ نوافل کی کثرت فرمایا کرتے تھے۔
جنت میں آقا صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم کا پڑوس
بارہویں تاریخ کو نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم کی روح پاک کو تحفہ پہنچانے کی نیت سے 20 رکعت نفل پڑھے اور ہر رکعت میں سورہ؟ فاتحہ کے بعد 21 مرتبہ سورہ؟ اخلاص (قُلْ ہُوَ اللّٰہُ اَحَد) پڑھے۔ ایک شخص ہمیشہ یہ نماز پڑھتا تھا اُسے خواب میں نبی پاک صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم کی زیارت ہوئی آپ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم فرمارہے تھے کہ ہم تمہیں اپنے ساتھ جنت میں لے کر جائیں گے۔ (جواہر خمسہ، ص 21، کوئٹہ۔)

بارہ ربیعُ الاوّل کا روزہ

12 ربیع الاوّل کے دن روزہ رکھے کہ حضور صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم کی ولادت کے دن روزہ رکھنا اللہ پاک کی نعمت کا شکر ہے اور اس میں بہت زیادہ اَجر و ثواب بھی ہے۔ خود نبی کریم صَلَّی اللّٰہُ عَلَیہِ والِہٖ وَسَلَّم ہر پیر شریف کو روزہ رکھ کر اپنا یوم وِلادت مناتے تھے۔

کیا انسانیت ہی سب سے بڑا مذہب ہے؟

ایف اے مجیب

'میرا مذہب انسانیت ہے۔' آج یہ جملہ مذہب سے بیزاری رکھنے والے بہت سے لوگوں کے لیے ایک مکمل نظریہ زندگی کی حیثیت رکھتا ہے۔ اس میں محبت ہے، رواداری ہے، انصاف ہے اور انسان کو انسان سمجھنے کا جذبہ ہے۔ بظاہر اس تصور سے اختلاف کی کوئی وجہ نہیں۔ لیکن کسی خوب صورت خیال کو آخری سچ مان لینے سے پہلے یہ دیکھنا بھی ضروری ہے کہ وہ کس بنیاد پر قائم ہے۔ اگر انسانیت ہی سب سے بڑا مذہب ہے تو پھر سوال صرف یہ نہیں کہ انسانیت کیا ہے؛ اصل سوال یہ ہے کہ انسانیت کے اخلاقی اصولوں کی بنیاد کیا ہے؟

انسانیت سے مراد اگر انسان کی عزت، جان، آزادی، انصاف، سچائی، رحم اور کمزور کے حقوق کا تحفظ ہے تو ان میں سے کسی قدر سے مذہب کو اصولی اختلاف نہیں۔ اصل سوال یہ ہے کہ ہم ان اقدار کو درست کیوں سمجھتے ہیں۔ سچائی اچھی کیوں ہے اور خیانت بری کیوں؟ ظلم ہر حال میں غلط کیوں ہے؟ بے گناہ کو قتل کرنا اکثریت کی پسند سے بھی جائز کیوں نہیں ہوسکتا؟ اگر ان اصولوں کا سرچشمہ صرف انسان ہے تو پھر انسان ہی انہیں بدلنے کا اختیار بھی رکھتا ہوگا۔ لیکن اگر ظلم اس وقت بھی ظلم تھا جب کسی معاشرے میں اسے جائز سمجھا جاتا تھا، تو پھر حق و باطل کا کوئی ایسا معیار ضرور ہے جو انسانی رائے سے بلند ہے۔

یہاں ایک بنیادی فرق سامنے آتا ہے: کسی معاشرے کا کسی عمل کو درست سمجھنا اور اس عمل کا حقیقتاً درست ہونا ایک چیز نہیں۔ تاریخ میں غلامی، نسلی امتیاز اور کمزور انسان کے استحصال کو مختلف معاشروں میں جائز یا معمول سمجھا گیا۔ آج ہم انہیں غلط کہتے ہیں۔ اگر معاشرہ ہی اخلاق کا آخری معیار ہوتا تو ماضی کے ان اعمال کو اس وقت غلط کہنا ممکن نہ ہوتا۔ اس کا مطلب ہے کہ کچھ اخلاقی اصول انسانی پسند سے بلند ہیں۔ پھر سوال یہ ہے کہ ان اصولوں کی بنیاد کہاں ہے؟

یہی سوال خدا کے تصور کو محض مذہبی عقیدے سے اٹھا کر ایک سنجیدہ فلسفیانہ مسئلہ بنا دیتا ہے۔ اگر اخلاق واقعی انسانی رائے سے آزاد حقیقت ہے تو اس کی آخری بنیاد بھی کسی ایسی حقیقت میں ہونی چاہیے جو انسانی خواہشات سے آزاد ہو۔ خدا کا تصور اسی امکان کی ایک معقول توضیح پیش کرتا ہے کہ اخلاقی قانون کے پیچھے ایک برتر حقیقت موجود ہے، جس کے سامنے انسان بھی جواب دہ ہے۔

یہ دلیل خدا کے وجود کو چند جملوں میں ثابت کرنے کا دعویٰ نہیں کرتی، لیکن کم از کم اتنا ضرور واضح کرتی ہے کہ خدا کا سوال غیر عقلی یا غیر سائنسی سوال نہیں۔ کائنات کے وجود کا سوال بھی اسی طرح بنیادی ہے۔ سائنس ہمیں بتاتی ہے کہ کائنات کے اندر مادہ، توانائی اور طبیعی

قوانین کس طرح کام کرتے ہیں، مگر 'کائنات آخر موجود کیوں ہے؟' ایک مختلف سوال ہے۔ اسی طرح انسانی شعور، اخلاقی احساس اور مقصد کی جستجو کو صرف حیاتیاتی بقا تک محدود کر دینا بھی پوری انسانی حقیقت کی مکمل توضیح نہیں۔

انسان صرف زندہ رہنے والی مخلوق نہیں؛ وہ اپنے وجود پر غور کرتا ہے۔ وہ اپنے مفاد کے خلاف کسی دوسرے کے لیے قربانی دے سکتا ہے، کسی مظلوم کے حق میں کھڑا ہوسکتا ہے اور ایسے شخص کے لیے بھی انصاف چاہ سکتا ہے جس سے اسے کوئی فائدہ نہ ہو۔ وہ یہ سوال بھی اٹھاتا ہے کہ زندگی صرف گزارنے کا نام ہے یا اس کا کوئی مقصد بھی ہے۔ یہی شعور انسان کو محض حیاتیاتی وجود سے ایک اخلاقی وجود بناتا ہے، اور یہی سوال اسے اپنے وجود کی آخری بنیاد تلاش کرنے پر مجبور کرتا ہے۔

یہاں ایک عام اعتراض سامنے آتا ہے کہ خدا اور مذہب خود انسان کی ایجاد ہیں۔ مختلف تہذیبوں میں خدا کے مختلف تصورات اور مختلف مذاہب اس کے ثبوت کے طور پر پیش کیے جاتے ہیں۔ لیکن کسی حقیقت کے بارے میں مختلف تصورات کا ہونا اس حقیقت کے عدمِ وجود کی دلیل نہیں۔ انسان نے کائنات، بیماری اور خود اپنے وجود کے بارے میں بھی مختلف نظریات قائم کیے، جن میں سے بہت سے غلط ثابت ہوئے۔ غلط تصور کا وجود اس حقیقت کو ختم نہیں کرتا جس کے بارے میں تصور قائم کیا گیا تھا۔ لہٰذا مختلف مذہبی تصورات یہ ثابت کر سکتے ہیں کہ انسان خدا کو مختلف انداز میں سمجھتا رہا، لیکن یہ خود بخود ثابت نہیں کرتے کہ خدا موجود نہیں۔

مذہب پر دوسرا بڑا اعتراض یہ ہے کہ اس کے نام پر جنگیں اور خونریزی ہوئی ہے۔ اس حقیقت سے انکار نہیں ہونا چاہیے۔ مذہبی شناخت کو اقتدار، سیاست اور تعصب کے لیے استعمال کیا گیا اور اس کے نتیجے میں ظلم بھی ہوا۔ لیکن کسی نظریے کے نام پر انسان کا کیا ہوا عمل اور خود اس نظریے کی بنیادی تعلیم ایک چیز نہیں۔ سیاست کے نام پر جنگیں ہوئیں تو سیاست کا ہر اصول باطل نہیں ہوجاتا، قانون کے نام پر ناانصافی ہوئی تو قانون کا تصور ختم نہیں ہوجاتا۔ اسی طرح مذہب کے نام پر ہونے والے ظلم کو مذہب کی مکمل تعریف قرار دینا بھی علمی انصاف نہیں۔ مذہب کو اس کی اصل تعلیمات سے پرکھنا چاہیے، نہ کہ اس کے ہر دعویدار کے عمل سے۔

اسلامی تصور میں مذہب اور انسانیت ایک دوسرے کے مقابل نہیں۔ خدا سے تعلق صرف عبادت کے چند اعمال کا نام نہیں، بلکہ انسان کو ایک ذمہ دار اخلاقی وجود سمجھنے کا نام بھی ہے۔ سچائی، عدل، امانت، رحم، انسانی جان کی حرمت، کمزوروں کے حقوق اور معاشرتی ذمہ داری اس تصور کے بنیادی اجزا ہیں۔ انسان کی قدر اس کی دولت، طاقت، نسل یا اکثریت سے نہیں بلکہ اس کے انسانی وجود سے وابستہ ہے۔ اس اعتبار سے مذہب انسانیت کو محدود نہیں کرتا بلکہ اسے ایک ایسی بنیاد فراہم کرتا ہے جو انسانی مفاد سے بلند ہے۔

اسلامی نقطۂ نظر کی ایک اہم خصوصیت یہ بھی ہے کہ خدا کی بنیادی ہدایت کسی ایک قوم یا ایک تاریخی دور تک محدود نہیں رہی۔ مختلف زمانوں میں مختلف پیغمبر آئے، مگر بنیادی دعوت ایک ہی رہی: خالق کو پہچاننا، اس کے سامنے جواب دہ ہونا، ظلم سے بچنا، عدل قائم کرنا اور زندگی کو اخلاقی ذمہ داری کے ساتھ گزارنا۔ زمانے اور حالات کے مطابق عملی احکام میں فرق ہوسکتا تھا، لیکن بنیادی توحیدی اور اخلاقی پیغام ایک ہی رہا۔ اس طرح مذہب کی تاریخ کو مختلف بنیادی سچائیوں کی تاریخ کے بجائے ایک مسلسل خدائی رہنمائی کے طور پر بھی سمجھا جاسکتا ہے۔

اس زاویے سے 'انسانیت ہی میرا مذہب ہے' کا جملہ ایک نئے مفہوم میں سامنے آتا ہے۔ اگر انسانیت سے مراد محبت، انصاف، سچائی اور انسانی عزت ہے تو مذہب اس کے خلاف نہیں؛ بلکہ وہ پوچھتا ہے کہ ان اقدار کو حتمی حیثیت کس بنیاد پر حاصل ہے۔ انسانیت کہتی ہے کہ کمزور پر ظلم نہیں ہونا چاہیے، مذہب اسے ذمہ داری بناتا ہے۔ انسانیت حقوق کی بات کرتی ہے، مذہب حقوق کے ساتھ فرائض بھی یاد دلاتا ہے۔ انسانیت انصاف چاہتی ہے، مذہب یہ تصور دیتا ہے کہ آخری انصاف انسانی عدالتوں سے بھی آگے ہوسکتا ہے۔

اس لیے اصل مسئلہ یہ نہیں کہ مذہب ماننے والا انسانیت پسند ہوسکتا ہے یا نہیں، اور نہ یہ کہ مذہب نہ ماننے والا اچھا انسان نہیں ہوسکتا۔ دونوں دعوے حقیقت کو حد سے زیادہ سادہ بنا دیتے ہیں۔ ایک غیر مذہبی شخص بھی نہایت اچھا انسان ہوسکتا ہے اور مذہب کا دعویدار بھی اپنے عمل سے مذہب کی تعلیم کے خلاف جاسکتا ہے۔ اصل سوال اس سے کہیں بنیادی ہے: انسان جس اخلاق کو درست سمجھتا ہے، اس کی آخری بنیاد کیا ہے؟ اگر انسان ہی آخری معیار ہے تو انسان کو معیار بنانے کا معیار کیا ہے؟ اگر اخلاق انسانی پسند سے بلند ہیں تو ان کی بنیاد کہاں ہے؟ اگر کائنات محض ایک بے مقصد واقعہ ہے تو انسانی زندگی میں مقصد، ذمہ داری اور اخلاقی قدر کی آخری حیثیت کیا ہے؟ اور اگر انسان خود آخری حقیقت نہیں تو اس سے بلند کسی حقیقت کے امکان کو صرف اس لیے کیوں رد کیا جائے کہ وہ مذہبی تصور سے وابستہ ہے؟ شاید 'انسانیت' اور 'مذہب' میں سے کسی ایک کو منتخب کرنا اصل مسئلہ نہیں۔ اصل مسئلہ یہ ہے کہ انسانیت خود کس بنیاد پر قائم ہے۔ انسانیت ایک عظیم قدر ہوسکتی ہے، لیکن کوئی بھی قدر اپنی آخری بنیاد کے بغیر حتمی معیار نہیں بن سکتی۔ اگر اخلاق صرف انسانی پسند ہیں تو وہ وقت اور حالات کے ساتھ بدل سکتے ہیں؛ لیکن اگر اخلاق کسی ایسی حقیقت سے وابستہ ہیں جو انسان سے بلند ہے تو پھر انسان خود بھی ایک بڑے اخلاقی نظام کے سامنے جواب دہ ہے۔ شاید خدا کی تلاش بھی کسی مناظرے سے شروع نہیں ہوتی۔ وہ اس لمحے شروع ہوتی ہے جب انسان دوسروں کے عقائد پر سوال اٹھانے کے بجائے اپنے یقین کی بنیاد کو پرکھتا ہے اور خود سے پوچھتا ہے کہ جن اقدار کو میں زندگی کا معیار سمجھتا ہوں، ان کی آخری بنیاد کیا ہے؟

آئندہ نسل کیلئے کام کرنا ہے تو مثبت سوچ کے ساتھ قدم بڑھانا ہوگا: دانشوران کی فکرانگیز تقریر

آسنسول:23/اگست، (عوامی نیوز سروس): سرکاری اسکولوں میں بچوں کی تعداد دن بدن کم ہورہی ہے لوگ پرائیویٹ اسکولوں میں اپنے بچوں کا داخلہ کرا رہے ہیں ان مسائل کے حل کی راہ نکالنا ہے پرائمری اسکولوں میں طلبہ کی تعداد کم ہو تو ہائر سکنڈری، کالج، یونیورسٹی و دیگر اعلیٰ تعلیم میں بھی تعداد طلبہ کم ہوگی پرائمری اسکول کے اساتذہ سے ہماری گزارش کی گئی کہ آپ بچوں کی جو سلیبس ہے اس کو تعلیم دیں اپ بچوں میں انگریزی اردو حساب مضبوط کر دیں ان کی بنیاد مضبوط کر دیں اس کے بعد ہم سب اپنے پیشے میں ایمانداری سے کام کریں گھر گھر جائیں تعلیم بیداری مہم چلائیں [illegible] اردو اسکول کے لئے کام کرنا ہے تو مثبت سوچ کے ساتھ قدم بڑھانا ہوگا۔ مذکورہ خیالات کا اظہار اکیڈمی لٹریری فورم آف بنگال کی [illegible] تقریب میں شہر کے دانشوران کر رہے تھے اس تعلیمی پروگرام کی صدارت شہر کے معروف افسانہ نگار الحاج ڈاکٹر عشرت بیتاب نے کی اور نقابت کے فرائض اپنے منفرد آواز کا جادو [illegible] نوجوان نقیب امتیاز احمد انصاری نے کی [illegible] الحاج نزیر احمد یوسفی و دیگر اسٹیج پر جلوہ افروز تھے اور فکر [illegible]

[illegible]

پچھم بردھمان کے 12 کالجوں کی گورننگ باڈی کے صدور مقرر

آسنسول: 23/ اگست، (عوامی نیوز سروس): مغربی بنگال حکومت کے محکمہ ؟ اعلیٰ تعلیم کی جانب سے ریاست کے مختلف کالجوں کی گورننگ باڈی کے صدور کی نامزدگی کی گئی ہے۔ محکمہ اعلیٰ تعلیم کی جانب سے جاری فہرست میں پچھم بردھمان ضلع کے 12 اہم کالجوں کو بھی شامل کیا گیا ہے، جہاں مختلف ارکانِ اسمبلی کو گورننگ باڈی کے صدر کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ جاری کردہ فہرست کے مطابق دیش بندھو مہا ودیالیہ کی گورننگ باڈی کے صدر کے طور پر ارجیت رائے، ایم ایل اے، درگاپور ویمنز کالج کے لیے چندر شیکھر بنرجی، ایم ایل اے اور قاضی نذرالاسلام مہاودیالیہ کے لیے ڈاکٹر بچن مکھرجی، ایم ایل اے کو نامزد کیا گیا ہے۔ اسی طرح پانڈویشور کالج کی ذمہ داری جیتندر تیواری، ایم ایل اے، جبکہ آسنسول گرلز کالج اور بدھان چندر کالج کی گورننگ باڈی کے صدر کی ذمہ داری کرشنندو مکھرجی، ایم ایل اے کو سونپی گئی ہے۔ بنواری لال بھالوٹیا کالج کی ذمہ داری اگنی مترا پال ایم ایل اے، کلٹی کالج کی ذمہ داری ڈاکٹر اجے کمار پودار ایم ایل اے اور مائیکل مدھوسدن میموریل کالج کی گورننگ باڈی کے صدر کے طور پر چندر شیکھر بنرجی، ایم ایل اے کو نامزد کیا گیا ہے۔ وہیں رانی گنج اسمبلی حلقے کے ایم ایل اے پارتھو گھوش کو ایک ساتھ تین اہم کالجوں کی گورننگ باڈی کی صدارت کی ذمہ داری سونپی گئی ہے۔ انہیں کھاندرا کالج، رانی گنج گرلز کالج اور تریوینی دیوی بھالوٹیا کالج کا نامزد صدر مقرر کیا گیا ہے۔ اس طرح پچھم بردھمان ضلع کے مختلف کالجوں میں گورننگ باڈی کے صدور کے طور پر متعدد عوامی نمائندوں کو اہم ذمہ داریاں دی گئی ہیں۔ خاص طور پر رانی گنج کے ایم ایل اے پارتھو گھوش کو ایک ساتھ تین کالجوں کی ذمہ داری ملنے کو اہم پیش رفت قرار دیا جا رہا ہے۔ نئی ذمہ داری ملنے پر پارتھو گھوش نے خوشی اور تشکر کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ رانی گنج اسمبلی حلقے کے عوام کی خدمت کے ساتھ ساتھ تعلیمی شعبے کی ترقی کے لیے مزید ذمہ داری کے ساتھ کام کرنے کا موقع ملنا ان کے لیے باعثِ فخر ہے۔ انہوں نے اس ذمہ داری کے لیے مغربی بنگال کے معزز گورنر، وزیرِ اعلیٰ اور وزیرِ تعلیم کا دلی طور پر شکریہ ادا کیا۔ پارتھو گھوش نے کہا کہ تعلیم کسی بھی معاشرے کی ترقی کی بنیادی بنیاد ہے۔ ان کی ترجیحات میں تعلیمی معیار میں بہتری، طلبہ و طالبات کے مفادات کا تحفظ، بہتر تعلیمی ماحول، کالجوں کے بنیادی ڈھانچے کی ترقی اور انتظامی نظام کو مزید مضبوط بنانا شامل ہوگا۔ انہوں نے کہا کہ تینوں کالجوں کی ترقی کے لیے کالج انتظامیہ، اساتذہ، طلبہ اور دیگر متعلقہ افراد کے ساتھ مل کر کام کیا جائے گا۔ انہوں نے اس عزم کا اظہار کیا کہ گورننگ باڈی کے صدر کی حیثیت سے وہ اپنی ذمہ داری دیانت داری، شفافیت اور جواب دہی کے ساتھ نبھائیں گے۔ پچھم بردھمان ضلع کے ان کالجوں میں گورننگ باڈی کے صدور کی نامزدگی کے بعد مقامی تعلیمی حلقوں میں بھی اسے اہم پیش رفت کے طور پر دیکھا جا رہا ہے۔ امید کی جا رہی ہے کہ نئی ذمہ داریوں کے بعد اعلیٰ تعلیم کے شعبے میں کالجوں کی مجموعی ترقی، تعلیمی معیار اور طلبہ کے لیے سہولیات کو مزید بہتر بنانے کی سمت میں کام تیز ہوگا۔

☆☆☆

سوکانتو میدان میں پرانے تنازع پر دو فریقین کے درمیان تصادم، علاقے میں کشیدگی

آسنسول:23/اگست، (عوامی نیوز سروس): سنیچر کی رات آسنسول ساؤتھ پولیس اسٹیشن کے تحت سوکانتو میدان علاقے میں پرانے تنازعہ پر دو گروپوں کے درمیان جھگڑا اور ہاتھا پائی ہوئی۔ واقعے کے بعد علاقے میں کچھ دیر کے لیے کشیدگی برقرار رہی۔ تاہم پولیس کی بروقت کارروائی کی بدولت حالات پر قابو پالیا گیا۔ اطلاعات کے مطابق اس واقعہ کا تعلق کسی فرقہ وارانہ تنازعہ سے نہیں تھا بلکہ بچوں کے درمیان جاری تنازعہ سے ہوا۔ بتایا جارہا ہے کہ لڑکوں کے کھیلنے اور بیٹھنے پر جھگڑا آہستہ آہستہ بڑوں کے درمیان جھگڑے میں بدل گیا۔ واقعہ کے دوران ایک طرف سے ایک نوجوان کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ واقعے کے بعد ایک طرف سے خواتین نے احتجاج کرتے ہوئے سڑک بلاک کردی اطلاع ملتے ہی آسنسول ساؤتھ پولیس اسٹیشن کی پولیس ٹیم جائے وقوعہ پر پہنچی اور دونوں فریقوں سے بات کرکے صورتحال کو پرسکون کیا۔ پولیس نے سڑک کی ناکہ بندی بھی ختم کردی۔ کسی بھی ناخوشگوار واقعے کو روکنے کے لیے رات بھر پولیس کو علاقے میں تعینات کیا گیا۔ فی الحال علاقے میں حالات مکمل طور پر نارمل اور پرامن بتائے جاتے ہیں۔ دونوں فریقین نے کیا کہا؟ ایک طرف سے لوگوں نے اپنی تشویش کا اظہار کرتے ہوئے کہا کہ پورا آسنسول خطہ پرامن ہے، لیکن اس علاقے میں اکثر لڑکے کھیل کود اور بیٹھنے پر جھگڑتے رہتے ہیں اس دوران دوسری طرف نے واضح کیا کہ یہ فرقہ وارانہ مسئلہ نہیں ہے۔ ان کے مطابق یہ تنازعہ لڑکوں کا تھا اور اسے باہمی بات چیت سے حل کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے تمام لوگوں سے علاقے میں ہم آہنگی سے رہنے کی اپیل کی۔ ذرائع کے مطابق مستقبل میں تنازعات کو روکنے کے لیے علاقے میں 'امن کمیٹی' بنانے کا اقدام جاری ہے۔ اس میں دونوں برادریوں کی سرکردہ شخصیات، نمائندین اور اراکین شامل ہوں گے کمیٹی کا مقصد چھوٹی چھوٹی غلط فہمیوں اور تنازعات کو بات چیت کے ذریعے حل کرنا اور علاقے میں ہم آہنگی برقرار رکھنا ہوگا پولیس نے مقامی باشندوں سے افواہوں کو نظر انداز کرنے اور امن برقرار رکھنے میں تعاون کرنے کی اپیل کی ہے۔

مغربی بردوان ضلع بھاجپا کے اندر تبدیلی کے چرچے

آسنسول:23/اگست، (عوامی نیوز سروس): مغربی بردوان ضلع بی جے پی تنظیم کے اندر تبدیلی کے چرچے ایک بار پھر تیز ہو گئے ہیں۔ اسمبلی انتخابات کے بعد تنظیم کو بحال کرنے کی کوششوں کے درمیان ضلعی کمیٹی میں ردوبدل متوقع ہے پارٹی کے اندرونی ذرائع کے مطابق کچھ ضلعی عہدیداروں کی ذمہ داریوں میں ردوبدل کیا جاسکتا ہے اور نئے چہروں کو اہم ذمہ داریاں سونپے جانے کی بھی بات ہورہی ہے بتایا جارہا ہے کہ انتخابات کے دوران سامنے آنے والی تنظیمی خامیوں کا جائزہ لینے کے بعد پارٹی قیادت ضلعی کمیٹیوں بالخصوص ڈویژنل سطح پر ضروری تبدیلیاں کرنے پر غور کررہی ہے۔ تنظیم کو ضلعی سطح پر مزید فعال بنانے اور کارکنوں میں بہتر تال میل قائم کرنے پر زور دیا جاسکتا ہے۔ دریں اثنا، آسنسول کے علاقے میں پارٹی کے کچھ رہنماؤں اور کارکنوں کے خلاف حالیہ تنظیمی کارروائی نے تبدیلی کے چرچے کو مزید ہوا دی ہے پارٹی نے ڈسپلن کے خلاف کارروائی کی ہیرا پور منڈل کمیٹی کو تحلیل کیا ہے اور کچھ قائدین کو تنظیمی ذمہ داریوں سے فارغ کیا ہے بی جے پی ذرائع کا کہنا ہے کہ تنظیمی تبدیلیوں کا مقصد صرف عہدوں میں ردوبدل کرنا نہیں ہے بلکہ پارٹی کو نچلی سطح پر مضبوط کرنا ہے۔ فعال کارکنوں کو سامنے لانے، غیر فعال اہلکاروں کو نئے چہروں سے تبدیل کرنے اور تنظیم کو آنے والے سیاسی چیلنجوں کے لیے تیار کرنے پر خصوصی توجہ دی جاسکتی ہے تاہم تاحال یہ معلوم نہیں ہوسکا کہ ضلعی کمیٹی میں کن عہدوں پر تبدیلی کی جائے گی اور کن قائدین کو نئی ذمہ داریاں ملیں گی۔ پارٹی کی جانب سے کوئی باضابطہ اعلان نہیں کیا گیا ہے۔ ایسے میں آنے والے دنوں میں بی جے پی کی تنظیمی سطح پر ممکنہ تبدیلیوں کو لے کر سیاسی حلقوں میں تجسس بڑھ گیا ہے۔

رابندر بھون میں 25 اگست کو آرٹ فیسٹیول کا انعقاد

آسنسول:23/اگست، (عوامی نیوز سروس): پرفارمنس گروپ کی جانب سے 25 اگست کو رابندر بھون میں ایک خصوصی ثقافتی پروگرام کا انعقاد کیا جائے گا پروگرام میں مختلف اصناف کے نامور اور نئے فنکار اپنے فن اور صلاحیتوں کا مظاہرہ کریں گے۔ تنظیم کے عہدیدار چھوٹن رائے نے بتایا کہ یہ پروگرام 25 اگست کو صبح 10 بجے سے رات 10 بجے تک چلے گا۔ جس میں تجربہ کار فنکاروں کے ساتھ نئے باصلاحیت فنکاروں کو بھی اپنی صلاحیتوں کے اظہار کا موقع دیا جائے گا۔ انہوں نے کہا کہ بنگال اسٹیج پرفارمنس گروپ کی تشکیل کا بنیادی مقصد فنکاروں کو ایک محفوظ اور ایک بہتر پلیٹ فارم فراہم کرنے کے لیے تا کہ وہ اپنے مستقبل کا خیال رکھ سکیں انہوں نے کہا کہ تنظیم سے وابستہ فنکار پیشہ ور افراد اور اپنے فن کے ذریعے اپنے خاندان کو مہیا کرنے کے لیے وہ کرتے ہیں۔ چھوٹن رائے نے کہا اس پروگرام کے ذریعے فنکاروں کو ایک دوسرے سے جوڑنا اپنی صلاحیتوں کو ظاہر کرنے کے لیے اور فن کے میدان میں آگے بڑھنا موقع ملے گا پروگرام کو کامیاب بنایا جاسکے تیاریاں شروع کردی ہیں۔

ڈینڈوا اسٹیل پلانٹ پر مزدوروں کا احتجاج، اضافی تنخواہ نہ دینے کا الزام

آسنسول:23/اگست، (عوامی نیوز سروس): سلان پور کے ڈینڈوا-کلیا نیشوری صنعتی علاقے میں مزدوروں نے ایک بار پھر احتجاج کرتے ہوئے الزام لگایا کہ سہ فریقی میٹنگ میں طے شدہ اجرت کے نئے ڈھانچے پر عمل نہیں کیا گیا ہے بڑی تعداد میں مزدوروں نے کام بند کر دیا اور ایلوکونٹ اسٹیل پلانٹ کے گیٹ کے سامنے دھرنا دیا۔ مزدوروں کا الزام ہے کہ اجرت کے نئے ڈھانچے کا فیصلہ ریاستی حکومت، مزدور تنظیموں اور محکمہ محنت کے درمیان سہ فریقی میٹنگ میں کیا گیا تھا اس کے تحت کم از کم یومیہ اجرت 386 روپے مقرر کی گئی ہے تاہم ان کا الزام ہے کہ ایلوکونٹ اسٹیل پلانٹ اب بھی وہی تنخواہ دے رہا ہے جو پہلے 323 روپے یومیہ تھا۔ مزدوروں کا کہنا ہے کہ انہوں نے کئی بار فیکٹری انتظامیہ سے بڑھی ہوئی اجرت پر عمل درآمد کا مطالبہ کیا لیکن کوئی مثبت اقدام نہیں اٹھایا گیا۔ جس کی وجہ سے وہ کام بند کر کے احتجاج پر مجبور ہو گئے ہیں۔ دریں اثنا، فیکٹری انتظامیہ کی نمائندگی کرتے ہوئے، مرتیونجے چٹرجی نے کہا کہ انتظامیہ ملازمین کے ساتھ ان کے مطالبات پر بات چیت کے لیے تیار ہے۔ تاہم، اس نے پہلے ملازمین سے کام پر واپس آنے اور معمول کی پیداوار برقرار رکھنے کی اپیل کی۔ انہوں نے مزید کہا کہ شٹ ڈاؤن سے کارکنوں کو شدید نقصان پہنچے گا۔ کمپنی کو کروڑوں روپے کا نقصان ہو سکتا ہے۔ ملازمین کے کام پر واپس آنے کے بعد، اگر ضرورت پڑی تو آدھی رات تک بات چیت کی جائے گی تاکہ مسئلے کو حل کرنے کی کوشش کی جا سکے۔ اس دوران کارکنوں نے انتظامیہ کے بیان پر برہمی کا اظہار کیا۔ ان کا کہنا ہے کہ یہ مسئلہ تنخواہ سے متعلق ہے اس معاملے پر انتظامیہ سے پہلے بھی کئی بار مذاکرات کی کوشش کی گئی لیکن اس وقت ان کے تحفظات کو نظر انداز کر دیا گیا۔ اس لیے اس بار کام بند کرکے احتجاج کا فیصلہ کرنا پڑا۔ مزدوروں نے یہ بھی الزام لگایا کہ انڈسٹریل سیکٹر اونرز ایسوسی ایشن بڑھی ہوئی اجرت پر عمل درآمد کے حق میں نہیں ہے ان کا کہنا ہے کہ اگر ایک کمپنی میں اجرت کا نیا ڈھانچہ لاگو ہوتا ہے تو دوسری کمپنیوں کو بھی اسی حساب سے اجرت میں اضافہ کرنا پڑے گا یہی خدشہ ہے کہ مالکان ایسوسی ایشن بڑھی ہوئی اجرت پر عمل درآمد سے گریزاں ہیاس بارے میں پوچھے جانے پر، مرتیونجے چٹرجی نے اس بات کا اعادہ کیا کہ مزدوروں کو پہلے کام پر واپس آنا چاہیے اور پیداوار جاری رکھنی چاہیاس کے بعد اجرت سے متعلق مسائل کو بات چیت کے ذریعے حل کیا جائے گا فی الحال سب کی نظریں ہیں کہ مزدوروں کا احتجاج کب تک جاری رہتا ہے اور سہ فریقی اجلاس میں طے شدہ اجرت کے ڈھانچے کے نفاذ کے حوالے سے کیا فیصلہ ہوتا ہے۔

زنجیر کھینچنے اور ٹرینوں کو روک کر ہنگامہ کرنے والوں کے خلاف کارروائی

آسنسول:23/اگست، (عوامی نیوز سروس): براکر آر پی ایف اسٹیشن نے دربھنگہ چرلاپلی ایکسپریس ٹرین میں سفر کرنے والے تقریباً 150 ریلوے مسافروں کے خلاف کلٹی ریلوے اسٹیشن پر ٹرین کو روک کر ریلوے مسافروں کی طرف سے ہنگامہ آرائی کے لیے ایک کیس درج کیا اب تک 6 ریلوے مسافروں کی شناخت ہو چکی ہے اور ان سبھی کو نوٹس بھیجے جائیں گے بتایا جاتا ہے کہ جسدیہ سے کچھ مسافر ٹرین نمبر 17008 میں سوار ہوئے جو دربھنگہ سے چرلاپلی جانے والی ٹرین نمبر D6 D5, میں رائے پور جانے کے لیے روانہ ہوئے۔ اس دوران مدھو پور میں پانی بھرنے کے دوران ایک مسافر ٹرین سے چھوٹ گیا جس کی وجہ سے ٹرین تاخیر کا شکار ہوئی زنجیر کھینچنے کا ارتکاب کیا گیا۔ جامتارا ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) نے زنجیر کھینچنے کا مقدمہ درج کیا، اور ملزم مسافر کو ٹرین سے اتار کر چترنجن ریلوے پروٹیکشن فورس (RPF) اسٹیشن کے حوالے کردیا گیا۔ نان اسٹاپ ٹرین کو بعد میں کلٹی لنک کے قریب زنجیر کھینچ دی گئی۔ ڈرائیور نے زنجیر کے پل کو ٹھیک کیا اور ٹرین کو آگے بڑھا دیا۔ اس کے بعد کلٹی ریلوے اسٹیشن پر دوبارہ زنجیر کھینچی گئی۔ اس دوران ٹرین کلٹی ریلوے اسٹیشن پر ایک گھنٹہ 27 منٹ تک کھڑی رہی۔ مسافروں نے مطالبہ کیا کہ جب تک گرفتار مسافر کو رہا نہیں کیا جاتا تب تک ٹرین نہ چھوڑی جائے۔

نعمت پور: لوہے کی سلاخوں سے لدا ٹرک ضبط، ڈرائیور گرفتار

آسنسول:23/اگست، (عوامی نیوز سروس): لوہے کی غیر قانونی نقل وحمل کے خلاف کارروائی کرتے ہوئے آسنسول-درگاپور پولیس کمشنریٹ کی نعمت پور پھانڑی پولیس نے دیررات چلبل پور علاقے میں لوہے کی سلاخوں سے لدے ایک ٹرک کو ضبط کیا۔ پولیس نے ٹرک ڈرائیور سورج کانت منڈل کو بھی گرفتار کرلیا۔ کارروائی کے بعد پولیس اب یہ جاننے کی کوشش کر رہی ہے کہ لوہا کہاں سے لایا گیا اور کہاں پہنچایا جانا تھا پولیس ذرائع کے مطابق چلبل پور علاقہ میں مشتبہ سرگرمیوں کی اطلاع ملنے کے بعد پولیس ٹیم نے رات دیر گئے آپریشن شروع کیا۔ علاقے کی ناکہ بندی کرکے مشکوک ٹرک کو روکا گیا۔ تلاشی کے دوران ٹرک سے بڑی مقدار میں لوہے کی سلاخیں برآمد ہوئیں۔ پولیس نے ڈرائیور سے سامان سے متعلق درست دستاویزات اور چالان طلب کیا لیکن وہ کوئی تسلی بخش دستاویزات پیش نہ کر سکا اس کے بعد پولیس نے ٹرک اور اس پر لدے لوہے کو قبضے میں لے لیا اور ڈرائیور کو حراست میں لے لیا۔ پولیس اب ضبط شدہ سامان کی مقدار، ان کے ذرائع اور نقل وحمل کے دستاویزات کی چھان بین کر رہی ہے۔ ڈرائیور کاغذات پیش نہ کر سکا اور لوہے کی غیر قانونی تجارت کے نیٹ ورک کی تفتیش تیز کردی گئی پولیس معاملے کی تفتیش کر رہی ہے گرفتار کیے گئے ڈرائیور کو آسنسول ڈسٹرکٹ کورٹ میں پیش کیا گیا۔ پولیس نے لوہے کی مبینہ غیر قانونی تجارت اور سپلائی کے پورے نیٹ ورک کا پردہ فاش کرنے کے لیے پانچ دن کی پولیس حراست طلب کی ہے بتایا جا رہا ہے کہ پوچھ گچھ کے دوران ضبط شدہ لوہے کی سلاخوں کے منبع اور منزل سے متعلق اہم سراغ مل سکتے ہیں۔ فی الحال تفتیش اس بات پر مرکوز ہے کہ آیا یہ صرف غیر قانونی نقل وحمل کا معاملہ ہے یا اس کے پیچھے کوئی بڑا منظم نیٹ ورک سرگرم ہے۔

رانی گنج: نشے میں دھت ڈرائیور نے ٹریفک پولس کی بائیک کو ٹکر ماری

آسنسول:23/اگست، (عوامی نیوز سروس): رانی گنج سے اہم خبر سامنے آرہی ہے۔ نشے میں دھت نجی کار ڈرائیور نے تیز رفتاری سے لاپرواہی سے گاڑی چلاتے ہوئے ٹریفک پولیس کی موٹر سائیکل کو ٹکر ماردی۔ خوش قسمتی سے، پولیس اہلکار حادثے میں موت سے بال بال بچ گیا، حالانکہ اسے ٹانگ پر چوٹیں آئی تھیں۔ یہ واقعہ آج 7:30 بجے کے قریب پیش آیا۔ ایک پرائیویٹ کار (نمبر WB39D1548) کو درگا پور کا ساکن ساکت لسکر نامی شخص امرسوتا موڑ سے پنڈیشور کی طرف لے جارہا تھا الزام ہے کہ ڈرائیور بہت زیادہ نشے میں تھا، اور کار میں ایک خاتون دوست بھی موجود تھی۔ اسی وقت رانی گنج ٹریفک گارڈ کے ٹینگو آفیسر اے ایس آئی شریکانت گوپ اپنی سرکاری موٹر سائیکل (نمبر WB-38-AP-8814) پر امرسوتا موڑ اور بابا ہوٹل کے درمیان NH-60 پر موبائل ڈیوٹی پر تھے۔ اس کے بعد تیز رفتار، نشے میں دھت ڈرائیور کی کار نے پولیس اہلکار کی موٹر سائیکل کو ٹکر ماردی۔ ٹکراتی شدید تھی کہ اے ایس آئی شری کانت گوپ سڑک پر گر گئے اور ٹانگ میں شدید چوٹیں آئیں۔ جائے وقوعہ پر لوگوں کی بڑی تعداد جمع ہوگئی ڈیوٹی پر موجود شہری رضاکار حیدر شاہ نے کافی کوشش کے بعد گاڑی روکی۔ ڈرائیور نکلا تو بظاہر نشے کی حالت میں تھا اس کی خاتون دوست بھی اس کے ساتھ نکلی یہ الزام لگایا گیا ہے کہ ڈرائیور نے اپنے سیاسی اثر ورسوخ کو ظاہر کرتے ہوئے وہاں موجود لوگوں کو ڈرانے کی کوشش کی اور کچھ پھینک کر موقع سے فرار ہونے کی کوشش کی۔ صورتحال کی سنگینی کو سمجھتے ہوئے رانی گنج ٹریفک پولیس کے اوسی شری ستھی ناتھ سیل فوراً جائے وقوعہ پر پہنچے۔ ملزم ڈرائیور کا الکوحل ٹیسٹ کرایا گیا اور بعد ازاں ضروری قانونی کارروائی کے لیے اسے پنجابی موڑ تھانے کے حوالے کردیا گیا۔ پولیس اب ملزم ڈرائیور کے خلاف سخت قانونی کارروائی کر رہی ہے۔

ای سی ایل کی زیر التوا معاوضے کے متعلق آگاہی مہم

آسنسول:23/اگست، (عوامی نیوز سروس): ایسٹرن کول فیلڈس لمیٹڈ (ای سی ایل) کے سون پور بازاری پروجیکٹ کے ذریعہ نوگرام اور شنکر پور موضع میں ایک بڑے پیمانے پر عوامی بیداری مہم چلائی گئی جو کہ کول انڈیا لمیٹڈ حکومت کے تحت چل رہا ہے مائیننگ کے ذریعے، گاؤں والوں کو سال 1996 اور 2009 میں سی بی اے ایکٹ کے تحت حاصل کی گئی زمین سے متعلق زیر التوا معاوضے کے مقدمات کو تیزی سے نمٹانے کے عمل کے بارے میں بتایا گیا مہم کے دوران، ای سی ایل انتظامیہ نے بتایا کہ نوگرام اور شنکر پور موضع علاقے میں حاصل کی گئی زیادہ تر زمین کا معاوضہ متعلقہ زمینداروں کو پہلے ہی دے دیا گیا ہے۔ تاہم، کچھ وجوہات کی وجہ چپن زمینداروں کو ابھی تک اپنا قانونی معاوضہ نہیں ملا ہے ان سے گزارش کی جاتی ہے کہ وہ ضروری دستاویزات کے ساتھ جلد از جلد سون پور بازاری ایریا آفس میں ایل آر ای (لینڈ ریونیو اینڈ ای اسٹیٹ) ڈیپارٹمنٹ سے رابطہ کریں بتایا گیا کہ زیر التوا مقدمات کے حل کے لیے متعلقہ زمینداروں سے باقاعدہ میٹنگز کی جارہی ہیں ان میٹنگوں میں معاوضے کی وصولی کے عمل، ضروری دستاویزات اور زیر التوا مقدمات کے جلد حل کے حوالے سے تفصیلی معلومات فراہم کی جارہی ہیں۔

آسنسول ساؤتھ ٹریفک گارڈ میں راہ ویر یوجنا کے تحت میٹنگ

آسنسول: 23/اگست، (عوامی نیوز سروس): سڑک حادثات میں زخمیوں کی فوری مدد سڑک حادثے کے متاثرین کی مدد کرنے کے لیے لوگوں کی حوصلہ افزائی کے لیے آسنسول ساؤتھ ٹریفک گارڈ کے دفتر میں روڈ ٹرانسپورٹ اور ہائی ویز کی وزارت کی گڈ سماریٹن اسکیم کے حوالے سے ایک میٹنگ کا انعقاد کیا گیا۔ میٹنگ میں ACP (ٹریفک)، آسنسول، ٹریفک انسپکٹر-II، اور آٹھ اچھے سامریٹن نے شرکت کی۔ میٹنگ کے دوران سڑک حادثات کے متاثرین کی مدد کرنے والے شہریوں کو "گڈ سمیرٹن سکیم" کے تحت دستیاب فوائد اور تحفظات کے بارے میں بتایا گیا۔ حکام نے مالی انعامات، قانونی تحفظات، نام ظاہر نہ کرنے کے حق، اور ہسپتال کے ضوابط کی وضاحت کی۔ اے سی پی (ٹریفک) اور ٹریفک انسپکٹر نے عوام کو حادثات میں زخمی ہونے والوں کی مدد کے لیے آگے آنے کی ترغیب دی۔ انہوں نے وضاحت کی کہ سڑک حادثے کے بعد بروقت امداد زخمی شخص کی جان بچانے میں اہم کردار ادا کر سکتی ہے۔ میٹنگ کا بنیادی مقصد شہریوں میں گڈ سمیرٹن اسکیم کے بارے میں بیداری پیدا کرنا تھا جو سڑک حادثات کے متاثرین کو فوری امداد فراہم کرتے ہیں اور انہیں اسکیم کے تحت فراہم کردہ حقوق اور تحفظات سے آگاہ کرنا تھا۔

اتراکھنڈ میں ایس آئی آر کے نام پر مسلم ووٹروں کو ہٹانے کی درخواستیں! کانگریس کا بی جے پی پر 'ووٹ چوری' کا الزام

نئی دہلی 23 اگست: اتراکھنڈ میں ووٹر لسٹ کی خصوصی گہری نظرثانی (ایس آئی آر) کے دوران مسلم ووٹروں کے نام حذف کرنے کی درخواستوں کی خبر منظر عام پر آئی ہے۔ کانگریس نے الزام عائد کیا ہے کہ اسمبلی انتخابات سے قبل بی جے پی ایس آئی آر کے نام پر مسلم ووٹروں کو نشانہ بنارہی ہے اور ان کے نام ووٹر لسٹ سے ہٹانے کی کوشش کی جارہی ہے۔ کانگریس نے اسے 'ووٹ چوری' قرار دیتے ہوئے بی جے پی پر جمہوری عمل کو متاثر کرنے کا الزام لگایا ہے۔ کانگریس نے ایکس پر اپنی پوسٹ میں نیوز لانڈری کی ایک رپورٹ شیئر کرتے ہوئے دعویٰ کیا کہ اتراکھنڈ کی 5 اسمبلی نشستوں سے ووٹروں کے نام حذف کرنے کے لیے سب سے زیادہ درخواستیں دینے والے 5 افراد بی جے پی سے وابستہ ہیں۔ پارٹی کے مطابق، ان درخواستوں کے ذریعے بڑی تعداد میں مسلم ووٹروں کے ناموں کو نشانہ بنایا گیا ہے۔ نیوز لانڈری کی 21 اگست کو شائع رپورٹ کے مطابق، ریاست کی 70 اسمبلی نشستوں میں نام حذف کرنے کے لیے سب سے زیادہ اعتراضات درج کرانے والے 5 افراد بی جے پی سے وابستہ پائے گئے۔ ان افراد کی جانب سے دائر درخواستوں کی تعداد 230 سے لے کر 4855 تک رہی، جبکہ 5 میں سے 14 اسمبلی حلقوں میں جن ووٹروں کے نام حذف کرنے کی درخواست دی گئی، وہ تمام مسلم تھے۔ رپورٹ کے مطابق، ادھم سنگھ نگر ضلع کی کچھا اسمبلی نشست پر نام حذف کرنے

کے لیے مجموعی طور پر 4857 اعتراضات درج ہوئے، جن میں سے 4855 درخواستیں راجیش تیواری نامی شخص نے داخل کیں۔ رپورٹ میں انہیں بی جے پی کا بوتھ لیول ایجنٹ بتایا گیا ہے۔ ان درخواستوں کے ذریعے جن ووٹروں کے نام حذف کرنے کی سفارش کی گئی، وہ سب مسلم تھے۔ زیادہ تر درخواستوں میں یہ دعویٰ کیا گیا کہ متعلقہ ووٹر پہلے ہی کسی دوسری جگہ رجسٹرڈ ہے۔
غدرپور اسمبلی حلقے میں 1370 اعتراضات درج ہوئے، جن میں سے 670 ایک شخص چنکیت ہوریا نے داخل کیے۔ رپورٹ کے مطابق ان درخواستوں میں شامل تمام ووٹر مسلم تھے اور ہوریا کی سوشل میڈیا پروفائل پر بی جے پی میں مختلف عہدوں کا ذکر موجود ہے۔ ہوریا نے نیوز لانڈری کو بتایا کہ انہوں نے بی جے پی کے بی ایل اے-1 کی حیثیت سے ایسے ووٹروں کی فہرست تیار کی تھی جن کے نام اترپردیش اور اتراکھنڈ، دونوں ریاستوں کی ووٹر لسٹ میں درج ہونے کا دعویٰ کیا گیا ہے۔
کھٹیما میں 394 درخواستوں میں سے 392 درخواستیں امت کمار پانڈے نے داخل کیں، جنہیں رپورٹ کے مطابق بی جے پی کا ضلعی نائب صدر اور بوتھ لیول ایجنٹ بتایا گیا ہے۔ نانکمتہ میں 391 فارم-7 درخواستوں میں سے 353 ایک شخص کشور جوشی نے داخل کیں، جو خود کو بی جے پی کا بی ایل اے بتاتے ہیں۔ رپورٹ کے مطابق ان کی تمام درخواستیں مسلم ووٹروں کے خلاف تھیں۔

بہار: تیجسوی یادو نے راگھوپور کے کٹاؤ سے متاثرہ علاقوں کا معائنہ کیا، افسران کو الرٹ رہنے کی ہدایت

پٹنہ 23 اگست: راشٹریہ جنتا دل (آر جے ڈی) کے قومی کارگزار صدر اور بہار اسمبلی میں اپوزیشن لیڈر تیجسوی یادو نے گنگا ندی میں بڑھتی ہوئی پانی کی سطح اور تیز بہاؤ کے درمیان اپنے اسمبلی حلقے راگھوپور کے کٹاؤ سے متاثرہ علاقوں کا معائنہ کیا۔ انہوں نے دریا کے کنارے واقع گاؤں میں منڈلاتے سیلاب اور کٹاؤ کے خطرے کا جائزہ لیا اور متعلقہ افسران وانجینئروں سے صورتحال کے بارے میں تفصیلی معلومات حاصل کیں۔ تیجسوی یادو نے معائنے کے دوران گنگا کے پانی کی سطح میں مسلسل اضافے اور ندی کے تیز بہاؤ سے متاثرہ علاقوں کی صورتحال دیکھی۔ انہوں نے افسران سے پانی کی سطح، کٹاؤ کی صورتحال اور ممکنہ خطرے والے علاقوں کے بارے میں معلومات حاصل کیں۔ اس دوران انہوں نے مقامی لوگوں سے بھی بات چیت کرکے ان کے مسائل اور خدشات کے بارے میں جانکاری حاصل کی۔

آر جے ڈی کی جانب سے جاری معلومات کے مطابق تیجسوی یادو نے افسران کو پانی کی سطح اور کٹاؤ کی صورتحال پر مسلسل نظر رکھنے کی ہدایت دی۔ انہوں نے کہا کہ ممکنہ خطرے کے پیش نظر انتظامیہ کو پوری طرح الرٹ موڈ میں رہنا چاہیے تاکہ کسی بھی ہنگامی صورتحال میں فوری کارروائی کی جاسکے۔ انہوں نے متعلقہ افسران اور انجینئروں سے دریائی کنارے واقع علاقوں میں کٹاؤ کی صورتحال پر خصوصی نظر رکھنے اور ضرورت کے مطابق کٹاؤ روکنے کا کام فوری طور پر شروع کرانے کو کہا۔ ساتھ ہی مقامی دیہاتیوں کے ساتھ بہتر تال میل برقرار رکھنے اور انہیں بروقت ضروری معلومات فراہم کرنے کی ہدایت دی۔
تیجسوی یادو نے افسران سے کہا کہ گنگا کے پانی کی سطح میں اضافے کے باعث پیدا ہونے والی صورتحال کو سنجیدگی سے لیا جائے اور حساس علاقوں میں انتظامی تیاریاں مضبوط رکھی جائیں۔ انہوں نے ممکنہ سیلاب اور کٹاؤ سے نمٹنے کے لیے ضروری وسائل کی دستیابی یقینی بنانے اور متاثرہ لوگوں کو فوری امداد پہنچانے کا انتظام رکھنے پر بھی زور دیا۔ قابل ذکر ہے کہ راگھوپور کا علاقہ گنگا ندی سے گھرا ہونے کی وجہ سے ہر سال سیلاب اور کٹاؤ کے چیلنج کا سامنا کرتا ہے۔ پانی کی سطح بڑھنے کے ساتھ ہی دریا کے کنارے واقع علاقوں میں رہنے والے دیہاتیوں کی تشویش بھی بڑھ گئی ہے۔ ایسے میں تیجسوی یادو کے اس دورے کو مقامی سطح پر صورتحال کا جائزہ لینے اور انتظامیہ کو چوکس رہنے کا پیغام دینے کے طور پر دیکھا جارہا ہے۔

☆☆

دہلی-این سی آر کے کئی علاقوں میں صبح صبح ہوئی بارش

نئی دہلی 23 اگست: مانسون دہلی-این سی آر میں پوری طرح سے سرگرم ہے۔ اتوار یعنی ا?ج صبح ہلکی سے درمیانی بارش نے موسم کو بدل کر رکھ دیا۔ یہ بارش درجہ حرارت میں کمی لائی ہے، جس سے گرمی سے انتہائی ضروری راحت ملی ہے۔ محکمہ موسمیات کے مطابق یہ راحت آئندہ چند روز تک جاری رہے گی، بادل چھائے رہنے کی توقع ہے۔
محکمہ موسمیات نے اتوار یعنی 23 اگست کو ہلکی بارش یا بوندا باندی کی پیش گوئی کی تھی۔ اس کے بعد صبح سویرے کئی علاقوں میں بارش ہوئی، جس سے دہلی-این سی آر میں درجہ حرارت 33 ڈگری تک گر سکتا ہے۔ 24 اگست کو بھی ہلکی بارش کی پیش گوئی کی گئی ہے۔
اتوار کی صبح 6 بجے دہلی-این سی آر میں بارش کا 33 فیصد امکان تھا۔ ہوا میں نمی کا تناسب 88 فیصد ہے۔ دہلی-این سی آر میں فی الحال 2 کلومیٹر فی گھنٹہ کی رفتار سے ہوائیں چل رہی ہیں۔ اتوار کو زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 ڈگری سیلسیس رہنے کا امکان ہے جب کہ کم سے کم درجہ حرارت 28 ڈگری سیلسیس تک پہنچنے کا امکان ہے۔
دہلی-این سی آر میں پیر یعنی 24 اگست کو ہلکی بارش متوقع ہے۔ منگل یعنی 25 اگست سے موسم میں تبدیلی آئے گی۔ محکمہ موسمیات نے 25، 26 اور 27 اگست کے لیے "جزوی طور پر ابر آلود آسمان" کی پیش گوئی جاری کی ہے۔ ان تین دنوں میں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 سے 35 ڈگری سیلسیس اور کم سے کم درجہ حرارت 26 ڈگری سیلسیس رہنے کا امکان ہے۔ مسلسل بارش اور ہوا کی سمت میں تبدیلی کی وجہ سے دہلی-این سی آر میں آلودگی کی سطح میں نمایاں کمی آئی ہے۔ آئی ایم ڈی کے مطابق یہاں زیادہ سے زیادہ درجہ حرارت 34 ڈگری سیلسیس کے آس پاس رہنے کا امکان ہے۔

وندے ماترم پر ششی تھرور کا بڑا بیان

نئی دہلی 23 اگست: کانگریس لیڈر ششی تھرور نے وندے ماترم پر کانگریس پارٹی کے موقف کو واضح کیا۔ تھرواننت پورم سے کانگریس کے رکن پارلیمنٹ نے کہا کہ پارٹی، ایک دیرینہ روایت کے مطابق، اپنے پروگراموں میں قومی ترانے کا ایک بند اور وندے ماترم کے دو اسٹینزا گاتی ہے۔ انہوں نے کہا کہ یہ مشق کانگریس کے پروگراموں میں جاری رہے گی۔
تھرور نے کہا کہ اگر کوئی قومی یا سرکاری تقریب منعقد ہوتی ہے تو ہر کوئی احترام کے ساتھ کھڑا ہوگا۔ انہوں نے واضح کیا کہ اس معاملے میں گانے کے چلائے جانے والے گانے اور تقریب کی نوعیت پر غور کرنا ضروری ہے۔ انہوں نے وضاحت کی کہ کانگریس پارٹی میں 1937 سے قومی ترانے کا ایک بند اور وندے ماترم کے دو اسٹینزا گانے کی روایت رہی ہے۔ ان کے مطابق پارٹی اپنے پروگراموں میں اس روایت کو جاری رکھے گی۔
بنکم چندر چٹرجی کی تحریر کردہ وندے ماترم نے تحریک آزادی میں اہم کردار ادا کیا۔ اس کے پہلے دو اسٹینزا میں مادر وطن کی تعریف کی گئی ہے، جب کہ بعد کے اسٹینزا میں درگا اور دیگر ہندو مذہبی علامتوں کا ذکر ہے۔ اس مذہبی تناظر پر مسلم رہنماؤں اور مسلم لیگ نے اعتراض کیا۔ اس کے بعد، 1937 میں، کانگریس نے فیصلہ کیا کہ وندے ماترم کی صرف پہلے دو اسٹینزا ہی قومی تقریبات میں گائے جائیں گے۔ کانگریس کی موجودہ دلیل یہ ہے کہ یہ فیصلہ مہاتما گاندھی، جواہر لعل نہرو اور دیگر لیڈروں کی رضامندی سے لیا گیا تھا، اور یہ کہ پارٹی آج اس تاریخی روایت پر عمل پیرا ہے۔

بین الاقوامی

مصر کے وزیر خارجہ بدر عبدالعاطی سے عراقچی کی فون پر بات چیت، سفارتی کوششوں میں تیزی پر تبادلہ؟ خیال

مصر 23 اگست: مصر کے وزیر خارجہ بدر عبدالعاطی اور ایران کے وزیر خارجہ سید عباس عراقچی نے فون پر بات چیت کی۔ دونوں رہنماؤں نے خطے میں حالیہ پیش رفت اور کشیدگی کم کرنے کے لیے جاری سفارتی کوششوں پر تبادلہ؟ خیال کیا۔ مصر کی وزارت خارجہ نے ہفتے کے روز جاری ایک بیان میں بتایا کہ دونوں وزراء نے ایسے ماحول پیدا کرنے کی کوششوں پر بات کی، جس سے سفارتی مذاکرات دوبارہ شروع کیے جاسکیں۔ اس میں 18 جون کو امریکہ اور ایران کے درمیان ہوئے مفاہمتی یادداشت (ایم او یو) کو نافذ کرنے کا معاملہ بھی شامل تھا۔ عبدالعاطی نے اس بات پر زور دیا کہ موجودہ کشیدگی کو کم کرنے اور پرامن معاہدوں تک پہنچنے کے لیے جاری سفارتی کوششوں کو مزید تیز کیا جانا چاہیے۔ انہوں نے کہا کہ اس سے خطے میں سلامتی اور استحکام بحال کرنے میں مدد ملے گی۔ انہوں نے بین الاقوامی سمندری راستوں کی آزادی اور سلامتی یقینی بنانے کی اہمیت پر بھی زور دیا۔ ساتھ ہی کہا کہ خلیجی ممالک کی سلامتی اور استحکام کا احترام کیا جانا چاہیے، تاکہ خطے کے تمام لوگوں کے مفادات کا تحفظ ہو سکے۔ بیان کے مطابق عراقچی نے مصر کے وزیر خارجہ کو حالیہ واقعات، جاری مذاکرات اور ان کے سامنے موجود چیلنجز کے بارے میں ایران کا موقف بتایا۔

واضح رہے کہ امریکہ-ایران ایم او یو کے تحت دونوں ممالک کو 60 دن کے اندر مذاکرات کر کے حتمی معاہدے تک پہنچنا تھا۔ یہ مدت پیر کو ختم ہوگئی، لیکن آبنائے ہرمز کو لے کر دوبارہ بڑھی کشیدگی کے بعد ان مذاکرات کا مستقبل اب بھی واضح نہیں ہے۔ امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ نے بدھ کو کہا تھا کہ امریکہ ایران کے خلاف 'اب تک کی سب سے سخت اقتصادی مہم' شروع کرے گا۔ اس دوران ایران کی پارلیمنٹ کے اسپیکر محمد باقر قالیباف نے کہا ہے کہ ایران کو پڑوسی ممالک سے خطے میں 'نئے سکیورٹی نظام اور اقتصادی تعاون' کے حوالے سے کئی پیغامات موصول ہوئے ہیں۔ ہفتے کے روز سوشل میڈیا پلیٹ فارم 'ایکس' پر کی گئی ایک پوسٹ میں قالیباف نے کہا کہ امریکہ نے اسرائیل کے مفادات کے لیے دباؤ کی سیاست اور اپنے اتحادیوں کے مفادات کو نظر انداز کر کے اپنے ہر اتحادی کی سلامتی کو خطرے میں ڈال دیا ہے۔ ساتھ ہی انہوں نے کہا کہ مقامی سطح پر تیار کردہ اور آزاد علاقائی نظام ہی حقیقی طور پر امن اور سلامتی کو یقینی بنا سکتا ہے۔ خبر رساں ایجنسی 'سنہوا' کے مطابق 28 فروری کو امریکہ اور اسرائیل نے مل کر ایران پر فضائی حملے کیے تھے۔ اس کے جواب میں تہران نے اسرائیل اور خطے کے مختلف ممالک میں موجود امریکی فوجی اڈوں کی جانب میزائل اور ڈرون بھیجے تھے۔

'ہم اب تجارتی جنگ کی حالت میں ہیں'، کناڈا کا امریکہ پر 'ڈالر ٹو ڈالر' جوابی ٹیرف کا اعلان، 8 ستمبر سے ہوگا نافذ

کناڈا 23 اگست: کناڈا کے وزیر اعظم مارک کارنی نے امریکہ پر 'ڈالر ٹو ڈالر' جوابی ٹیرف عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ کارنی نے ہفتے کے روز اوٹاوا میں خطاب کرتے ہوئے کہا کہ نئے کینیڈین ٹیرف امریکی اسٹیل، ڈیری، الیکٹرانکس اور دیگر صنعتوں پر 8 ستمبر سے نافذ ہوں گے۔ کارنی نے صحافیوں سے گفتگو کے دوران کہا کہ کناڈا اپنے مزدوروں، کسانوں، خاندانوں اور کاروباروں کے تحفظ کے لیے امریکہ کی جانب سے عائد کیے گئے نئے ٹیرف کا ڈٹ کر مقابلہ کرے گا۔
کناڈا کی جانب سے یہ ٹیرف امریکہ کی طرف سے عائد کیے گئے 50 فیصد ٹیرف کے بعد لگایا گیا ہے۔ کناڈا اور امریکہ کے درمیان 3 روز تک جاری رہنے والی گہری بات چیت کے بعد جب دونوں ممالک کے درمیان تجارت کے معاملے پر اتفاق رائے نہیں ہو سکا تو امریکہ نے 50 فیصد ٹیرف عائد کر دیا، جس کے جواب میں کناڈا نے بھی ٹیرف عائد کرنے کا اعلان کیا ہے۔ دونوں ممالک کی جانب سے ٹیرف عائد کیے جانے کے بعد تجارتی جنگ شروع ہو چکی ہے۔
امریکی صدر ڈونالڈ ٹرمپ کی جانب سے عائد کیے گئے نئے ٹیرف سے شراب، فرنیچر، ڈیری مصنوعات، سیمنٹ، کپڑے، مچھلی پکڑنے کی چھڑیاں اور ہاکی کے سامان سمیت کئی شعبے متاثر ہوئے ہیں۔ یہ تقریباً 20 ارب ڈالر مالیت کی اشیاء یا امریکہ کو کناڈا کی برآمدات کے 5.5 فیصد حصے کا احاطہ کرتے ہیں۔

کناڈا کے وزیر اعظم نے کہا کہ ٹرمپ کی جانب سے ایسی شرائط پیش کی گئیں جو ماننے کے قابل نہیں تھیں۔ یہ اقتصادی طور پر غیر منصفانہ تھیں، کناڈا کے لیے مجموعی فوائد کو کم کرتی تھیں اور کسی بھی معاہدے کی قابل اعتماد حیثیت پر سوال اٹھاتی تھیں۔ انہوں نے مزید کہا کہ یہ شرائط کناڈا کی نئے تجارتی معاہدے کرنے کی صلاحیت کو محدود کر رہی تھیں۔
اپنی 22 منٹ کی تقریر میں کارنی نے کہا کہ اگر امریکہ اپنے ٹیرف میں نمایاں کمی کرتا ہے تو کناڈا بھی امریکی ایلومینیم، اسٹیل اور موٹر گاڑیوں پر موجودہ جوابی ٹیرف ہٹانے کے لیے تیار ہے۔ انہوں نے یہ بھی کہا کہ کناڈا امریکی شراب کی فروخت دوبارہ شروع کرنے کے لیے بھی تیار ہے۔ انہوں نے مزید کہا کہ جب آپ پر حملہ ہوتا ہے تو آپ جنگ کی حالت میں ہوتے ہیں اور ہم پر حملہ ہوا ہے، ہم اب تجارتی جنگ کی حالت میں ہیں۔ کناڈا کے وزیر اعظم نے کہا کہ ٹرمپ انتظامیہ کی جانب سے پیش کی گئی حتمی شرائط ناقابل قبول تھیں۔ انہوں نے بہت زیادہ مطالبہ کیا اور بہت کم پیشکش کی۔ ہم ان کی پیشکش قبول نہیں کر سکتے اور ہم ان کے مطالبات پورے نہیں کریں گے۔ ہم کناڈا کی خودمختاری پر سمجھوتہ کرنے یا اپنی اہم صنعتوں کو کمزور کرنے کے لیے تیار نہیں تھے۔

☆☆

جاپان میں آیا 5.9 شدت کا زلزلہ، 23 افراد زخمی، ٹوکیو میں بلیک آؤٹ، ٹرینوں کی آمد و رفت متاثر

جاپان 23 اگست: جاپان میں اتوار کی علی الصبح زلزلے کے شدید جھٹکے محسوس کیے گئے، جس کی وجہ سے لوگوں میں خوف وہراس کا ماحول پیدا ہو گیا۔ ریکٹر اسکیل پر زلزلے کی ابتدائی شدت 5.9 ریکارڈ کی گئی۔ زلزلے کے جھٹکے مشرقی جاپان کے کئی علاقوں سمیت راجدھانی ٹوکیو میں بھی محسوس کیے گئے۔ حکام کے مطابق زلزلے میں 23 افراد زخمی ہوئے ہیں، حالانکہ ان لوگوں کو معمولی چوٹیں آئی ہیں۔ راحت کی بات یہ ہے کہ زلزلے کے بعد سونامی کا کوئی خطرہ نہیں بتایا گیا۔ 'جاپان موسمیاتی ایجنسی' کے مطابق زلزلہ جنوبی ایباراکی صوبے میں آیا۔ اس کا مرکز زمین سے تقریباً 70 کلومیٹر نیچے تھا۔ یہ علاقہ جاپان کے ان علاقوں میں شامل ہے، جہاں اکثر زلزلے آتے رہتے ہیں۔ امریکی جیولوجیکل سروے نے زلزلے کی ابتدائی شدت 5.8 بتائی ہے۔
حکام کے مطابق 4 صوبوں میں مجموعی طور پر 23 افراد کے زخمی ہونے کی اطلاع ہے۔ ان میں سیتاما میں 9، کاناگاوا میں 9، چیبا میں 4 اور ایباراکی میں ایک شخص زخمی ہوا ہے۔ جس وقت زلزلہ آیا، اس وقت تمام لوگ سو رہے تھے۔ اچانک شدید جھٹکے آنے سے لوگ گر گئے یا فرنیچر اور دروازوں سے ٹکرا گئے۔ رپورٹ کے مطابق کاناگاوا کے یوکوہاما میں 80 برس سے زیادہ عمر کی ایک خاتون بستر سے گر گئیں اور ان کے کولہے میں شدید چوٹ آئی۔ ادھر زلزلے کی وجہ سے ٹوکیو اور ناریتا ایئرپورٹ کے درمیان چلنے والی ایکسپریس ٹرینوں کی خدمات میں تاخیر ہوئی۔ وہیں شمال مشرقی علاقوں کی کچھ لوکل ٹرینیں بھی متاثر ہوئیں۔ حالانکہ ایسٹ جاپان ریلوے کے مطابق شنکانسن بلٹ ٹرین کی خدمات معمول کے مطابق چلتی رہیں اور ان میں کسی طرح کی کوئی رکاوٹ نہیں آئی۔
جاپان کی وزیر اعظم سانے تاکائچی نے سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ شیئر کی ہے، جس میں انہوں نے بتایا کہ حکومت نے ممکنہ نقصانات کا جائزہ لینے کے لیے ایک ٹاسک فورس تشکیل دی ہے۔ زلزلے کے جھٹکوں کے بعد موبائل فون پر ہنگامی انتباہ بھی جاری کیا گیا۔ زلزلے کے شدید جھٹکوں سے ٹوکیو بری طرح لرز اٹھا۔ ٹوکیو کے کوتو علاقے میں زیر زمین پانی کی پائپ لائن پھٹ گئی، جس سے سڑک پر پانی بھر گیا۔ بعد میں ملازمین نے پائپ کی مرمت کر کے پانی کے لیک کو روک دیا۔ زلزلے کی وجہ سے ٹوکیو میں تقریباً 460 گھروں کی بجلی بھی چلی گئی تھی، جسے اتوار کی صبح تک بحال کر دیا گیا۔
'نیوکلیئر ریگولیٹری اتھارٹی' نے کہا کہ اسے تقریباً ایک درجن جوہری بجلی گھروں اور جوہری مواد سے متعلق دیگر تنصیبات سے کسی بھی قسم کی بے قاعدگی کی اطلاع نہیں ملی ہے۔ جاپان میں گزشتہ ماہ کیوشو جزیرے کے کماموتو علاقے میں 7.1 شدت کا طاقتور زلزلہ آیا تھا۔ اس حادثے میں 38 افراد ہلاک ہوئے تھے، جبکہ 364 افراد زخمی ہوئے تھے۔ زلزلے سے 1500 سے زائد عمارتیں مکمل طور پر تباہ ہوئیں اور تقریباً 20000 عمارتیں متاثر ہوئی تھیں۔

☆☆

فرانس یوکرین کو ایئر ڈیفنس سسٹم کی سپلائی تیز کرے گا: زیلنسکی

فرانس 23 اگست: یوکرین کے صدر ولودیمیر زیلنسکی نے کہا ہے کہ فرانس کے صدر ایمینوئل میکروں کے ساتھ فون پر بات چیت کے بعد فرانس نے یوکرین کو ساز و سامان اور میزائل بھیجنے کے عمل کو تیز کرنے اور متعلقہ میزائلوں کی تیاری کے لیے لائسنس دینے پر رضامندی ظاہر کی ہے۔ زیلنسکی نے ہفتے کے روز سوشل میڈیا پر ایک پوسٹ میں کہا کہ انہوں نے میکروں کو یوکرینی علاقے پر حالیہ حملوں کے بارے میں معلومات فراہم کیں اور اس بات پر زور دیا کہ ایئر ڈیفنس سسٹم یوکرین کی سب سے اہم ضرورت ہے۔ 'سنہوا' نیوز ایجنسی کی رپورٹ کے مطابق انہوں نے کہا کہ میکرو؟ نے یوکرین اور ان اتحادی ممالک کے درمیان بات چیت میں مدد کرنے کے لیے اپنی آمادگی ظاہر کی ہے، جن کے پاس پیٹریاٹ ایئر ڈیفنس سسٹم کے لیے ضروری میزائل موجود ہیں۔ سوشل میڈیا پلیٹ فارم ایکس پر زیلنسکی نے لکھا کہ ''فرانس کے صدر ایمینوئل میکروں کے ساتھ میری بہت اچھی بات چیت ہوئی۔ آج ہم نے تقریباً 2 گھنٹے تک تمام اہم امور پر بات کی۔ اس میں سب سے اہم ایئر ڈیفنس کی ضرورت ہے۔ ہم اس بات کی بہت قدر کرتے ہیں کہ فرانس کے صدر ہمارے ان دیگر اتحادیوں سے بات کرنے میں مدد کرنے کے لیے تیار ہیں، جن کے پاس پیٹریاٹ میزائل ہیں۔ ہم نے فرانس کی ایئر ڈیفنس صلاحیتوں پر بھی تبادلہ؟ خیال کیا۔ میں نے ایمانوئل کو حملوں کی صورتحال کے بارے میں معلومات فراہم کیں۔ جان گنوانے والوں کے لیے تعزیت کا اظہار کرنے پر میں ان کا شکر گزار ہوں۔'' زیلنسکی نے مزید کہا کہ ''ہم نے اپنے اتحادیوں کے ساتھ سفارتی کام کی صورتحال اور امریکی صدر کی ٹیم کے ساتھ بات چیت پر بھی تبادلہ؟ خیال کیا۔ ہم ایسے اقدامات پر متفق ہوئے جن سے مزید سفارتی مواقع پیدا ہو سکتے ہیں۔ ہم نے رواں سال اور آئندہ سال اپنے دفاعی نظام کے لیے درکار فنڈز کی ضرورت پر بھی بات کی۔ ہم نے ان دفاعی معاہدوں کی نشاندہی کی، جنہیں ہمارے دوطرفہ تعلقات میں تیزی سے آگے بڑھانے کی ضرورت ہے۔''
ایمانوئل میکروں نے سوشل میڈیا پر لکھا کہ یوکرین میں ایک شاپنگ سنٹر پر ہوئے حملے میں بڑی تعداد میں عام شہریوں کی ہلاکت سے انہیں گہرا صدمہ پہنچا ہے۔ انہوں نے زیلنسکی کو یقین دلایا کہ فرانس یوکرین کی ایئر ڈیفنس صلاحیتوں کے لیے اپنی حمایت میں اضافہ کرے گا، خاص طور پر انٹرسیپٹر میزائل فراہم کر کے۔ یوکرین کی قومی خبر رساں ایجنسی 'یوکرین فارم' کے مطابق جمعہ کو وسطی یوکرین کے شہر کریوی ریہ میں روسی ڈرون حملوں نے ایک شاپنگ سنٹر اور دیگر مقامات کو نشانہ بنایا، جس میں کم از کم 16 افراد ہلاک اور 130 دیگر زخمی ہو گئے۔

☆☆

محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بحیثیتِ انسان!

ریاض فردوسی
رابطہ:968012976

حضرت محمد مصطفیٰ ﷺ اللہ تعالیٰ کے آخری نبی اور رسول ہیں۔آپ ﷺ کی ذات اقدس پوری انسانیت کے لیے ہدایت،رحمت،اخلاق اور کردار کا کامل نمونہ ہے۔قرآن مجید نے آپ ﷺ کو"رحمۃ للعالمین" قرار دیا،یعنی آپ ﷺ تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجے گئے۔آپ ﷺ کی نبوت اور رسالت اپنی جگہ ایک عظیم حقیقت ہے،لیکن آپ ﷺ کی سیرت کا ایک نہایت اہم پہلو یہ بھی ہے کہ آپ ﷺ ایک انسان کی حیثیت سے کس طرح زندگی گزارتے تھے۔آپ ﷺ نے انسانی زندگی کے دکھ،خوشی،محنت،غربت،ذمہ داری،گھریلو معاملات،معاشرتی تعلقات اور مشکلات سب کا سامنا کیا اور ہر موقع پر انسانیت کے لیے بہترین عملی مثال قائم فرمائی۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔یعنی آپ کہہ دیجیے کہ میں تم ہی جیسا ایک بشر ہوں، میری طرف وحی کی جاتی ہے(الکہف۔110)اس آیت سے معلوم ہوتا ہے کہ رسول اللہ ﷺ انسانی اوصاف کے ساتھ دنیا میں تشریف لائے،مگر اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وحی،نبوت اور اعلیٰ ترین اخلاق سے ممتاز فرمایا۔

انسانی زندگی کی حقیقت!رسول اللہ ﷺ نے انسانی زندگی کے تمام پہلوؤں کو عملاً پیش کیا۔آپ ﷺ نے بچپن میں یتیمی کا دکھ دیکھا۔آپ ﷺ کے والد حضرت عبداللہؓ آپ ﷺ کی ولادت سے پہلے ہی وفات پا چکے تھے،جبکہ آپ ﷺ کی والدہ حضرت آمنہؓ بھی آپ ﷺ کے بچپن ہی میں وفات پا گئیں۔اس کے بعد آپ ﷺ کی پرورش پہلے دادا حضرت عبدالمطلبؓ اور پھر چچا حضرت ابوطالبؓ نے کی۔یتیمی کے اس تجربے نے آپ ﷺ کے دل میں کمزوروں،یتیموں اور بے سہارا لوگوں کے لیے خصوصی شفقت پیدا کی۔قرآن کریم میں اللہ تعالیٰ فرماتا ہے۔یعنی کیا اس نے آپ کو یتیم نہ پایا،پھر جگہ دی(الضحیٰ۔6)اس کے بعد آپ ﷺ نے یتیموں کے ساتھ حسن سلوک کی بہت تاکید فرمائی۔آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا کہ جو شخص یتیم کی کفالت کرتا ہے وہ جنت میں آپ ﷺ کے قریب ہوگا۔اس طرح آپ ﷺ نے اپنی زندگی کے تجربے کو انسانیت کی خدمت کا ذریعہ بنایا۔محنت اور خود انحصاری!

رسول اللہ ﷺ نے کبھی محنت کو حقیر نہیں سمجھا۔آپ ﷺ نے بچپن اور جوانی میں بکریاں چرائیں اور بعد میں تجارت بھی فرمائی۔یہ بات اس امر کی دلیل ہے کہ اسلام میں حلال روزی کے لیے محنت کرنا عزت کا باعث ہے۔آپ ﷺ نے لوگوں کو دوسروں پر بوجھ بننے کے بجائے اپنے ہاتھ سے کمانے کی ترغیب دی۔آپ ﷺ کی زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ انسان کو اپنی ذمہ داریوں سے فرار نہیں ہونا چاہیے۔خواہ کام کتنا ہی معمولی کیوں نہ ہو،اگر وہ حلال اور باعزت ہے تو اس میں کوئی شرم نہیں۔نبی کریم ﷺ خود محنت فرماتے،اپنے کام انجام دیتے اور صحابہ کرامؓ کے ساتھ اجتماعی کاموں میں شریک ہوتے تھے۔اعلیٰ اخلاق اور حسن کردار!

رسول اللہ ﷺ کی انسانی زندگی کا سب سے نمایاں پہلو آپ ﷺ کا اخلاق حسنہ تھا۔قرآن مجید میں اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کے بارے میں فرمایا۔یعنی بے شک آپ ﷺ عظیم اخلاق پر فائز ہیں(القلم۔4)آپ ﷺ نرم مزاج، سچے،امانت دار،بردبار اور رحم دل تھے۔نبوت سے پہلے ہی اہل مکہ آپ ﷺ کو الصادق اور الامین کے القاب سے یاد کرتے تھے۔دشمن بھی آپ ﷺ کی امانت داری اور سچائی کے معترف تھے۔آپ ﷺ لوگوں سے ان کی حیثیت کے مطابق نہیں بلکہ انسان ہونے کی حیثیت سے عزت سے پیش آتے تھے۔غلاموں،غریبوں،یتیموں،مسکینوں اور کمزوروں کے ساتھ آپ ﷺ کا رویہ محبت اور شفقت والا تھا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ تم میں بہترین وہ ہے جس کے اخلاق سب سے اچھے ہیں۔رحم و شفقت!رحمت رسول اللہ ﷺ کی شخصیت کا بنیادی وصف تھا۔آپ ﷺ بچوں سے محبت کرتے،ان کے ساتھ شفقت فرماتے اور ان کے جذبات کا خیال رکھتے تھے۔آپ ﷺ نے جانوروں کے ساتھ بھی رحم کا حکم دیا۔ایک موقع پر آپ ﷺ نے ایک ایسے شخص کا ذکر فرمایا جس نے پیاسے کتے کو پانی پلایا اور اللہ تعالیٰ نے اس عمل کو پسند فرمایا۔آپ ﷺ کی رحمت صرف مسلمانوں تک محدود نہ تھی بلکہ پوری انسانیت اور مخلوقات کے لیے تھی۔قرآن کریم میں ارشاد ہے۔یعنی ہم نے آپ کو تمام جہانوں کے لیے رحمت بنا کر بھیجا(الانبیاء۔107)گھریلو زندگی!نبی کریم ﷺ کی گھریلو زندگی ہمارے لیے ایک بہترین نمونہ ہے۔آپ ﷺ اپنی ازواج مطہراتؓ کے ساتھ محبت، احترام اور حسن معاشرت سے پیش آتے تھے۔آپ ﷺ گھر کے کاموں میں بھی ہاتھ بٹاتے تھے۔حضرت عائشہؓ سے آپ ﷺ کی گھریلو زندگی کے بارے میں پوچھا گیا تو انہوں نے بتایا کہ آپ ﷺ گھر میں اپنے اہل خانہ کے کام میں مصروف رہتے تھے،اور جب نماز کا وقت ہوتا تو نماز کے لیے تشریف لے جاتے۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ خاندان کی خدمت اور گھر کے کاموں میں تعاون مرد کی شان کے خلاف نہیں۔آج کے دور میں جب خاندانی نظام مختلف مسائل کا شکار ہے،رسول اللہ ﷺ کا گھریلو کردار ہمارے لیے خاص اہمیت رکھتا ہے۔آپ ﷺ نے شوہر،والد،داماد اور خاندان کے سربراہ کی حیثیت سے محبت اور ذمہ داری کا عملی نمونہ پیش فرمایا۔بچوں سے محبت!رسول اللہ ﷺ بچوں کے ساتھ نہایت محبت سے پیش آتے تھے۔آپ ﷺ اپنے نواسوں حضرت حسنؓ اور حضرت حسینؓ سے بے حد محبت فرماتے تھے۔آپ ﷺ انہیں گود میں اٹھاتے،پیار کرتے اور ان کی دل جوئی فرماتے تھے۔ایک مرتبہ آپ ﷺ نے نماز کے دوران اپنے نواسے کے آپ ﷺ کی پشت پر سوار ہونے پر جلدی نہیں کی بلکہ اسے اطمینان سے اترنے کا موقع دیا۔اس واقعے سے معلوم ہوتا ہے کہ بچوں کے جذبات کا خیال رکھنا اور ان سے محبت کرنا اسلامی اخلاق کا حصہ ہے۔

پڑوسیوں اور معاشرے کے حقوق!رسول اللہ ﷺ نے پڑوسیوں کے حقوق پر بہت زور دیا۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ حضرت جبرائیلؑ مجھے پڑوسی کے بارے میں مسلسل وصیت کرتے رہے،یہاں تک کہ مجھے گمان ہوا کہ شاید اسے وراثت میں بھی حق دار بنا دیا جائے گا۔آپ ﷺ کی معاشرتی زندگی میں تعاون،عدل،ایثار اور خیر خواہی بنیادی اصول تھے۔آپ ﷺ نے معاشرے

کے کمزور افراد کی مدد کی اور مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دی۔آپ ﷺ نے یہ تصور پیش کیا کہ ایک اچھا انسان صرف اپنی ذات کے لیے نہیں جیتا بلکہ دوسروں کے فائدے اور بھلائی کا بھی خیال رکھتا ہے۔دشمنوں کے ساتھ سلوک!رسول اللہ ﷺ کو اپنی زندگی میں بے شمار مشکلات اور مخالفتوں کا سامنا کرنا پڑا۔اہل مکہ نے آپ ﷺ کو تکالیف دیں،آپ ﷺ کا مذاق اڑایا،راستے میں اذیتیں پہنچائیں اور آپ ﷺ کے ساتھیوں کو ظلم کا نشانہ بنایا۔طائف میں بھی آپ ﷺ کو شدید تکلیف دی گئی۔اس کے باوجود آپ ﷺ نے انتقام کے بجائے رحمت اور ہدایت کی دعا فرمائی۔فتح مکہ کے موقع پر آپ ﷺ کے سامنے وہی لوگ تھے جنہوں نے برسوں آپ ﷺ اور مسلمانوں کو ستایا تھا۔آپ ﷺ چاہتے تو بدلہ لے سکتے تھے،مگر آپ ﷺ نے عام معافی کا اعلان فرمایا۔یہ واقعہ انسانی تاریخ میں عفو و درگزر کی عظیم مثال ہے۔

عدل و مساوات!

رسول اللہ ﷺ نے انسانوں کے درمیان رنگ،نسل،زبان اور قبیلے کی بنیاد پر برتری کے تصور کو رد فرمایا۔آپ ﷺ نے واضح کیا کہ حقیقی فضیلت تقویٰ اور نیک کردار میں ہے۔آپ ﷺ نے عدل کو اس قدر اہمیت دی کہ اپنے قریبی لوگوں کے معاملے میں بھی انصاف سے انحراف کو قبول نہ کیا۔اس سے معلوم ہوتا ہے کہ اسلامی معاشرے میں قانون سب کے لیے برابر ہونا چاہیے۔نبی کریم ﷺ کی سیرت انسانوں کے درمیان عزت،مساوات اور انصاف کی بنیاد فراہم کرتی ہے۔سادگی اور قناعت!رسول اللہ ﷺ دنیا کے بادشاہوں کی طرح شاہانہ زندگی گزار سکتے تھے،مگر آپ ﷺ نے سادگی کو اختیار فرمایا۔کئی مرتبہ آپ ﷺ کے گھر میں کئی کئی دن چولہا نہیں جلتا تھا۔آپ ﷺ نے دنیاوی آسائشوں کو مقصدِ زندگی نہیں بنایا۔آپ ﷺ کی سادگی اس بات کا سبق دیتی ہے کہ انسان کی عظمت اس کے لباس،دولت اور ظاہری شان و شوکت میں نہیں بلکہ اس کے کردار اور اعمال میں ہے۔آپ ﷺ کے پاس اختیار بھی تھا،عزت بھی اور لوگوں کی محبت بھی،لیکن اس کے باوجود آپ ﷺ نے عاجزی اور سادگی کو پسند فرمایا۔صبر و برداشت!آپ ﷺ کی پوری زندگی صبر کی عملی تصویر تھی۔یتیمی،غربت،مخالفت،ہجرت،جنگوں،عزیزوں کی وفات اور بے شمار مشکلات کے باوجود آپ ﷺ نے اللہ تعالیٰ پر اعتماد قائم رکھا۔آپ ﷺ نے کبھی مایوسی کو اپنے اوپر غالب نہیں آنے دیا۔آپ ﷺ کی زندگی ہمیں یہ سبق دیتی ہے کہ مشکلات انسانی زندگی کا حصہ ہیں،مگر ایک مضبوط انسان صبر،دعا،حکمت اور مثبت کردار کے ذریعے مشکلات کا مقابلہ کرتا ہے۔بحیثیت انسان آپ ﷺ کی جامع شخصیت!رسول اللہ ﷺ کی زندگی کا سب سے حیرت انگیز پہلو یہ ہے کہ آپ ﷺ نے انسانی زندگی کے ہر شعبے میں بہترین نمونہ پیش فرمایا۔آپ ﷺ عبادت گزار بھی تھے،شوہر بھی،والد بھی،دوست بھی،پڑوسی بھی،تاجر بھی،قائد بھی اور معاشرے کے خیر خواہ بھی۔آپ ﷺ نے زندگی کے کسی ایک پہلو کو دوسرے پہلو کی قیمت پر نظر انداز نہیں کیا۔قرآن کریم نے اسی لیے فرمایا۔یعنی بے شک تمہارے لیے رسول اللہ ﷺ کی زندگی میں بہترین نمونہ موجود ہے(الاحزاب۔21)عصر حاضر کے لیے پیغام!آج انسان نے سائنسی اور مادی ترقی تو بہت کر لی ہے،لیکن اخلاق اور معاشرتی مسائل بھی بڑھ گئے ہیں۔نفرت،خود غرضی،عدم برداشت،خاندانی انتشار،ناانصافی اور ذہنی بے سکونی عام ہے۔ایسے دور میں رسول اللہ ﷺ کی انسانی سیرت ہمارے لیے رہنمائی کا روشن چراغ ہے۔اگر ہم آپ ﷺ کی سچائی کو اپنی تجارت میں،امانت کو اپنے معاملات میں،عدل کو اپنے فیصلوں میں،رحمت کو اپنے رویوں میں،صبر کو اپنی مشکلات میں اور حسن معاشرت کو اپنے گھریلو نظام میں اختیار کر لیں تو ہماری انفرادی اور اجتماعی زندگی بہتر ہو سکتی ہے۔محمد مصطفیٰ ﷺ صرف ایک عظیم پیغمبر ہی نہیں بلکہ ایک کامل انسان،بہترین شوہر،شفیق والد،مخلص دوست،عادل قائد،رحم دل پڑوسی،بہترین مشورہ دینے والے اور پوری انسانیت کے خیر خواہ تھے۔آپ ﷺ کی زندگی انسانیت کے لیے عملی نمونہ ہے۔آپ ﷺ نے یہ ثابت کیا کہ انسان عظیم منصب پر فائز ہو کر بھی عاجز،طاقتور ہو کر بھی رحم دل،کامیاب ہو کر بھی سادہ اور مخالفین کے ساتھ بھی انصاف پسند ہو سکتا ہے۔آپ ﷺ کی سیرت ہمیں بتاتی ہے کہ انسان کی اصل عظمت اس کے اخلاق،کردار،خدمت،عدل،صبر اور رحم میں ہے۔اسی لیے ایک مسلمان کے لیے ضروری ہے کہ وہ رسول اللہ ﷺ کو صرف ایک تاریخی شخصیت کے طور پر نہ پڑھے بلکہ آپ ﷺ کی زندگی کو اپنے لیے عملی نمونہ بنائے۔اگر آج کا انسان حقیقی امن،محبت،عدل اور اخلاقی عظمت حاصل کرنا چاہتا ہے تو اسے سیرت نبوی ﷺ کی طرف رجوع کرنا ہوگا۔یہی وہ راستہ ہے جو انسان کو بہتر انسان اور معاشرے کو بہتر معاشرہ بنا سکتا ہے۔

صدر محترم جمعیۃ علماء اترپردیش کا ملک کی آزادی کے موضوع پر ایک پرمغز بیان

آزادئ وطن کی مختصر داستان

مولانا سید اشہد رشیدی

دوستو اور ساتھیو! ہندوستان کی آزادی کی جدوجہد میں علماء اور مسلمانوں کا کیا کردار ہے؟ اس کو سمجھنے کے لئے صرف اتنا ہی کافی ہے کہ جو کردار ہمارا ہے وہ کسی کا نہیں ہے، جو کردار ہمارے بزرگوں نے پیش کیا ہے دوسری قومیں اس کی مثال پیش کرنے سے قاصر ہیں؛ لیکن افسوس کی بات یہ ہے کہ آج مسلم قوم اور ہمارا نوجوان خود اپنے بزرگوں کی تاریخ، کردار اور وطن عزیز کے لئے ان کی قربانیوں سے ناواقف ہے، میں تاریخ وار کچھ حقائق آپ کے سامنے رکھوں گا، میری گفتگو کے دو موضوع ہوں گے: پہلا موضوع یہ ہے کہ آزادئ وطن میں ہمارے بزرگوں کی کیا خدمات رہیں ہیں؟ اس کا ایک سرسری سا جائزہ پیش کیا جائے گا۔ دوسرا موضوع یہ ہے کہ موجودہ حالات میں مسلمانوں کو کیا کرنا چاہئے؟ میں اپنے پہلے موضوع کی طرف آتا ہوں۔

آزادئ وطن میں مسلمانوں کا کردار

دوستوں اور ساتھیوں! ایک لمبے عرصہ ہندوستان کے طول وعرض پر مسلمانوں نے حکومت کی اور ملک کو سونے کی چڑیا بنا دیا، قومی یکجہتی کو پروان چڑھاتے ہوئے مختلف مذاہب سے تعلق رکھنے والے اس وسیع و عریض ملک کو ایک لڑی میں پرویا، ترقی کی راہ پر گامزن کیا اور سلطنت کو نقصان پہنچانے والی ہر طاقت کو سرنگو کر دیا، ہر طرف خوشحالی تھی امن چین وسکون تھا، نہ کسی کے مذہب سے چھیڑ چھاڑ کی جاتی تھی اور نہ کسی سے رنگ ونسل کی بنیاد پر تعصب برتا جاتا تھا؛ لیکن جب حکمران خاندان میں بے راہ روی عام ہو گئی، اقتدار کی کرسی تک پہنچنے والے نفسانی خواہشات کی پیروی میں مصروف ہو گئے اور اپنے فرض منصبی کو بھلا بیٹھے تو خدا کی طرف سے پکڑ آئی اور ''ایسٹ انڈیا کمپنی'' کے نام سے سات سمندر پار سے آنے والی ایک تجارتی کمپنی نے ملک کی سیاست میں دخل دینا شروع کیا، اور مقامی غداروں کو ساتھ لے کر حکومت وقت کے خلاف محاذ آرائی شروع کر دی، فوجی طاقت اور غداروں کی سازشوں نے رنگ دکھایا نتیجہ کے طور پر ملک کے مختلف علاقے یکے بعد دیگرے انگریزوں کے قبضہ میں جاتے رہے، جگہ جگہ مزاحمت بھی ہوئی مگر اپنوں کی ناعاقبت اندیشی کی وجہ سے بہت سی ریاستیں دشمنوں کے زیر قبضہ چلی گئیں، شمالی ہند پر پوری طرح تسلط قائم کرنے کے بعد انگریز جنوبی ہند کی طرف متوجہ ہوئے جہاں ان کا سامنا ایک طرف مرہٹوں سے ہوا تو دوسری طرف سلطنت خداداد کے امیر ٹیپو سلطان شہیدؒ سے ہوا، جو انگریزوں کی غلامی کو نفرت کی نگاہ سے دیکھتے تھے۔

ان کا یہ مقولہ بہت مشہور ہوا: ''شیر کی ایک دن کی زندگی گیدڑ کی سو سال کی زندگی سے بہتر ہے'' ہندوستان کے اس سپوت نے وطن عزیز کی آزادی کے لئے انگریزوں کے خلاف لڑتے ہوئے ۱۷۹۹ء میں جام شہادت نوش کیا اور مادر وطن سے محبت کی عجیب وغریب داستان صفحۂ ہستی پر رقم کر گیا۔ انگریز افسر نے ان کی لاش پر کھڑے ہو کر یہ کہا تھا: کہ آج ہندوستان ہمارا ہو گیا، متحارب ریاستوں پر غلبہ حاصل کرنے کے بعد ۱۸۰۳ء میں انگریزوں نے دہلی کا رخ کیا اور اس پر قابض ہونے کے بعد جب یہ اعلان کیا: کہ ''خلق خدا کی، ملک بادشاہ سلامت کا اور حکم کمپنی بہادر کا'' تو اس وقت کے سب سے بڑے عالم دین حضرت شاہ عبدالعزیز صاحب دہلویؒ نے یہ فتویٰ دیا کہ آج ہمارا ملک غلام ہو گیا ہے، ہر ہندوستانی پر فرض ہے کہ وہ ملک کی آزادی کے لئے جہاد کرے، شاہ صاحب کو سزا کے طور پر شہر بدر کیا گیا، ان کو زہر دیا گیا اور ان کے جسم پر چھپکلی کا اپٹن ملا گیا، جس سے آنکھوں کی روشنی جاتی رہی مگر اس مرد مجاہد کے پائے استقلال میں ذرہ برابر کوئی جنبش پیدا نہ ہوئی اور وہ اپنے فتوی پر قائم رہے، جس کا اثر یہ ہوا کہ شمال سے جنوب تک اور مشرق سے مغرب تک ہر چہار جانب حسب استطاعت مسلمان ہند جہاد کی تیاریوں میں مصروف ہو گئے، شاہ صاحب اور ان کے تلامذہ نے سر سے کفن باندھ کر انگریزوں کے خلاف میدان جہاد میں برسر پیکار ہونے کا عزم مصمم کر لیا اور جب ۱۸۱۸ء میں انگریز کا قبضہ پورے ملک پر ہو گیا اور کسی میں چوں کرنے کی بھی جرأت نہیں تھی، اس وقت وطن عزیز کی آزادی کے لئے اگر کوئی طبقہ متحرک تھا تو وہ صرف علماء کرام تھے، شاہ صاحب کے شاگرد اور ان کے متوسلین تھے جو ملک کے طول وعرض میں گھوم پھر کے مسلمانوں کے دلوں میں انقلاب کی روح پھونکنے میں مصروف تھے۔

حضرت شاہ صاحب کی وفات کے بعد ۱۸۲۴ء میں حضرت سید احمد شہیدؒ اپنے ساتھیوں کے ساتھ میدان کار زار میں کود پڑے اور مادر وطن کی آزادی کے لئے انگریز اور اس کے وفاداروں سے ٹکرا گئے، بالاکوٹ کے میدان میں وطن عزیز کی آزادی اور تحفظ کے لئے دشمنوں سے لڑتے ہوئے حضرت سید احمد شہیدؒ مولانا اسماعیل شہیدؒ اور ان کے رفقاء نے ۱۸۳۱ء میں جام شہادت نوش کیا اور یہ ثابت کر دیا کہ ہماری گردنیں کٹ تو سکتی ہیں، مگر سامراجی قوتوں کے سامنے جھک نہیں سکتیں، یہی وہ جذبہ تھا جس نے بچے کچے مجاہدین آزادی کو میدان بدل کر پھر سے انگریز کے خلاف صف آرا ہونے کی ہمت عطا کی۔

چنانچہ جب ۱۸۵۷ء میں انگریزوں نے دہلی پر دوبارہ چڑھائی کی اور اس کو اجاڑ دیا، ہزاروں علماء کا قتل کیا، مدرسوں پر بلڈوزر چلا دیا، تو مجاہدین نے اپنا رخ بدلا اور میرٹھ ومظفر نگر کو اپنی کارروائی کا مرکز بنایا اور انگریز کے خلاف مسلح جدوجہد کا آغاز کر دیا جس کی قیادت سید الطائفہ حضرت حاجی امداد اللہ مہاجر مکیؒ نے فرمائی اور اس میں حضرت مولانا قاسم نانوتویؒ، حضرت مولانا رشید احمد گنگوہیؒ، حضرت مولانا منیر صاحب نانوتویؒ اور حضرت حافظ ضامن شہیدؒ جیسی بزرگ ہستیوں نے شرکت فرمائی: لیکن بقضائے الٰہی اس میں بھی ناکامی ہوئی، مگر مجاہدین کے حوصلے پست نہیں ہوئے اور اب انہوں نے اپنی توجہ تعلیمی اداروں کے قیام کی طرف مبذول کر لی، چنانچہ ۱۸۶۶ء میں ''دارالعلوم دیوبند'' کا قیام عمل میں آیا، اس کے بعد ''مظاہر علوم سہارنپور'' اور پھر ۱۸۷۸ء میں ''جامعہ قاسمیہ مدرسہ شاہی'' کو قائم کیا گیا، ان مدارس کے قیام کے پیچھے اصل مقصد یہ تھا کہ ان اداروں سے ایسی نسل تیار کی جائے جو آزادئ وطن کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دینے کے لئے تیار رہے، چنانچہ دارالعلوم دیوبند کے ایک نامور سپوت حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ نے آزادئ وطن کے لئے ۱۹۰۷ء میں ''تحریک ریشمی رومال'' شروع کی اس کو ۱۹۴۱ء تک اس قدر مضبوط کر دیا تھا کہ اگر کچھ اپنے لوگ خیانت نہ کرتے تو اسی وقت ہندوستان آزاد ہو جاتا، اس تحریک کو چلانے کی پاداش میں حضرت شیخ الہند اور ان کے رفقاء کو مالٹا میں قید وبند کی صعوبتیں برداشت کرنی پڑیں؛ لیکن ان بزرگوں کے تربیت یافتہ ساتھیوں نے مایوس ہو کر پیچھے ہٹنے کے بجائے ہندوستان میں ایک نئی تحریک کی بنیاد رکھ دی اور ۱۹۱۹ء میں باقاعدہ ''جمعیۃ علماء ہند'' کی تشکیل عمل میں آئی، جس نے برادران وطن کو ساتھ لے کر آزادئ وطن کے لئے جانی ومالی قربانیاں پیش کیں، اس کے اکابر نے جیلیں کاٹیں، حضرت شیخ الاسلام مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حضرت مفتی کفایت اللہ صاحبؒ، حضرت مولانا حفظ الرحمن صاحبؒ، سحبان الہند مولانا احمد سعید صاحبؒ اور مولانا سید فخر الدین احمد صاحبؒ وغیرہ کی جدوجہد رنگ لائی اور ۱۹۴۷ء میں انگریز کو اپنا بوریا بستر گول کر کے یہاں سے جانا پڑا اور ملک کو غلامی سے چھٹکارا ملا۔ اگر اس مختصر سی تاریخ آزادی پر غور کیا جائے تو یہ بات واضح ہو جائے گی کہ ۱۸۰۳ء سے لے کر ۱۹۱۹ء تک مکمل آزادی کے حصول کے لئے صرف مسلمان ہی انگریز حکومت سے ٹکراتا رہا اور اپنے ملک کے لئے ہر طرح کی قربانیاں دیتا رہا جس کی مثال کسی اور قوم کے پاس نہیں ہے۔

نظریۂ شیخ الہندؒ

حضرت شیخ الہند مولانا محمود حسن دیوبندیؒ جب مالٹا سے رہا ہو کر آئے تو اپنے شاگردوں اور متوسلین کو جمع کر کے فرمایا کہ میں نے دوران اسارت تحریک آزادی کی ناکامی پر غور کیا تو یہ بات سمجھ میں آئی کہ انگریز ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کی پالیسی پر عمل کر کے ہندوستانیوں کی قوت کو منتشر کرتا رہا اور اپنے اقتدار کو طول دینے میں کامیاب ہوتا رہا، اگر آزادئ وطن کی تحریک میں دیگر اقوام کو بھی شامل کر لیا جائے، تو یقیناً کامیابی مل جائے گی، چنانچہ آپ نے جمعیۃ علماء ہند کے پلیٹ فارم سے قومی اتحاد ویکجہتی کا نعرہ بلند کیا اور بلا تفریق مذہب وملت ہر ہندوستانی کو جہاد آزادی میں شرکت کی دعوت دی اور جب متحدہ کوشش ہوئی تو دیش آزاد ہو گیا، آج بھی ملک کو ترقی کی راہ پر گامزن کرنے اور نفرت کی آندھی سے بچانے کے لئے قومی یکجہتی کو فروغ دینے کی ضرورت ہے، اسی سے اقوام کا ایک دوسرے پر اعتماد بحال ہوگا اور پیار ومحبت عام ہوگا، نیز ملک کو کمزور کرنے والی طاقتوں کو ناکام بنانا ممکن ہو سکے گا۔

موجودہ حالات اور ہماری ذمہ داریاں

میری گفتگو کا دوسرا موضوع یہ ہے کہ موجودہ حالات میں ہمیں کس طرح کا کردار پیش کر کے ہوا کے رخ کو بدلنے کی کوشش کرنی ہے؟ دوستوں! ہمارے ملک میں فرقہ پرست طاقت نفرت کی سیاست پر یقین رکھتی ہے وہ ہندوستانیوں کے شیرازہ کو بکھیرنے کا کوئی موقع ہاتھ سے جانے نہیں دیتی، ان حالات میں ہمیں انفرادی واجتماعی ہر سطح پر قومی اتحاد کو فروغ دینے اور آپسی میل ملاپ کو پروان چڑھانے کے لئے قربانیاں دینی چاہئے، غصہ کو قابو میں کرنے اور انتقامی جذبات پر کنٹرول رکھنے کی ضرورت موجودہ وقت میں پہلے سے زیادہ ہے، قومی یکجہتی کو بڑھاوا دے کر ہی ہم فرقہ پرست طاقتوں کو کنارے لگانے میں کامیاب ہو سکتے ہیں، اس کے علاوہ اگر ہم نے کسی اور طرح کا (نامناسب) کردار پیش کیا اور کسی بھی موقع پر قانون کو اپنے ہاتھ میں لینے کی کوشش کی تو اس کا سیدھا فائدہ فرقہ پرست قوتوں کو پہنچے گا، اور ملک نفرتوں کی آماجگاہ بن جائے گا۔

دوسرے نمبر پر ہمیں اپنے رب کو راضی کرنے کی کوشش میں مصروف ہو جانا چاہئے؛ کیونکہ اگر وہ راضی نہ ہوا تو ساری دنیا مل کر بھی ہم کو کوئی فائدہ نہیں پہنچا سکے گی، چنانچہ ایک حدیث قدسی میں نبی کریم علیہ السلام ارشاد فرماتے ہیں کہ اللہ رب العزت یہ کہتا ہے کہ میں شہنشاہوں کا شہنشاہ ہوں، اگر میری فرمابرداری کی جائے گی تو میں حکام وقت کے دلوں میں مخلوق کے لئے نرمی پیدا کر دوں گا، ورنہ تو شدائد ومشکلات انسانوں کو گھیر لیں گی، ارشاد نبوی ہے: عن أبي الدرداءؓ قال: قال رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم: إن اللہ تعالیٰ يقول: أنا اللہ لا إله إلا أنا، مالك الملوك، وملك الملوك قلوب الملوك في يدي، وإن العباد إذا أطاعوني حولت قلوب ملوكهم عليهم بالرحمة والرأفة، وإن العباد إذا عصوني حولت قلوبهم بالسخطة والنقمة، فساموهم سوء العذاب۔ (الحدیث مشکوۃ ر ۳۲۳) حضرت ابودرداءؓ سے نبی کریم علیہ السلام کا یہ فرمان مروی ہے کہ اللہ رب العزت یہ فرماتا ہے کہ میں خدا ہوں میرے سوا کوئی خدا نہیں ہے، میں شہنشاہوں کا شہنشاہ ہوں، بادشاہوں کے دل میرے قبضہ میں ہیں، بندے جب میری اطاعت وفرمانبرداری کرتے ہیں تو میں بادشاہوں اور حاکموں کے دلوں میں ان کیلئے محبت اور نرمی کو پیدا کر دیتا ہوں، اور بندے جب میری نافرمانی کرتے ہیں تو میں حاکموں اور بادشاہوں کے دلوں میں ان کیلئے غیظ وغضب اور سختی کا جذبہ پیدا کر دیتا ہوں، چنانچہ وہ ان کو سخت ترین پریشانیوں اور مصائب میں مبتلا کر دیتے ہیں۔ اس روایت سے یہ بات واضح ہو رہی ہے کہ سرکار کسی بھی پارٹی کی کیوں نہ ہو اقتدار کی کرسی پر بیٹھنے والا کسی سیکولر پارٹی کا نمائندہ ہی کیوں نہ ہو، حالات میں نرمی اس وقت تک پیدا نہیں ہوگی جب تک کہ ہم احکام شریعت کی پیروی کرتے ہوئے اپنے رب کو راضی کرنے کی کوشش نہیں کریں گے۔ اس لئے موجودہ حالات سے نکلنے کیلئے ایک طرف ہمیں قومی یکجہتی کو فروغ دینا چاہئے اور دوسری طرف اعمال صالحہ کو انجام دیتے ہوئے زندگی کے ہر قدم پر گناہوں سے بچنے کی کوشش کرنی چاہئے، اللہ رب العزت ہم سب کو عمل کی توفیق سے نوازے (آمین)۔

اسرائیل اور جوہری بم کے نتائج

بے نام گیلانی

معاصر عہد میں ایران اسرائیل اور امریکہ کی مثلیث آج دنیا کے گوشے گوشے میں موضوع ذکر وفکر ہو گئی ہے۔ یہ تینوں ہی ممالک کے اپنے اپنے کئی سنگین مسئلے ہیں جو حل طلب ہیں۔ ان کے مسئلے حل طلب تو ہیں لیکن بہ آسانی حل ہونے والے نہیں ہیں۔ ان کے مسئلوں کے حل کے لئے ان کی قدیم وجدید تاریخ کا عمیق مطالعہ ناگزیر ہے۔ متذکرہ بالا تینوں ہی قومیں دنیا کی قدیم ترین قومیں ہیں۔ ان میں دو قومیں ایران واسرائیل قدیم جنگ جو قومیں رہی ہیں اور تیسری قوم امریکی کی ہے جو مکر وفریب، دھوکہ دہی بے ایمانی و بے یقینی کی اپنی ہی ایک تاریخ ہے۔ تاریخ ایران (History of Iran) جس فارس بھی کہا جاتا ہے ایک بڑے خطے کی تاریخ کے باہم پیچیدگی سے ملی ہوئی ہے۔ ایران جو مغرب میں اناطولیہ، آبنائے باسفورس اور مصر مشرق میں قدیم ہندوستان اور دریائے سیحوں شمال میں قفقاز اور یوریشیائی سطح میدانی خطہ جنوب میں خلیج فارس سے خلیج عمان تک پھیلا ہوا ہے۔

ایران دنیا کی قدیم ترین اہم مسلسل تہذیبوں میں سے ایک ہے، جس کی تاریخی اور شہری بستیوں کی تاریخ 4000 ق م تک پہنچتی ہے۔ سطح مرتفع ایران کے جنوب مغربی اور مغربی حصے قدیم مشرقی تہذیب میں روایتی طور پر شامل ہیں۔ وہیں یہودیوں کی تاریخ بھی بہت قدیم ہے۔ اگر مصدقہ قوم کا ذکر خیر کیا جائے تو یہ عیسائیت سے بھی قدیم ہے۔ یہودیوں کی تاریخ حضرت یعقوب علیہ السلام سے تسلیم کی جاتی ہے تو عیسائیوں کی تاریخ حضرت عیسیٰ علیہ السلام سے۔ غرض کہ ان دونوں قوموں میں نسلوں کا فاصلہ ہے۔ جبکہ اسلام کا آغاز دنیا کے پہلے انسان حضرت آدم علیہ السلام سے تسلیم کیا جاتا ہے

یہودی مذہب وہ آسمانی مذہب ہے جس کا انحصار زیادہ تر تورات، تلمود اور علماء، مفتیان اور قضاۃ یہود کے فتاوی یا فیصلوں پر ہے۔ حالاں کہ یہ آسمانی مذہب ہے، لیکن زمانے کے اتار چڑھاؤ اور یہودیوں کی دنیا پرستی کے سبب اتنے زیادہ تاریخی مد وجزر، عروج وزوال سے گزرا ہے کہ تحریفات کا اتنا ضخیم انبار لگ گیا کہ جس کی وجہ سے اصل دین کو پہچاننا بھی مشکل ہو گیا ہے۔ بہر حال موجودہ زمانے میں یہودی مذہب کی جو بھی شکل موجود ہے اس پر یہودی تاریخ اور یہودیوں کے دوسری اقوام سے تعلقات کا گہرا مطالعہ کیے بغیر مذہب یہود کو سمجھنا تقریباً محال ہے۔

یہود اہل کتاب شمار کیے جاتے ہیں اور اپنے مذہب کی ابتداء حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام سے کرتے ہیں حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شخصیت اتنی زیادہ عظیم اور باوقار ہے کہ دنیا کے تین بڑے مذاہب اسلام، عیسائیت اور یہودیت ان کو ابوالانبیاء تسلیم کرتے ہیں۔ علماء کے ایک عام تخمینے کے مطابق پوری دنیا میں من جانب اللہ مبعوث ہونے والے انبیاء میں سے آدھے سے بھی زیادہ انبیاء و رسل حضرت ابراہیم علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نسل میں سے ہی ہیں۔ مثلاً ابراہیم، اسمٰعیل، اسحاق، یعقوب، یوسف، موسیٰ، ہارون، داؤد، سلیمان، ایوب، یونس، شمویل، الیاس، الیسع، زکریا، یحییٰ علیہم السلام اور خاتم الانبیاء وامام الانبیاء، سید ولد آدم حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب کے سب حضرت ابراہیم علیہ السلام کی ہی نسل سے ہیں۔ ابراہیم علیہ السلام بذات خود دسویں پشت میں حضرت نوح علیہ السلام اور ان کے بیٹے حضرت سام سے نسلاً منسوب ہیں۔ تاریخ ہنود وادئ سندھ کی ہڑپہ تہذیب، تقریباً 1500 قبل مسیح میں وسطی ایشیا سے آنے والے آریوں کے تمدن، ویدک دور کی تشکیل اور مذہبی وثقافتی ارتقاء کے مختلف اور اہم مراحل پر مشتمل ہے۔ ہڑپہ تہذیب دریائے سندھ کے کنارے قائم قدیم شہری تہذیب جو تجارت اور عمدہ تعمیرات کی حامل تھی۔ تقریباً 1500 قبل مسیح میں آریائی قبائل کا وسطی ایشیا سے برصغیر میں داخلہ ہوا۔

آریوں نے سنسکرت زبان اور ویدوں کی بنیاد رکھی جو ہندومت کے فکری سرچشمے بنے۔ اس دور میں عظیم رزمیہ کہانیاں تخلیق ہوئیں جو ہندو سماجی اقدار کا محور بنیں۔ پھر چھٹی صدی قبل مسیح میں مہاویر اور گوتم بدھ نے روایتی برہمن ازم کے خلاف اصلاحی تحریکیں اٹھائیں۔ آٹھویں صدی سے خطے میں اسلامی اثرات اور بعد ازاں سلطنتِ دہلی ومغلیہ کا قیام عمل میں آیا۔

اور 19 ویں صدی میں انگریزوں کے غلبے کے خلاف سماجی و اصلاحی ہندو تحریکیں ابھریں۔ 1947ء میں برصغیر کی تقسیم کے بعد ہندو کی اکثریت بھارت میں مقیم ہوئی۔ یہ ہندوستان میں تہذیبوں اور عقیدوں کے فروغ کی وہ داستان ہے جس کے نقوش آج بھی قرطاس عالم پر ثبت ہیں۔ یہ تہذیبیں اپنے اوائل دور سے ہی باہمی متصادم رہی ہیں۔ جبکہ حقیقت یہ بھی ہے کہ اس دور میں تہذیبوں کی آمد تو ہو چکی تھی لیکن وہ اس قدر پختہ کار نہیں ہو سکی تھیں جس قدر آج ہیں۔ درج بالا سطور سے ان تین قسموں کے نمو وفروغ کا علم تو ہوتا ہی ہے۔ علاوہ ازیں ان کی فطرت وجبلت کا علم بھی ہوتا ہے۔ اگر معاصر تناظر میں متذکرہ بالا تینوں قوموں کا جائزہ لیا جائے تو معلوم ہوگا کہ ان میں دو قوم عالمی ناسور کی حیثیت رکھتی ہیں۔ اول یہود اور دوم ہنود۔ ان دونوں کے مقاصد بھی قریب قریب ایک ہیں اور طرز عمل بھی۔ ایک جانب یہودیوں کی حریصانہ نگاہ فلسطین کی کل اراضی پر ہے۔ ان کے علاوہ مزید دیگر مسلم ممالک کی اراضیات پر بھی مرکوز ہے تاکہ گریٹر اسرائیل کا سیاہ خواب اپنی تعبیر سے ہم کنار ہو سکے۔ چنانچہ اپنی عسکری قوت کے زعم میں ان دونوں نے ہی۔ کسی بھی ملک کو بھی آنکھ نہیں لگایا۔ نتیجے کے طور پر دیگر ممالک خصوصاً مسلم ممالک ان سے خوفزدہ رہنے لگے۔ ان سے خوفزدہ رہنے کا ایک مزید سبب یہ بھی ہے کہ ان کا سب سے بڑا اسلحہ کذب گوئی پر مبنی پروپیگنڈہ رہا ہے۔ امریکہ تو خود کو دنیا کا چودھری بنائے بیٹھا ہی تھا۔ اپنے باہم اسرائیل کو بھی سپر پاور کی مانند پیش کرتا رہا۔ لیکن غلط بیانی کے بل پر کوئی انسان کامیابی سے ہم کنار نہیں ہو سکتا ہے۔ یہ نظام فطرت ہے۔ غلط کو شکست لازمی ہے۔ اج ان یہود ونصاریٰ کی حالت غیر ہے۔ ایک ادنیٰ سے ملک ایران کے ہاتھوں انہیں وہ پسپائی نصیب ہوئی جسے تاریخ یاد رکھے گی۔ اسرائیل اتنا بڑا فتنہ ہے کہ خود فتنہ پرور اہل مغرب اس سے کل بھی پریشان تھے اور آج بھی پریشان ہیں۔ یہ قوم یہود جب اپنے نبیوں کی نہیں ہوئی تو اور کس کی ہو سکتی ہے۔ یہی سبب ہے کہ یہ سارے مغربی ممالک میں معتوب ہوئی اور ہر ملک سے ملک بدر کی گئی۔ جس ملک نے اسے پناہ دی یہ کم ظرف اسے ہی ملک بدر کرنے پر آمادہ ہے۔ اس ملک یعنی فلسطین پر مکمل قبضہ کرنے کے لئے بڑی سفاکی سے قتال کیا ہے۔ اس نے سنگ دلی کا وہ مظاہرہ کیا جس کی مثال تاریخ میں نہیں ملتی ہے۔ لیکن یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ خدائے برتر وبالا بہت قریب میں رہتا ہے اور اس کی نگاہ ہر چیز پر ہوتی ہے۔ وہ فیصلے بھی اپنے ہی انداز میں کرتا ہے۔ اب حالات بالکل ہی بدل گئے ہیں۔ اسرائیل نے خود کے غیر مفتوح ہونے کا ڈھینڈورا پیٹا تھا۔ اس کے تمام دعوے کھوکھلے نکلے۔ جس ڈفینس سسٹم اور میزائل پر اسے غرور تھا سب کے سب اس کی حفاظت میں ناکام رہے۔ پھر بھی یہ قوم اپنی قدیم فطرت کے مطابق سازشوں سے باز نہیں آ رہی ہے۔ یہ ہر روز امریکہ کو اکسا رہی ہے کہ وہ ایران پر حملے کا سلسلہ جاری رکھے۔ یعنی خود تو محفوظ رہے اور امریکہ اس کے لئے ہر طرح سے برباد ہو۔ ویسے اسرائیل کم وبیش چھ ماہ قبل ہی برباد ہو چکا ہے۔۔ جو حال اس نے فلسطین کے غزہ کا کیا ایران نے وہی حال اسرائیل کا کر دیا۔ اج پورا اسرائیل کھنڈرات میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اب نہ اس کی فلک بوس عمارتیں محفوظ ہیں نہ کل کار خانے اور نہ ہی فوجی اڈے۔ یعنی آج اسرائیل ہر قسم کی تباہی وبربادی کی علامت میں تبدیل ہو چکا ہے۔ اسرائیل کے پاس کم وبیش 100 نکولیائی بن ہیں۔ لیکن وہ کسی کام کے نہیں۔ صدر اسرائیل بنجامن نتن یاہو اس امر سے واقف ہے کہ اگر اس نے ایران پر ایک بم استعمال کیا تو اس پر نکولیائی بموں کی جھڑی لگ جائے گی۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ اس سے اسرائیل کو کیا فرق پڑے گا۔ جواب ہے کہ ایران کی آبادی اسرائیل سے بہت زیادہ ہے اور اراضی بھی بہت وسیع ہے۔ اگر ایران میں جوہری بم گرنے سے اگر لاکھ دو لاکھ اموات بھی عمل پذیر ہوں گی تو ایرانی قوم پر کوئی خاص اثر نہیں ہوگا۔ لیکن اگر اسرائیل پر ایک بھی جوہری بم گرتا ہے تو قوم یہود اسرائیل سے قریب قریب ختم ہو جائے گی پھر جس گریٹر اسرائیل کے قیام کے لئے یہ سازشی قوم جتنی سازشیں رچ رہی ہے اس کے منصوبے کا کیا ہوگا۔ اس کے سارے خواب تشنہ تعبیر ہی رہ جائیں گے۔ یہ بھی ایک مسلمہ حقیقت ہے کہ اس جوہری بم کے زیر اثر پوری یہودی قوم عالم ہستی سے مٹنے سے تو رہی۔ کیونکہ معاصر عہد میں یہ مختلف ممالک میں منتشر ہے۔ لین اتنا تو ضرور ہوگا کہ پھر اس قوم کو اپنی کمر سیدھی کرنے میں دہائیوں لگ جائیں گی۔ اس یہودی قوم کو اپنی عمرانی حیثیت کو مد نظر رکھتے ہوئے ہر قدم پھونک پھونک کر رکھنا تھا۔ لیکن اس نے اپنی جوہری قوت کے مد نظر وحشی پن کو راہ دی جس کا نتیجہ اسے بھگتنا پڑ رہا ہے۔

Aawami news Kolkata
Also published from Ranchi & Patna
Monday, 24th August 2026

عوامی نیوز کولکاتا
سوموار، ۲۴/ اگست ۲۰۲۶ء

SPORTS

کھیل کی دنیا

آسٹریلیا نے پہلے ٹیسٹ کی ہار کا لیا بدلہ، بنگلہ دیش کو اننگ اور 51 رن سے دی شکست، مشیل اسٹارک رہے جیت کے ہیرو

سڈنی 23 اگست: آسٹریلیا نے ڈاروِن میں کھیلے گئے سیریز کے پہلے ٹیسٹ میں بنگلہ دیش کے ہاتھوں ملی شکست کا بدلہ لے لیا ہے۔ ساؤتھ میکے میں کھیلے گئے سیریز کے دوسرے ٹیسٹ میں آسٹریلیا نے بنگلہ دیش کو دوسرے ہی دن اننگ اور 51 رن سے شکست دے دی۔ اس جیت کے ساتھ آسٹریلیا نے سیریز 1-1 سے برابر کر دی۔ دوسرے ٹیسٹ کے دوسرے دن (اتوار) کے کھیل کا آغاز آسٹریلیا نے 8 وکٹ پر 165 رنز سے کیا۔ آسٹریلیا کی پہلی اننگ 210 رن پر سمٹ گئی۔ کیمرون گرین نے 67، اسٹیو اسمتھ نے 42 اور ناتھن لیون نے 32 رن بنائے۔ پہلی اننگ میں آسٹریلیا نے بنگلہ دیش پر 146 رنز کی برتری حاصل کی۔ پہلی اننگ کی طرح دوسری اننگ میں بھی بنگلہ دیش آسٹریلیا کی تیز گیند بازی کا سامنا نہیں کر سکا اور 38.3 اوور میں 95 رن پر سمٹ گیا۔ بنگلہ دیش کی دوسری اننگ دوسرے دن کے تیسرے سیشن کی تیسری گیند پر ختم ہوئی۔ بنگلہ دیش کے لیے کپتان نجم الحسن شانتو نے سب سے زیادہ 31 رن بنائے۔ مشفق الرحیم 29 رن بنا کر ناٹ آؤٹ رہے۔ اس کے علاوہ کوئی بھی بلے باز دوہرے ہندسے تک نہیں پہنچ سکا۔ آسٹریلیا کے لیے مشیل اسٹارک نے 4، جبکہ پیٹ کمنز اور ناتھن لیون نے 3-3 وکٹیں حاصل کیں۔ واضح رہے کہ بنگلہ دیش مسلسل دوسری اننگ میں بھی 100 رن کا ہندسہ عبور نہیں کر سکا اور اسی مایوس کن بلے بازی کے باعث ٹیم کو دوسرے دن کے تیسرے سیشن کے پہلے ہی اوور میں اننگ اور 51 رن سے شکست کا سامنا کرنا پڑا۔ اس سے قبل بنگلہ دیش کی پہلی اننگ 64 رن پر سمٹ گئی تھی۔ مشیل اسٹارک نے 6 وکٹیں حاصل کی تھیں۔

قابل ذکر ہے کہ ڈاروِن ٹیسٹ میں ملی شکست آسٹریلیا کو اپنی سرزمین پر بنگلہ دیش کے ہاتھوں پہلی شکست تھی۔ اس شکست کے بعد آسٹریلوی ٹیم کو سخت تنقید کا سامنا کرنا پڑا تھا۔ ڈاروِن ٹیسٹ 9 وکٹ سے ہارنے والی آسٹریلیا نے ساؤتھ میکے میں زبردست اور خطرناک واپسی کی اور بنگلہ دیش کو سنبھلنے کا موقع تک نہیں دیا۔ سیریز 1-1 سے برابر رہی۔ مشیل اسٹارک پلیئر آف دی میچ اور پلیئر آف دی سیریز رہے۔ مشیل اسٹارک نے اس میچ میں 10 وکٹیں حاصل کیں، جبکہ پہلے ٹیسٹ میں 2 وکٹیں لی تھیں۔

ایسٹ بنگال نے سپر سنڈے میں موہن بگان کو 1-4 سے شکست دے کر 22 سالوں کے بعد ڈیورنڈ کپ پر قبضہ کرلیا۔ ایڈمنڈ کی ہیٹ ٹرک

کولکاتا 23 اگست: ڈیورنڈ فائنل میں ایسٹ بنگال تباہ کن رہا۔ 'ریڈ اینڈ گولڈ' بریگیڈ نے موہن بگان کو 4-1 سے شکست دے کر اپنا 17 واں ڈیورنڈ کپ ٹائٹل جیت لیا۔ موہن بگان نے غیر ملکی کھلاڑیوں کے مضبوط دستے پر فخر کیا۔ بہت کم لوگوں کو توقع تھی کہ ایسٹ بنگال اس طرح کے میچ میں سب سے زیادہ گول کرنے کا ریکارڈ بنا کر ڈربی فائنل جیت لے گا۔ قابل ذکر بات یہ ہے کہ فائنل میں پانچوں گول ہندوستانی کھلاڑیوں کی طرف سے ہوئے۔ ایسٹ بنگال نے 'گرین اینڈ میرون' کو کہاں پیچھے چھوڑ دیا؟ یہاں پانچ وجوہات ہیں۔

تباہ کن 'آبائی ہیرو' ایڈمنڈ: ایڈمنڈ لال رنڈیکا نے 2020 میں بنگلورو سے قرض لے کر ایسٹ بنگال میں شمولیت اختیار کی تھی۔ پچھلے ڈربی میچ میں، وہ متبادل کے طور پر میدان میں اترے تھے لیکن چوٹ کی وجہ سے میدان چھوڑنے پر مجبور ہو گئے تھے۔ ان دنوں کو یاد کرتے ہوئے، ایسٹ بنگال کے شائقین انہیں آج بھی اپنا ایک مانتے ہیں۔ یووا بھارتی (سالٹ لیک اسٹیڈیم) میں آج، ایڈمنڈ ہیرو کے طور پر ابھرے، انہوں نے 11 ویں، 22 ویں اور 44 ویں منٹ میں گول کیا۔ موہن باغان کے پاس متحرک، محنتی اور موقع پرست 'امیزو میزائل' کا کوئی جواب نہیں تھا۔

مضبوط انور اور راشد: جہاں ایڈمنڈ نے اپنے گول سے جیت حاصل کی، انور علی اور محمد راشد بھی بے پناہ تعریف کے مستحق ہیں۔ ہاردک بھٹ اور سندیپ منڈی جیسے ٹیم کے ساتھیوں کے ساتھ ایسٹ بنگال کے اسکواڈ کی کمزوریاں تھیں۔ انور علی نے ان کوتاہیوں کی تلافی کی۔ وہ مقناطیس کی طرح مضبوط کھڑا تھا، ہر گیند کو اپنی طرف کھینچتا تھا۔ اس کی بے عیب پوزیشن کا ثبوت۔ دریں اثنا، محمد راشد صحیح معنوں میں کپتان تھے۔ اس نے کام کا اتنا بھاری بوجھ اٹھایا کہ ایسا لگتا تھا جیسے وہ چار پھیپھڑوں سے کھیل رہا ہو۔ راشد دفاع سے لے کر حملے تک ہر جگہ موجود تھا۔ حباس کی حکمت عملی کی مہارت اور پانوس کی غلطیاں: انتونیو لوپیز حباس نے بالکل ثابت کر دیا کہ وہ ہندوستانی فٹ بال کے بہترین کوچوں میں سے ایک کیوں ہیں۔ اسے سیزن کے اوائل میں ڈربی میں شکست کا سامنا کرنا پڑا لیکن اس نے جلد ہی اپنے اسکواڈ کی طاقت کو بھانپ لیا اور ہندوستانی دستے کو مؤثر طریقے سے دوبارہ منظم کیا۔ جوئے گپتا کو ونگ پر تعینات کرنا ایک ماسٹر اسٹروک تھا۔ روایتی باکس اسٹرائیکر کی کمی کے باوجود، دانی رامیرز اور ایڈمنڈ کی جوڑی نے کمال کا کام کیا۔ اس کے برعکس، موہن باغان کے کوچ Dilmperis Panagiotis نے غلطیوں کا ایک سلسلہ کیا۔ ساحل عبدالصمد کو ابتدائی الیون سے کیوں باہر رکھا گیا؟ لسٹن کو کیوں شامل کیا گیا؟ ایک غیر موزوں جیمی میکلین نے کیوں شروع کیا؟ اپویا کو اتنی دیر تک پچ پر کیوں رکھا گیا؟ سوال تو بہت ہیں مگر جواب نہیں۔

'غیر مرئی' میکلین: کیا موہن بگان کے پاس گول کرنے کے مواقع نہیں تھے؟ منویر نے ایک کو پیچھے ہٹایا، لیکن اگر جیمی میکلرن نے کئی غلطیاں نہ کیں تو وہ آسانی سے ہیٹ ٹرک کر سکتے تھے۔ یہ واضح تھا کہ وہ نا اہل تھا؛ اس کے علاوہ، ایسا لگتا تھا کہ اس نے بالکل بھی گول نہ کرنے کا عزم کر لیا ہے۔ میگوئل، جنہوں نے گزشتہ سیزن میں مشرقی بنگال کو قومی اعزاز تک پہنچایا تھا، گرین اور مارون جرسی میں متبادل کے طور پر میدان میں آئے لیکن وہ غیر موثر رہے۔

کلکتہ پریمیئر لیگ فٹبال میں سپر سکس کے کھیل دلچسپی سے بھرپور ہوں گے
گروپ اے سے بھوانی پور، ایسٹ بنگال اور موہن بگان کی شمولیت یقینی

کولکاتا، 23 اگست: کلکتہ پریمیئر ڈویژن فٹبال لیگ میں محمڈن اسپورٹنگ نے اپنا گروپ بی میں ساتواں میچ باراسات اسٹیڈیم میں یونائیٹیڈ ایس سی کے خلاف کھیلا جو 1-1 گول کی برابری پر ختم ہوا۔ اس سے قبل پولس اے سی کے ساتھ ملتوی شدہ میچ ری پلے کھیلا جو صرف باقیماندہ 36 منٹ کا ہوا جس میں کوئی گول نہیں ہوا اور نتیجہ ملتوی میچ جو 54 منٹوں تک کھیلا گیا تھا اور 1-1 گول کی برابری پر رہا تھا اسی کو نتیجہ مان لیا گیا۔ یونائیٹیڈ ایس سی کے خلاف محمڈن کا میچ زبردست رہا، یونائیٹیڈ ایس سی ایک اچھی اور مضبوط ٹیم ہے اور اس نے 46 ویں منٹ پر گول اسکور کر کے محمڈن کے خلاف برتری حاصل کر لی تھی لیکن 64 منٹ پر محمڈن کو فاؤل کئے جانے پر پنلٹی مل گئی اور پنلٹی کے ذریعہ گول برابر کیا گیا جس کے بعد مزید کوئی گول نہیں ہوا اور میچ کا نتیجہ 1-1 گول کی برابری پر ختم ہوا۔ محمڈن نے پریمیئر لیگ میں اب تک 7 میچ کھیلے اور چار میں جیت اور تین میچ ڈرا کئے اور وہ 15 پوائنٹ بنا کر ہے اور ایک اچھی بات یہ ہے کہ محمڈن اب تک غیر مفتوح ہے اور یہ بڑی بات ہے محمڈن اپنے گروپ بی میں سرفہرست پوزیشن بنائے ہوئے ہے۔ گروپ اے میں پہلی پوزیشن بھوانی پور ایف سی کو حاصل ہے جس نے 7 میچوں میں صرف دو میچ ڈرا کئے اور پانچ میچوں میں کامیابی حاصل کی ہے جس میں موہن بگان سپر جائنٹ کی شکست بھی شامل ہے۔ بھوانی پور ایف سی نے ایسٹ بنگال کے ساتھ ڈرا کھیلا ہے اور گروپ اے میں پہلی پوزیشن ہے جبکہ ایسٹ بنگال کے 7 میچوں میں دو میچ ڈرا ہیں اور پانچ جیت ہے لیکن موہن بگان کو 7 میچوں میں دو شکست اور ایک میچ ڈرا کیا ہے اور وہ اب تک 8 پوائنٹ گنوا چکی ہے لیکن تیسری پوزیشن کی منڈیر پکڑ کر ہے اگست کے اواخر اور ستمبر کے پہلے ہفتے میں جب لیگ کے کھیل ختم ہو جائیں گے تو سپر سکس کے مقابلے دیکھنے کو ملیں گے۔ گروپ اے سے ایسٹ بنگال، موہن بگان اور بھوانی پور ایف سی اور گروپ بی سے محمڈن اسپورٹنگ، یونائیٹیڈ ایف سی کے ساتھ پولس اے سی کے سپر سکس میں داخل ہونے کی توقع ہے، ممکن ہے آخری لمحوں میں کوئی تبدیلی ہو جائے۔

Published and Printed by Prem Shankar for AAWAMI NEWS, 30, Chittaranjan Avenue, 4th Floor, Kolkata - 700012 Printed at Saraswati Print Factory Pvt. Ltd. - 789, Chowbhaga West, Near Chaina Mandir, Kolkata- 700105, Editor-Prem Shankar, News Editor : Khurshid Akhter Farazi, - RNI No. WBURD/2014/56804

پرنٹر و پبلیشر شری پریم کے ذریعہ 30/ چترنجن ایونیو، چوتھی منزل، کولکاتا۔ 12، سرسوتی پرنٹ فیکٹری پرائیوٹ لمیٹیڈ۔ 789، چوبھاگا ویسٹ نزد: چائنا مندر، کولکاتہ۔ 105 سے شائع۔ ایڈیٹر: پریم شنکر، نیوز ایڈیٹر: خورشید اختر فرازی۔ (پی آر بی ایکٹ کے تحت خبروں کے انتخاب کے لئے جوابدہ) RNI WBURD/2014/56804